﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝﴾ (٥٤ القمر: ١٧)

لسان القرآن

جدید ایڈیشن

ترمیم و اضافہ کے ساتھ (دو رنگوں میں)

(عربی کے بنیادی قواعد)

مرتب

عامر سہیلؒ

لسان القرآن فاؤنڈیشن

نام کتاب	لسان القرآن جدید ایڈیشن (ترمیم و اضافہ کے ساتھ)
مرتب	عامر سہیل +92 333 6612806
ناشر	لسان القرآن فاونڈیشن
تاریخ اشاعت	20 ستمبر 2020ء
بار اشاعت	ہفتم
ای میل	aamir.sohail206@gmail.com
ویب سائٹ	www.lisanulquran.com
تعداد	1000
قیمت	1300

ملنے کا پتہ

لسان القرآن فاونڈیشن

350-K واپڈا سٹی فیصل آباد

فون نمبر +92 333 6612806

آن لائن آرڈر کے لیے www.lisanulquran.com/store
0300-2593392,0332-1630417

- مکتبہ اسلامیہ بمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد 041-2631204 - 0300-0997826
- مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 0300-0997822
- مکتبہ سیّد احمد شہید 10- الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور 042-37228272 - 0301-3668272

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے

فہرست مضامین

حصہ اوّل

حصہ سوئم

حصہ چہارم

عرض مرتب

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ﴾

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ الْكَرِيْمُ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ (آمین)

اس دنیا میں اللہ سے مانگنے والی اصل چیز ہدایت ہے۔ میرا رب مجھ سے کس طرح راضی ہوگا؟ کن کاموں سے وہ ناراض ہو جاتا ہے؟ میں دنیا کی زندگی کیسے بسر کروں۔ آخرت میں کامیابی کیسے حاصل ہوگی۔ سیدھا راستہ کونسا ہے؟ مجھے راہنمائی چاہیے۔ ان سوالوں کا جواب قرآن دیتا ہے کہ یقیناً اللہ کی راہنمائی ہی حقیقی راہنمائی ہے اور بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔

قرآن کی زبان عربی ہے۔ ہمارے رسول ﷺ کی زبان عربی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھتے ہیں اور اس کو سکھاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کا سفارشی بن کر آئے گا۔'' پھر ہمیں یہ دعا بھی سکھا دی ''اے اللہ ہم پر اس قرآن کے ذریعے رحم فرما اور اِسے ہمارے حق میں دلیل بنا۔''

قرآن اور آپ ﷺ کے فرامین کو سمجھنے کے لیے عربی زبان کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ کسی بھی زبان کا ترجمہ اُس زبان کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا کروڑہا شکر ہے کہ اُس نے اِس بندے کو اپنے کلام، اپنے محبوب ﷺ کی زبان سیکھنے کی توفیق دی۔ اتنی بڑی نعمت کا شکر کیسے ادا کروں؟ یہی بات سمجھ میں آئی کہ جو کچھ اللہ نے عطا فرمایا اسے آگے پہنچانا شروع کر دوں۔ جس کلام نے میری زندگی بدل کے رکھ دی، ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ دوسروں کی زندگیاں تبدیل نہ کرے۔ اللہ نے ہی ہمت دی، قرآن فہمی کے لیے عربی گرامر پڑھانا شروع کر دی۔ اللہ نے برکت عطا فرمائی اور بہت سارے ساتھی عطا کر دیے جو اس کام میں شریک ہیں۔

اپنے تمام اساتذہ کرام کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جو کچھ ان سے حاصل کیا اسی کو آگے بیان کر دیا۔ اساتذہ کرام کی فہرست طویل ہے۔ جس سے ایک قاعدہ بھی سیکھا اس کو اِس فہرست میں شامل کرتا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب میرے پہلے استاد ہیں۔ وہ ہی میری عربی کی بنیاد ہیں اور بنیاد کی کیا اہمیت ہوتی ہے ہم سب جانتے ہیں۔ ان ہی کے ذریعے میں قرآن سے جڑا۔ میرے دل میں ان کا کیا مقام ہے؟ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں اور اگر ہوں بھی تو میرے دل میں اُن کا مقام بیان کرنے کا حق ادا نہیں کریں گے۔

میں نے جہاں سے جو کچھ حاصل کیا اس کتاب میں اکٹھا کر دیا یہاں تک کہ اکثر جگہ کسی قاعدے کے طریقے کے علاوہ الفاظ بھی اپنے اساتذہ کرام کے ہی استعمال کیے۔

اپنی اس کاوش کو ان تمام افراد کے نام کرتا ہوں جنہوں نے قرآن فہمی کے لیے عربی سکھانے کی کوشش کی یا اس کام میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کوشش کو قبول فرمائے اور اخروی نجات کا ذریعہ بنائے (آمین)۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ

لسان القرآن (جدید ایڈیشن) کا بحمد اللہ حتمی ایڈیشن (Ultimate version) ان شاء اللہ پیش خدمت ہے۔

قرآن فہمی کے لیے عربی گرامر کی کم از کم جتنی ضرورت پڑتی ہے، وہ سب کی سب (تقریباً) اس ایڈیشن میں موجود ہے۔

کتاب کو چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا اور دوسرا حصّہ ''انتہائی ضروری قواعد''، تیسرا ''ضروری قواعد'' اور چوتھا ''کم استعمال ہونے والے قواعد'' پر مشتمل ہے۔ مشقوں کی تعداد پہلے دو حصّوں میں کافی زیادہ، تیسرے میں قدرے کم اور چوتھے حصّے میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ پہلے دو حصّوں کے قواعد کو زیادہ سے زیادہ پختہ کر لیا جائے اور باقی قواعد اگر صرف اچھی طرح سمجھ ہی لیے جائیں تو کافی ہیں۔ ویسے راقم کی ناقص رائے کے مطابق بعض مرتبہ زیادہ مشقوں سے بوریت بھی ہو جاتی ہے۔

اسی کتاب کی ترتیب کے مطابق وڈیو لیکچرز بھی دوبارہ سے ترتیب دیے جا رہے ہیں تا کہ ایک مکمل پیکیج تیار ہو جائے اور قرآنی عربی سیکھنے والا کوئی بھی خواہشمند اس پیکج کو استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کی مدد سے خود بھی عربی سیکھ سکے اور دوسروں کو بھی عربی سکھا سکے۔

یکم فروری 2020ء

لسان القرآن فاؤنڈیشن

350-k واپڈا سٹی فیصل آباد

عامر سہیل



www.lisanulquran.com

aamir.sohail206@gmail.com

whatsApp +92 333 6612806

دیباچہ

عربی زبان کو قرآن مجید کی زبان ہونے کا شرف حاصل ہے اور قرآن مجید کے بارے میں سورۂ قمر میں ایک آیت بار بار آئی ہے کہ ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ ''اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے بہت آسان بنادیا ہے تو ہے کوئی (اس کے ذریعے) نصیحت حاصل کرنے والا۔'' قرآن مجید آسان اُسی صورت میں ہوسکتا ہے اگر اس کی زبان بھی آسان ہو اور میں نے اسے واقعتاً بہت آسان پایا ہے۔ میں نے عربی زبان اولاً چھٹی سے آٹھویں جماعت تک ایک اختیاری مضمون کی حیثیت سے پڑھی اس بنیاد پر بھی میں 60 فیصد سے زائد قرآنی آیت کو بغیر ترجمہ سمجھ سکتا تھا بعد ازاں کچھ اور اساتذہ سے استفادہ کا موقع بھی ملا جن میں ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ اور پروفیسر حافظ احمد یار رحمہ اللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان دونوں حضرات نے زبان کے concepts کو بہت clear کیا اور زبان میں دلچسپی پیدا کی لہٰذا کم علمی کے باوجود عربی پڑھانے کی ہمت بھی ہوگئی۔ میرا تعلق ویسے بھی استادوں کے خاندان سے تھا اور تدریس کا فن مجھے وراثتاً ملا تھا یوں بہت کم وقت میں عربی کے بنیادی قواعد پڑھانے کا ملکہ بھی رب کریم نے عطا فرمادیا یہاں تک کہ راقم اس غلط فہمی میں مبتلا ہونے لگا کہ اس جیسی عربی کوئی نہیں پڑھا سکتا۔ لیکن جب میری تحریک پر عزیزم عامر سہیل نے عربی کی تدریس شروع کی تو ـــ ریختی کہ تم ہی استاد نہیں غالب، کے مصداق احساس ہوا کہ عامر سہیل کو شائد اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی عربی پڑھانے کے لیے کیا تھا، عربی کلاسز اکثر پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا کرتیں۔ اکثر طلبہ گردانوں سے بھاگ جاتے ہیں اور ان کی عربی سیکھنے کی خواہش پوری نہیں ہو پاتی۔ ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ اور پروفیسر احمد یار رحمہ اللہ سے دینی مدارس کے نصاب کے برعکس گردانوں سے پہلے اسم پڑھا کر بالغ طلبہ کے Concepts clear کرتے ہوئے عربی کی تعلیم کو دلچسپ بنانے کا جو ڈھنگ سیکھا تھا اس کو بروئے کار لاتے ہوئے میں نے عربی کی تدریس کو دلچسپ بنایا اور کلاسز کو پایا تکمیل تک پہنچانے کا کامیاب تجربہ کیا لیکن عزیزم عامر سہیل نے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا کہ ان کی کلاس کی حاضری روز بروز بڑھتی رہی۔ مزید براں موصوف نے اپنے ایک ہونہار شاگرد اور نگ زیب ہرل کے ساتھ مل کر عربی زبان کے ایک خادم خواجہ مشتاق احمد مرحوم کی سرپرستی میں لسانُ القرآن کے معلمین کی ایک کھیپ تیار کرڈالی یہاں تک کہ ان سطور کے لکھنے والے نے محسوس کیا کہ اب اُس سے بہت بہتر عربی پڑھانے والے شہر فیصل آباد میں موجود ہیں لہٰذا اب اُسے عربی پڑھانے کی چنداں ضرورت نہیں اور یوں راقم نے عربی کی تدریس چھوڑ دی۔ اللہ تعالیٰ شیطان سے ہم سب کی حفاظت فرماتے ہوئے اور ہماری اس کاوش کو قبول فرماتے ہوئے اس کو ہم سب کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ (آمین)۔

عبدالسمیع
خادم لسان القرآن
صدر انجمن خدام القرآن فیصل آباد
عبدالسمیع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”عربی زبان“ ایک بین الاقوامی زبان ہونے کے علاوہ ہمارے سرمایہ ہدایت ”قرآن وحدیث“ کی زبان ہے قرآن و حدیث کی تعلیمات کو عالمی زبان میں منتقل کرنے میں اگرچہ کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی گئی تاہم قرآن وحدیث کی فصاحت و بلاغت، معنویت وجامعیت اور لذت و چاشنی کو پانے کے لیے انہیں براہِ راست عربی زبان میں سمجھنے کی ضرورت بھی ہے اور اُمت کے فہیم طبقات میں اس حوالے سے تشنگی اور کشش بھی۔

اسی تناظر میں قدیم، وجدید ادوار میں دیگر علمی زبانوں میں بالعموم اور اردو زبان میں بالخصوص عربی گرامر پر بہت سے نصابات وجود میں آچکے ہیں۔ نصابات کی تیاری میں روایتی طریقے پر معلومات کو ایک ترتیب سے جمع کر دینا اور بات ہے۔ جبکہ تدریسی تجربات کی روشنی میں مخاطبین کی ذہنی سطح اور علمی استعداد کی رعایت رکھتے ہوئے تسہیل وتقریب کے اصولوں پر مبنی نصاب ترتیب دینا دوسری بات ہے۔ پیش نظر کتاب ”لسان القرآن“ الحمدللہ اسی قسم ثانی کے زمرے میں آتی ہے۔

مؤلفِ کتاب محنت پر ثمرہ مرتب ہونے کی زندہ مثال ہیں، انہوں نے مدارس میں رائج عربی گرامر کا طویل نصاب باقاعدہ نہیں پڑھا بلکہ عوامی سطح پر شارٹ کورسز سے اپنی تشنگی کا مداوا کرتے ہوئے عربی زبان وگرامر کو اپنی ذات محنت کا ایسا محور بنایا کہ قلیل عرصے میں قابل قدر حد تک عبور حاصل کر کے اپنے اساتذہ کی نظروں میں بھی اُستاذِ فن کا درجہ حاصل کیا ہے۔ ”سونے پر سہاگہ“ یہ کہ رَبّ العالمین نے انہیں معلومات کو آسان بنا کر مخاطبین کے دِل ودماغ میں اُتار دینے کی فطری صلاحیت سے نوازا ہے۔

رفیق مکرّم جناب عامر سہیل صاحب نے اپنے سالہا سال کے تدریسی تجربات کی روشنی میں ”قرآن شناسی“ کے ہدف کے تحت عربی گرامر کی یہ نصابی کتاب ترتیب دی ہے۔ بندہ نے اپنی کم مائیگی کے باوجود تعمیل حکم میں کتاب پر ایک نظر ڈالی ہے۔ الحمدللہ کتاب کے مندرجات درست اُسلوب بیان دلنشین اور امثلہ وتمرینات جامع ومفید ہیں۔ مزید بہتری کے لیے کچھ طالب علمانہ تجاویز پیش کی ہیں۔ جنہیں فاضل مؤلف نے وسعت ظرفی سے قبول فرمایا ہے۔ مجموعی طور پر کتاب تفہیم عربی کی کوششوں میں ایک قابل تحسین اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف کی تدریسی وتبلیغی خدمات کو قبول فرما کر انہیں مزید توفیقات سے نوازے اور ان کی صلاحیتوں سے اُمت کو فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والسلام

مفتی سعید احمد

فارغ التحصیل جامع امدادیہ اسلامیہ فیصل آباد، فارغ التحصیل جامعہ دارالعلوم کراچی

ایم اے عربی انٹرنیشنل اسلام یونیورسٹی اسلام آباد



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ أَمَّا بَعْدُ

مسلمانوں کا عربی زبان سے تعلق صرف اسی وجہ سے نہیں کہ یہ دُنیا کی زبانوں میں سے ایک زبان ہے، بلکہ مسلمانوں کے لیے عربی کے ساتھ گہرا مذہبی تعلق ہے۔ ہمارے نبی ﷺ اور ان پر نازل ہونے والی کتاب عربی زبان میں ہے۔

ہمارے المیوں میں سے ایک المیہ یہ ہے کہ پاکستان میں عربی زبان کو وہ فروغ نہ مل سکا جو اس کا حق تھا۔ پاکستان کی پوری تاریخ میں عربی کی ترویج کے لیے کماحقہ کام نہ ہوسکا، اگرچہ پاکستان کے اسلامی مدارس اور جامعات میں عربی کا دور دورہ نظر آتا ہے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ وہاں بھی عربی زبان کسمپرسی کی حالت میں ہے۔ دوسری طرف ہندوستان کو دیکھیں وہاں کے مدارس وجامعات میں عربی کو بہت فروغ دیا جارہا ہے۔ اس وقت بیسیوں عربی رسائل وجرائد وہاں سے شائع ہورہے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں ان کی تعداد نہایت قلیل ہے۔ اس ساری افسوس ناک صورتحال میں روشنی کی ہلکی سی کرن بہرصورت باقی ہے۔

پورے ملک میں قرآن فہمی کے بہت سے ادارے قائم ہورہے ہیں، جہاں عربی لغت وگرائمر کی باقاعدہ کلاسز ہورہی ہیں۔ اسی طرح مختصر دورانیے کے کورس بھی کروائے جارہے ہیں۔ کسی مسلمان کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ اس کی نسبت اور پہچان قرآن فہمی کے حوالے سے ہو اور جناب عامر سہیل ﷾ ان سعادت مند لوگوں میں سے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سعادت سے بہرہ مند فرمایا۔

پچھلے کئی سالوں سے وہ پورے فیصل آباد میں مسلکی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر قرآن فہمی کے کورس کروارہے ہیں۔ اسی دوران انہوں نے اپنے تجربے اور علم کو مزید فائدہ مند بنانے کے لیے "لسان القرآن" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ میں نے اس کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات پڑھے ہیں۔ جوں جوں میں مقامات پڑھتا گیا دعاؤں کا سلسلہ دراز ہوتا گیا۔ اُنہوں نے عام پڑھے لکھے طبقہ کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ کتاب لکھی ہے۔ اللہ ان کی اس کاوش کو اِن کی میزان حسنات میں شامل کردے۔

اَب اِس کتاب کا جدید ایڈیشن عوام کے لیے پیش کیا جارہا ہے۔ اس موقعہ پر یہ چند سطور لکھ کر میں بھی اس سعادت میں شامل ہورہا ہوں۔ مجھے اللہ سے اُمید ہے کہ جناب عامر سہیل صاحب عربی زبان اور قرآن فہمی کے لیے جتنی محنت اور کوشش کریں گے اُن میں اللہ تعالیٰ مجھے ان شاء اللہ کچھ نہ کچھ اجر ضرور عطا فرمائیں گے۔

مولانا نجیب اللہ طارق
فاضل مدینہ یونیورسٹی، مدرسہ جامع سلفیہ فیصل آباد

نجیب اللہ

لسان القرآن جدید ایڈیشن

ترمیم واضافہ کے ساتھ (دورنگوں میں)

1
پارٹ

مرتب

عامر سہیلؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

عربی زبان جو قرآن مجید کی زبان ہے انتہائی آسان ہے۔ بالخصوص اردو بولنے اور سمجھنے والوں کے لیے تو یہ زبان اور بھی زیادہ آسان ہے کیونکہ اردو زبان میں بولے جانے والے 80 فیصد الفاظ عربی ہی کے ہیں۔ صرف ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل ہوتے ہوئے ان میں کچھ تغیر واقع ہو گیا ہے۔ لہٰذا اگر ہم صرف اس تبدیلی کو سمجھ لیں تو نصف سے زائد عربی زبان کے بارے میں آگاہی حاصل ہو جاتی ہے۔

عربی زبان میں بنیادی حیثیت **حروف الهجاء** کو حاصل ہے۔ جنہیں ہم اردو میں حروفِ تہجی اور انگریزی میں Alphabet کے نام سے جانتے ہیں۔ **حروف الهجاء** درج ذیل ہیں۔

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
ك	ل	م	ن	ه	و	ي

عربی زبان میں دوسری اہم چیز حرکات ہیں۔ بنیادی حرکات درج ذیل ہیں۔

☆ ......َ...... زبر جسے عربی میں فتحہ کہتے ہیں۔
☆ ......ِ...... زیر جسے عربی میں کسرہ کہتے ہیں۔
☆ ......ُ...... پیش جسے عربی میں ضمہ کہتے ہیں۔

جس حرف پر زبر ہو اس حرف کو **مَفْتُوْح** کہا جاتا ہے۔
جس حرف پر زیر ہو اس حرف کو **مَكْسُوْر** کہا جاتا ہے۔
جس حرف پر پیش ہو اس حرف کو **مَضْمُوْم** کہا جاتا ہے۔

دوہری (Double) حرکت ـــًـ .... ـــٌـ کو تنوین کہتے ہیں۔

حرکات کے علاوہ ایک اور اہم علامت سکُون کی علامت ہے جو کہ درج ذیل ہے:

.....ـْـ..... یا .....ـۡـ.....

عربی حروف الھجاء کی تعداد 28 یا 29 ہے۔ اس فرق کی وجہ الف اور همزه ہے۔ جو لوگ الف اور همزه کو ایک ہی حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک ان حروف کی تعداد 28 ہے اور جو ان دونوں حروف کو علیحدہ علیحدہ حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک حروف الھجاء 29 ہو جاتے ہیں۔

الف اور همزه کا فرق:

جب الف پر تینوں حرکات (زبر۔ زیر۔ پیش) میں سے کوئی حرکت آجائے یا علامتِ سکون آجائے تو وہ همزه کہلاتا ہے۔

ا = الف

اَ اِ اُ = همزه

حروف اور حرکات کے ملنے سے الفاظ وجود میں آتے ہیں۔ جو بے معنی بھی ہو سکتے ہیں اور بامعنی بھی۔

ہر بامعنی لفظ کَلِمَة کہلاتا ہے۔ مثلاً:

ق ل م ...... قَلَم

ا ن س ا ن ...... اِنْسَان

ک ت ا ب ...... کِتَاب

جب بھی کسی زبان کے قواعد مرتب کیے جاتے ہیں تو اس زبان میں استعمال ہونے والے تمام بامعنی الفاظ کی گروپنگ کر لی جاتی ہے۔ انگریزی میں یہ گروپنگ آٹھ کی تعداد میں ہے جسے آپ (Parts of Speech) کے نام سے جانتے ہیں۔ جبکہ اردو اور عربی میں یہ تقسیم تین کی تعداد میں ہے۔ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عربی میں کلمہ کی تین اقسام ہیں۔

۱- اسم ۲- فعل ۳- حرف

۱۔ **اِسم:** کسی شخص، چیز، جگہ، صفت یا کام کا نام اسم کہلاتا ہے۔ کام کے نام سے مراد ''مصدر'' ہے۔ مثلاً پڑھنا۔ لکھنا۔ مارنا۔ جانا۔ آنا۔ کھانا۔ پینا وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ **فعل:** وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا واقع ہونا زمانے کی قید کے ساتھ پایا جائے۔ مثلاً: ''مارا'' ایک فعل ہے جس میں مارنے کا کام زمانہ ماضی میں واقع ہوا ہے جبکہ ''مارنا'' ایک اسم ہے جس میں کام کا مفہوم تو موجود ہے لیکن زمانے کی قید نہیں ہے۔

۳۔ **حرف:** وہ کلمہ ہے جس کے معنی ہوتے تو ہیں لیکن جب تک یہ کسی اسم یا فعل کے ساتھ استعمال نہ ہو اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا جیسے اردو میں ''پر'' ایک بامعنی لفظ ہے لیکن 100 مرتبہ بھی ''پر پر پر'' کی رٹ لگائی جائے تو کوئی مطلب سمجھ میں نہیں آتا جبکہ ایک ہی مرتبہ ''کرسی پر'' کہنے سے مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔

اسم

عربی زبان میں استعمال ہونے والے کسی اسم کے بارے میں چار باتوں کا علم ضروری ہے۔ اس کے بغیر نہ وہ اسم سمجھ میں آسکتا ہے اور نہ اس کو جملے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اسم کے بارے میں وہ چار باتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ اسم کا ''مذکر'' یا ''مؤنث'' ہونا (جنس۔ Gender)

۲۔ اسم کا ''واحد''، ''مُثَنّٰی'' یا ''جمع'' ہونا (عدد۔ Number)

۳۔ اسم کا ''معرفہ'' یا ''نکرہ'' ہونا (وسعت۔ Capacity)

۴۔ اسم کا ''اِعْرَاب'' یعنی جملے یا ترکیب میں اس کا مقام (Status)

جنس

اردو اور انگریزی کی طرح عربی زبان میں بھی جنس دو ہی ہیں۔

① مذکر:

② مؤنث:

عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم مذکر سمجھا جائے گا جب تک اس کا مؤنث ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

مؤنث کی اقسام

① مؤنث حقیقی:

وہ مؤنث اسم جس کے مقابل فی الواقع کوئی مذکر موجود ہو مثلاً أُمّ (ماں)، بِنْت (لڑکی) أُخْت (بہن)، اِمْرَءَة (عورت) بَقَرَة (گائے) وغیرہ۔ مؤنث حقیقی کے لئے اردو میں ایک جامع لفظ مادہ موجود ہے۔

② مؤنث لفظی:

وہ اسم جسے مؤنث کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو مثلاً مِرْوَحَة (پنکھا)، شَمْس (سورج)، صَحْرَاء (صحرا) حُسْنٰی (سب سے اچھی) وغیرہ

مؤنث لفظی کی اقسام

1 مؤنث قیاسی/علامتی:

مؤنث لفظی کی وہ قسم جس میں مؤنث کی علامت پائی جائے مثلاً غُرْفَة (کمرہ) صَفْرَاء (زرد رنگ)، عَمْيَاء (نابینا)، عُظْمٰی (سب سے عظیم)

علاماتِ مؤنث:

۱۔ ة (تائے مربوطہ)

۲۔ اء ۔ ـٰ ی (الف التانیث)

تائے مربوطہ کو آسانی کے طور پر گول تاء کہا جاتا ہے اور مؤنث کی دونوں علامتوں میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی علامت یہی ہے جبکہ الف التانیث چند خاص قسم کے اسماء کی علامت ہے جس کے بارے میں ہم حصہ سوئم میں پڑھیں گے۔

2 مؤنث سماعی:

مؤنث لفظی کی وہ قسم جسے اہلِ زبان مؤنث بولتے ہوں۔ ان میں نہ تو مؤنث کی کوئی علامت پائی جاتی ہے اور نہ ہی ان کے مقابلے میں کوئی مذکر موجود ہوتا ہے مثلاً سَمَاء (آسمان)، أَرْض (زمین)، شَمْس (سورج)، يَد (ہاتھ) وغیرہ۔

مؤنث سماعی کے چند گروپ

۱۔ ہواؤں کے نام — رِيْح - صَرْصَر - بَاد - سَمُوْم

۲۔ شراب کے نام — خَمْر - خَرْطُوْم

۳۔ آگ کے نام — نَار - جَهَنَّم - جَحِيْم - سَعِيْر - سَقَر

۴۔ شہروں اور ملکوں کے نام — مَكَّة - بَاكِسْتَان - مِصْر

۵۔ جسم کے وہ اعضاء جو دو دو ہیں: یَد - قَدَم - اُذُن - عَیْن - رُکْبَة

۶۔ متفرق اسماء مثلاً: سَمَاء (اس کا اصل سَمَاو ہے)۔ اَرْض۔ شَمْس۔ نَفْس۔ دَار۔ حَرْب۔ عَصَا

نوٹ: استثناء کے لیے ذہن ہر وقت تیار رکھیں۔

عربی زبان میں صفات کا گروپ آپ کو مذکر/مؤنث کے فرق کے ساتھ ملے گا مثلاً: اچھا اور اچھی، برا اور بری، نیلا اور نیلی، اندھا اور اندھی، سب سے بڑا اور سب سے بڑی کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ۔

☆ پہلی قسم کی صفات (اچھا اور اچھی، برا اور بری وغیرہ) میں مذکر سے مؤنث بنانے کے لیے مذکر اسم کے آخری حرف کو زبر دے کر گول تاء (ۃ) کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جیسے:

صَالِح	سے	صَالِحَة
حَسَن	سے	حَسَنَة
مُسْلِم	سے	مُسْلِمَة

یہی قاعدہ بعض دوسرے اسماء کی مؤنث بنانے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

اُسْتَاذ	سے	اُسْتَاذَة	تِلْمِیْذ	سے	تِلْمِیْذَة
طِفْل	سے	طِفْلَة	اِبْن	سے	اِبْنَة

جبکہ دوسری قسم کی صفات (نیلا اور نیلی، اندھا اور اندھی، سب سے بڑا اور سب سے بڑی) کے بارے میں تفصیل سے اس کتاب کے دوسرے حصے (اسمائے مشتقات) میں پڑھیں گے۔ (ان شاء اللہ)

☆ کچھ الفاظ کے ساتھ مؤنث کی علامت موجود ہوتی ہے لیکن وہ مذکر ہی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً:

طَلْحَة   خَلِیْفَة   حُذَیْفَة   عَلَّامَة

مشق

① مندرجہ ذیل اسماء میں سے مؤنث اسماء کی نشاندہی کریں نیز مؤنث اسماء کی قسم بھی بیان کریں۔

الفاظ	مذکر/مؤنث	الفاظ	مذکر/مؤنث
مَسْجِد		مَدْرَسَة	
جِدَار		سَاعَة	
دَار		بَيْت	
عَيْن		أَنْف	
غُرْفَة		قَمَر	
كَوْكَب		مِرْوَحَة	
كِتَاب		كُرَّاسَة	
كُرْسِي		مِفْتَاح	
سَيَّارَة		بَاب	
شُبَّاك		نَافِذَة	
رَأْس		لِسَان	
رَجُل		اِمْرَءَة	
فَاطِمَة		عُمَر	
أُسَامَة		زَيْنَب	
عَلَّامَة		خَلِيفَة	

② درج ذیل مذکر اسماء کی مؤنث بنائیں۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
رَجُل		عَرِيْس	
وَلَد		مَلِك	
مُعَلِّم		أُسْتَاذ	
مُدَرِّس		طَبِيْب	
طَالِب		مُهَنْدِس	
مُؤْمِن		كَافِر	
مُسْلِم		مُنَافِق	
صَادِق		كَاذِب	
قَائِم		جَالِس	
جَدِيْد		قَدِيْم	
حَاضِر		غَائِب	
عَالِم		جَاهِل	
صَالِح		طَالِح	
جَمِيْل		قَبِيْح	
ذَاهِب		قَادِم	
طَوِيْل		قَصِيْر	
كَبِيْر		صَغِيْر	
مَفْتُوْح		مُغْلَق	
قَرِيْب		بَعِيْد	
طَيِّب		خَبِيْث	

عدد

اردو اور انگریزی میں عدد کے اعتبار سے اسم دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک کے لیے "واحد" اور دو یا دو سے زیادہ کے لیے "جمع" لیکن عربی میں واحد اور جمع کے علاوہ دو کے لیے ایک الگ سے عدد بنایا گیا ہے جسے "مُثَنّٰی" کہتے ہیں۔ گویا عربی میں عدد کے اعتبار سے اسم تین طرح کا ہوگا۔

① واحد :- ایک کے لیے

② مُثَنّٰی :- دو کے لیے

③ جمع :- دو سے زیادہ کے لیے

مُثَنّٰی بنانے کا طریقہ:

مذکر یا مؤنث دونوں طرح کے اسماء سے مُثَنّٰی بنانے کے لیے واحد اسم کے آخری حرف کو

① فتحہ یعنی زبر دے کر

② الف اور زیر (کسرہ) والی نون کا اضافہ کردیا جاتا ہے۔

جس سے اسم کے آخر میں "آنِ" کی آواز پیدا ہوتی ہے، مثلاً:

رَجُل سے رَجُلَانِ اِمْرَءَة سے اِمْرَءَتَانِ

صَالِح سے صَالِحَانِ کِتَاب سے کِتَابَانِ

مثنّٰی بنانے کے عمل کو "تثنیہ" کہا جاتا ہے۔

مشق

① درج ذیل واحد اسماء کے مثنّٰی بنائیں۔

واحد	مثنّٰی	واحد	مثنّٰی
وَلَد		بِنْت	
مُسْلِم		كَافِر	
مُؤْمِن		مُنَافِق	
أُسْتَاذ		أُسْتَاذَة	
طَالِب		طَالِبَة	
كُرْسِيّ		مَكْتَب	
بَاب		نَافِذَة	
عَيْن		أُذُن	
يَد		رِجْل	
مَسْجِد		مَدْرَسَة	

② درج ذیل حدیث میں مثنّٰی اسماء کی نشاندہی کریں اور ان کے واحد اسماء لکھیں۔

كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ (صحیح بخاری)

مثنّٰی	واحد	مثنّٰی	واحد

جمع

عربی زبان میں جمع دو طرح کی ہے۔

① جمع سالم :

جمع کی وہ قسم جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم اپنی اصل حالت میں صحیح وسالم موجود رہتا ہے، یہ جمع باقاعدہ ایک فارمولے کے تحت بنتی ہے۔

② جمع مکسر :

جمع کی وہ قسم جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم اپنی اصل حالت میں صحیح وسالم نہیں رہتا بلکہ جمع بنانے کے لیے توڑ دیا جاتا ہے۔ جمع کی اس قسم کا کوئی فارمولہ نہیں ہے یہ جمع یاد ہی رکھنی پڑتی ہے۔

جمع سالم بنانے کا طریقہ :

جمع سالم بنانے کا طریقہ مذکر اور مؤنث دونوں قسم کے اسماء میں مختلف ہے۔

جمع سالم مذکر بنانے کا طریقہ:

جمع سالم مذکر بنانے کے لیے متعلقہ واحد مذکر اسم کے آخری حرف کو

① ضمہ یعنی پیش دے کر

② واو اور زبر والی نون کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جس سے اسم کے آخر میں ”ُونَ“ کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً:

مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ

كَافِرٌ سے كَافِرُوْنَ

اگر مذکر عاقل کا علم یا صفت ہو تو جمع سالم مذکر استعمال ہوتی ہے۔

مشق

درج ذیل مذکر اسماء (صفات) کی جمع سالم بنائیں۔

واحد	جمع سالم	واحد	جمع سالم
مُؤْمِن		مُنَافِق	
عَابِد		فَاسِق	
صَادِق		كَاذِب	
قَائِم		جَالِس	
صَالِح		طَالِح	
ظَالِم		صَابِر	
خَاشِع		حَافِظ	
تَائِب		صَائِم	
مُفْسِد		مُصْلِح	
مُشْرِك		مُوَحِّد	

جمع سالم مؤنث بنانے کا طریقہ :

جمع سالم مؤنث بنانے کے لیے جن مؤنث اسماء کے آخر میں گول تاء (ۃ) آتی ہے ان اسماء کی گول تاء کو ہٹا کر الف اور لمبی تاء لگا دی جاتی ہے جس سے اسم کے آخر میں "آت" کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً:

مُسْلِمَة سے مُسْلِمَات   جَنَّة سے جَنَّات

اگر مؤنث عاقل کا علم ہو یا عاقل وغیر عاقل کی صفت ہو تو جمع سالم مؤنث استعمال ہوتی ہے۔

مشق

درج ذیل مؤنث اسماء کی جمع سالم بنائیں۔

واحد	جمع سالم مؤنث	واحد	جمع سالم مؤنث
مُؤْمِنَة		مُنَافِقَة	
مُشْرِكَة		كَافِرَة	
عَابِدَة		خَالِدَة	
فَاسِقَة		فَاجِرَة	
قَانِتَة		صَائِمَة	
اٰيَة		بَيِّنَة	
كَلِمَة		خُطْبَة	
حُجْرَة		طَالِبَة	

جمع مکسر

اس جمع کو ”جمع تکسیر“ بھی کہا جاتا ہے جمع مکسر یا جمع تکسیر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے اس کا علم لغت یعنی ڈکشنری یا عربی محاورے سے ہی ہوتا ہے۔

ذیل میں چند اسماء (جن میں صفات بھی شامل ہیں) کی جمع مکسر دی جارہی ہے۔

واحد	جمع مکسر	واحد	جمع مکسر
قَلَم	اَقْلَام	بَاب	اَبْوَاب
ذِكْر	اَذْكَار	سَبَب	اَسْبَاب
وَقْت	اَوْقَات	عَمَل	اَعْمَال
شِعْر	اَشْعَار	وَزْن	اَوْزَان
فِعْل	اَفْعَال	اِسْم	اَسْمَاء
وَلَد	اَوْلَاد	مَرَض	اَمْرَاض
مَال	اَمْوَال	صَوْت	اَصْوَات
شَخْص	اَشْخَاص	طِفْل	اَطْفَال
جَبَل	جِبَال	عَبْد	عِبَاد
بَحْر	بِحَار	رَجُل	رِجَال
كَلْب	كِلَاب	طَوِيْل	طِوَال
كَرِيْم	كِرَام	غَلِيْظ	غِلَاظ
شَدِيْد	شِدَاد	شَرِيْف	شِرَاف
قَلْب	قُلُوْب	بَيْت	بُيُوْت
اَمْر	اُمُوْر	وَجْه	وُجُوْه

واحد	جمع مکسر	واحد	جمع مکسر
حَدّ	حُدُوْد	ذَنْب	ذُنُوْب
كِتَاب	كُتُب	رَسُوْل	رُسُل
صَحِيْفَة	صُحُف	حِمَار	حُمُر
كَافِر	كُفَّار	فَاجِر	فُجَّار
خَادِم	خُدَّام	طَالِب	طُلَّاب
تَاجِر	تُجَّار	قَارِی	قُرَّاء
لِسَان	اَلْسِنَة	دَوَاء	اَدْوِيَة
سُؤَال	اَسْئِلَة	جَوَاب	اَجْوِبَة
غَرِيْب	غُرَبَاء	اَمِيْر	اُمَرَاء
شَرِيْک	شُرَكَاء	شَهِيْد	شُهَدَاء
نَبِيّ	اَنْبِيَاء	وَلِيّ	اَوْلِيَاء
غَنِيّ	اَغْنِيَاء	صَدِيْق	اَصْدِقَاء
قَاعِدَة	قَوَاعِد	فَاحِشَة	فَوَاحِش
عَقِيْدَة	عَقَائِد	صَحِيْفَة	صَحَائِف
مَسْجِد	مَسَاجِد	مَدْرَسَة	مَدَارِس
مَذْهَب	مَذَاهِب	مَنْظَر	مَنَاظِر
مَرِيْض	مَرْضٰی	مَيِّت	مَوْتٰی

وسعت

عربی زبان میں وسعت کے اعتبار سے اسم دو طرح کا ہوتا ہے۔

☆ نکرہ ☆ معرفہ

نکرہ کا دائرہ بہت وسیع ہے جبکہ معرفہ کا دائرہ محدود ہے۔
عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم "نکرہ" شمار ہوگا جب تک اس کا معرفہ ہونا ثابت نہ ہو۔
عربی میں اسم درج ذیل 7 صورتوں میں معرفہ ہوسکتا ہے۔ جن میں سے فی الحال ہم پانچ اقسام کو پڑھیں گے۔

① اسم علم:

کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کا نام مثلاً: زَيْد، فَاطِمَة، مَكَّة اور جَهَنَّم وغیرہ

② اسم ضمیر:

وہ الفاظ جو کسی اسم کی جگہ استعمال ہوتے ہیں مثلاً وہ (He, She اور It) کے لیے هُوَ اور هِيَ، تو (You) کے لیے اَنْتَ اور اَنْتِ، میں اور ہم (I اور We) کے لیے اَنَا اور نَحْنُ وغیرہ۔ ضمائر کے متعلق مزید تفصیلات ہم آگے پڑھیں گے۔

③ اسم اشارہ:

عربی زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ مثلاً: یہ (This) کے لیے هٰذَا اور هٰذِهٖ اور وہ (That) کے لیے ذٰلِكَ اور تِلْكَ وغیرہ۔ اسمائے اشارہ کی تفصیلات ہم آگے پڑھیں گے۔

④ اسم موصول:

اردو کے "جو" اور "جس" وغیرہ جیسے الفاظ کے مترادف استعمال ہونے والے عربی اسماء مثلاً اَلَّذِيْ۔ اَلَّتِيْ اور اَلَّذِيْنَ وغیرہ۔ اسمائے موصولہ کی تفصیلات بھی ہم آگے پڑھیں گے۔

⑤ مُعَرَّف باللّام (اَلْ کے ذریعے معرفہ بنایا ہوا)

وہ اسم جس پر "اَلْ" داخل ہو "معرف باللّام" کہلاتا ہے۔ کسی نکرہ اسم کے شروع میں اَلْ لگانے سے وہ معرفہ بن جاتا ہے۔ مثلاً:

کِتَاب	سے	اَلْکِتَاب
کِتَابَانِ	سے	اَلْکِتَابَانِ
کُتُب	سے	اَلْکُتُب
مُسْلِمُوْنَ	سے	اَلْمُسْلِمُوْنَ

☆ (اَلْ) میں ھمزہ (اَ) کو ھَمْزَۃُ الوَصْل کہتے ہیں جبکہ لام (لْ) لامِ تعریف کہلاتا ہے۔

☆ معرف باللّام کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو ملا کر پڑھتے ہوئے ھمزۃ الوصل کا ہمزہ پڑھنے میں نہیں آتا صرف لکھنے میں رہ جاتا ہے مثلاً:

ذٰلِكَ + اَلْکِتَاب = ذٰلِكَ الْکِتَاب

☆ (اَلْ) میں (لْ) کی ادائیگی کبھی کی جاتی ہے اور کبھی لام صرف لکھا رہ جاتا ہے اس کا تلفظ نہیں کیا جاتا مثلاً:

اَلْقَمَر - اَلشَّمْس

اس بات کا فیصلہ متعلقہ نکرہ اسم کے پہلے حرف سے کیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے حروف الھجاء کی تقسیم دو طرح سے کی جاتی ہے۔

① قمری حروف

(جن پر اَلْقَمَر کے اصول کا اطلاق ہوگا)

② شمسی حروف

(جن پر اَلشَّمْس کے اصول کا اطلاق ہوگا)

قمری حروف یاد کرنے کے لیے ایک جملہ یاد کرنا کافی ہے۔

"حق کا خوف عجب غم ہے"

مندرجہ بالا جملے میں 14 حروف استعمال ہوئے ہیں جو سب کے سب قمری حروف ہیں، ان کے علاوہ باقی 14 حروف شمسی حروف ہیں۔ (ہم جانتے ہیں کہ کل حروف 28 ہیں)۔

☆ اَلْ کسی معرفہ اسم پر داخل نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ اہل زبان داخل کریں مثلاً اَلرُّوم - اَلْقَاهِرَة - اَلْعَبَّاس - اَلْحَسَن - اَلْحُسَيْن وغیرہ۔

☆ عربی کا "اَلْ" انگریزی کے آرٹیکل "The" کے مشابہ ہے۔ جس طرح انگریزی زبان میں The cow سے مراد کوئی مخصوص گائے بھی ہوسکتی ہے اور گائے کی پوری جنس بھی، اسی طرح عربی میں اَلْاِنْسَان سے مراد کوئی متعین انسان بھی ہوسکتا ہے اور نسلِ انسانی بھی۔

☆ نکرہ اور معرفہ کے ترجمے میں فرق کرنے کے لیے اردو میں نکرہ کے ساتھ عام طور پر ایک، کوئی، ایسا یا کچھ جیسے الفاظ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

كِتَاب	ایک یا کوئی کتاب	اَلْكِتَاب	کتاب
كُتُب	کچھ کتابیں	اَلْكُتُب	کتابیں
قَلَم	ایک / کوئی قلم	اَلْقَلَم	قلم
اَقْلَام	کچھ قلم	اَلْاَقْلَام	قلم (جمع)

اعراب

اعراب کے لفظی معنی ہیں ''عربی بنانا''

اعراب عربی زبان کا اہم ترین وصف ہے۔ اردو زبان میں چونکہ حرکات کو اعراب کہہ دیا جاتا ہے لہٰذا عربی میں اعراب سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

عربی جملے میں جو بھی اسم استعمال ہوتا ہے اس کا کوئی نہ کوئی اعراب ضرور ہوتا ہے اعراب اسم کے آخر میں ہونے والی تبدیلی سے معلوم ہوتا ہے۔ اعراب کے اعتبار سے اسم تین طرح کا ہوتا ہے۔

1. مرفوع
2. منصوب
3. مجرور

عربی جملے میں اسم ان تین صورتوں میں ہی استعمال ہو سکتا ہے چوتھی کوئی صورت نہیں ہوتی۔ ان تین صورتوں میں استعمال ہونے کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں جو جملے میں استعمال کرتے وقت تفصیل سے پڑھی جائیں گی۔ فی الحال ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ، جمع، نکرہ اور معرفہ اسم جب مرفوع، منصوب اور مجرور ہوتے ہیں تو ان کے آخر میں کیا تبدیلی آتی ہے اور وہ کیسے دکھائی دیتے ہیں۔

واحد مذکر اور مؤنث اسماء کا اعراب :

واحد مذکر اور مؤنث اسماء اپنے آخری حرف پر دو پیش .... ٌ .... کے ساتھ مرفوع، دو زبر .... ً .... کے ساتھ منصوب اور دو زیر............ ٍ .... کے ساتھ مجرور ہوتے ہیں مثلاً:

مجرور	منصوب	مرفوع	
وَلَدٍ	وَلَدًا	وَلَدٌ	وَلَد
بِنْتٍ	بِنْتًا	بِنْتٌ	بِنْت

منصوب صورت میں دو زبر کے ساتھ ایک الف بھی لکھا جاتا ہے جو ایک قاعدہ ہے لیکن دو طرح کے اسماء پر اس قاعدے کا اطلاق نہیں ہوتا۔

1. ایسا اسم جس کے آخر میں گول تاء ہو
2. ایسا اسم جس کے آخر میں الف اور ہمزہ اکٹھے ہوں مثلاً:

مجرور	منصوب	مرفوع	
اِمْرَءَةٍ	اِمْرَءَةً	اِمْرَءَةٌ	اِمْرَءَة
جَزَاءٍ	جَزَاءً	جَزَاءٌ	جَزَاء

مشق

درج ذیل واحد مذکر اور مؤنث اسماء کی جنس کا تعین کر کے مرفوع، منصوب، اور مجرور شکلوں میں لکھیں۔

اسماء	جنس	مرفوع	منصوب	مجرور
وَالِد				
وَالِدَة				
اَب				
اُمّ				
اَخ				
اُخْت				
مُسْلِم				
مُسْلِمَة				
مُؤْمِن				
مُؤْمِنَة				
كِتَاب				
قَلَم				

اسماء	جنس	مرفوع	منصوب	مجرور
كُرْسِيٌّ				
مِرْوَحَةٌ				
مَسْجِدٌ				
مَدْرَسَةٌ				
سَمَاءٌ				
أَرْضٌ				
شَمْسٌ				
عَيْنٌ				

مثنّٰی مذکر اور مؤنث اسماء کا اعراب :

واحد مذکر اور مؤنث اسماء سے جو مثنّٰی اسم بنا تھا وہی اس کی مرفوع شکل ہے مثلاً

رَجُل سے رَجُلَانِ اور اِمْرَءَة سے اِمْرَءَتَانِ

رَجُلَانِ اور اِمْرَءَتَانِ میں آنے والے الف کو اگر یاء سے بدل دیا جائے تو وہ منصوب اور مجرور شکل بن جاتی ہے۔

رَجُلَانِ سے رَجُلَيْنِ اور اِمْرَءَتَانِ سے اِمْرَءَتَيْنِ

گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ مثنّٰی مذکر اور مؤنث اسماء "آنِ" کی آواز کے ساتھ مرفوع اور "اَیْنِ" کی آواز کے ساتھ منصوب اور مجرور رہوں گے۔

مجرور	منصوب	مرفوع
وَلَدَيْنِ	وَلَدَيْنِ	وَلَدَانِ
بِنْتَيْنِ	بِنْتَيْنِ	بِنْتَانِ

مشق

درج ذیل مرفوع مثنیٰ اسماء کو منصوب اور مجرور صورت میں لکھیں۔

مرفوع	منصوب	مجرور
مُسْلِمَانِ		
كَافِرَانِ		
مُؤْمِنَانِ		
مُنَافِقَانِ		
كِتَابَانِ		
قَلَمَانِ		
كُرْسِيَّانِ		
اِمْرَءَتَانِ		
اُخْتَانِ		
عَابِدَتَانِ		
عَيْنَانِ		
شَفَتَانِ		
رِجْلَانِ		
يَدَانِ		
اُذُنَانِ		

جمع سالم مذکر اسماء کا اعراب :

واحد مذکر اسماء سے جو جمع سالم بنا تھا وہی اسکی مرفوع شکل ہے۔

مُسْلِم سے مُسْلِمُوْنَ

مُسْلِمُوْنَ میں آنے والی واو کو اگر یاء سے بدل دیا جائے اور یاء کے قبل مناسب حرکت زیر لگا دی جائے تو وہ منصوب اور مجرور صورت بن جاتی ہے۔

مُسْلِمُوْنَ سے مُسْلِمِيْنَ

گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جمع سالم مذکر اسماء "اُوْنَ" کی آواز کے ساتھ مرفوع اور "اِيْنَ" کی آواز کے ساتھ منصوب اور مجرور ہوں گے۔

مجرور	منصوب	مرفوع
مُؤْمِنِيْنَ	مُؤْمِنِيْنَ	مُؤْمِنُوْنَ
خَالِدِيْنَ	خَالِدِيْنَ	خَالِدُوْنَ

مشق

درج ذیل مرفوع جمع سالم مذکر اسماء کو منصوب اور مجرور صورت میں لکھیں۔

مرفوع	منصوب	مجرور
عَابِدُوْنَ		
حَافِظُوْنَ		
صَائِمُوْنَ		
ذَاکِرُوْنَ		
مُشْرِکُوْنَ		
مُفْسِدُوْنَ		
مُصْلِحُوْنَ		
مُنَافِقُوْنَ		
فَاسِقُوْنَ		
مُنْذِرُوْنَ		
مُتَوَکِّلُوْنَ		

جمع سالم مؤنث اسماء کا اعراب :

جمع سالم مؤنث اسماء کی لمبی تاء پر دو پیش لگا کر مرفوع اور دو زیر لگا کر منصوب اور مجرور صورت بنائی جاتی ہے۔

	مرفوع	منصوب	مجرور
مُسْلِمَات	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ

گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جمع سالم مؤنث اسماء "آتٌ" کی آواز کے ساتھ مرفوع اور "آتٍ" کی آواز کے ساتھ منصوب اور مجرور ہونگے۔

مشق

درج ذیل جمع سالم مؤنث اسماء کو مرفوع، منصوب اور مجرور صورت میں لکھیں۔

مجرور	منصوب	مرفوع	اسماء
			مُؤْمِنَات
			عَابِدَات
			صَائِمَات
			ذَاكِرَات
			طَالِبَات
			كَافِرَات
			صَادِقَات
			كَاذِبَات
			صَالِحَات
			خَاشِعَات
			جَنَّات
			اٰيَات
			حُجُرَات
			غُرُفَات
			خُطُوَات

جمع مکسر مذکر اور مؤنث اسماء کا اعراب

جمع مکسر مذکر اور مؤنث اسماء کا اعراب بھی واحد مذکر اور مؤنث اسماء کی طرح ہوتا ہے۔ یعنی اپنے آخری حرف پر دو پیش ......ٌ...... کے ساتھ مرفوع، دو زبر......ً...... کے منصوب اور دو زیر......ٍ...... کے ساتھ مجرور ہوں گے مثلاً:

مجرور	منصوب	مرفوع	
رِجَالٍ	رِجَالًا	رِجَالٌ	رِجَال
نِسَاءٍ	نِسَاءً	نِسَاءٌ	نِسَاء

مشق

درج ذیل جمع مکسر مذکر/مؤنث اسماء کو مرفوع، منصوب اور مجرور صورت میں لکھیں۔

اسماء	مرفوع	منصوب	مجرور
اَوْلَاد			
کُتُب			
رُسُل			
قُلُوْب			
وُجُوْہ			
اَقْلَام			
اٰذَان			
اَعْیُن			
عُیُوْن			
اَلْسِنَة			
اَمْرَاض			
بُیُوْت			
اَذْکَار			
اَبْوَاب			
حُرُوْف			

نکرہ واحد اور جمع مکسر (مذکر/مؤنث) اور جمع سالم مؤنث اسماء پر "اَلْ" داخل ہونے کی صورت میں اسماء کے آخر میں آنے والی تنوین ختم ہو جاتی ہے۔یعنی "اَلْ" اور "تنوین" ایک اسم پر اکٹھے نہیں آ سکتے جیسے:

مرفوع	منصوب	مجرور
رَجُلٌ	رَجُلًا	رَجُلٍ
رِجَالٌ	رِجَالًا	رِجَالٍ
نِسَاءٌ	نِسَاءً	نِسَاءٍ
مُؤْمِنَاتٌ	مُؤْمِنَاتٍ	مُؤْمِنَاتٍ

اَلْ داخل ہونے کے بعد

مرفوع	منصوب	مجرور
اَلرَّجُلُ	اَلرَّجُلَ	اَلرَّجُلِ
اَلرِّجَالُ	اَلرِّجَالَ	اَلرِّجَالِ
اَلنِّسَاءُ	اَلنِّسَاءَ	اَلنِّسَاءِ
اَلْمُؤْمِنَاتُ	اَلْمُؤْمِنَاتِ	اَلْمُؤْمِنَاتِ

مشق

درج ذیل تنوین والے اسماء پر ''اَلْ'' داخل کر کے مرفوع، منصوب اور مجرور صورت میں لکھیں۔

مجرور	منصوب	مرفوع	اسماء
			وَلَدٌ
			بِنْتٌ
			كِتَابٌ
			قَلَمٌ
			كُتُبٌ
			رُسُلٌ
			مُسْلِمَاتٌ
			سَمٰوٰتٌ
			اٰيَاتٌ
			جَنّٰتٌ
			بَنَاتٌ
			صَادِقَاتٌ
			قُلُوْبٌ
			كُفَّارٌ
			طُلَّابٌ

معرب اور مبنی اسماء

عربی زبان میں استعمال ہونے والے واحد اور جمع مکسر اسماء دو قسم کے ہیں۔ایک وہ جو مختلف اعرابی حالتوں میں شکل تبدیل کرتے ہیں۔انہیں مُعْرَب اَسْمَاء کہتے ہیں اور دوسرے وہ جو تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیے رہتے ہیں۔انہیں مَبْنِی اَسْمَاء کہتے ہیں۔

مُعْرَب اَسْمَاء مزید دو قسموں میں تقسیم ہوتے ہیں۔

① مُعْرَب مُنْصَرِف اَسْمَاء :

یہ تقریباً ۸۵ فیصد اسماء ہیں اور تین اعرابی حالتوں میں تین شکلیں اختیار کرتے ہیں۔ان کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔

② مُعْرَب غَیْر مُنْصَرِف اَسْمَاء :

یہ تقریباً ۱۳ فیصد اسماء ہیں جو تین اعرابی حالتوں میں دو شکلیں اختیار کرتے ہیں۔ان پر نہ تو تنوین آتی ہیں اور نہ ہی حالت جر میں ''زیر'' قبول کرتے ہیں۔ان کی حالت نصب اور حالت جر ایک ہی شکل سے ظاہر کی جاتی ہے۔غیر منصرف اسماء کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے۔اس وقت ہم صرف یہ یاد کرلیں کہ عربی مؤنث نام، مردوں کے ایسے نام جن کے آخر میں گول تاء یا الف اور نون ہو، فرشتوں کے نام، شہروں اور ملکوں کے نام، غیر عربی نام، چند انبیاء علیہم السلام (محمد ﷺ، نوح، لوط، ہود، شعیب، صالح علیہم السلام) کے علاوہ تمام انبیاء علیہم السلام کے نام اور چند جمع مکسر جن میں سے ایسی مذکر جمع مکسر جس کے آخر میں الف اور ہمزہ ہو غیر منصرف ہیں۔

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
اِبْرَاهِيْمُ	اِبْرَاهِيْمَ	اِبْرَاهِيْمَ
زَيْنَبُ	زَيْنَبَ	زَيْنَبَ
اُسَامَةُ	اُسَامَةَ	اُسَامَةَ
عُثْمَانُ	عُثْمَانَ	عُثْمَانَ
بَاكِسْتَانُ	بَاكِسْتَانَ	بَاكِسْتَانَ
جِبْرِيْلُ	جِبْرِيْلَ	جِبْرِيْلَ

باقی رہنے والے تقریباً دو فیصد اسماء مبنی اسماء کہلاتے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیے رہتے ہیں۔ اپنی شکل بدلتے نہیں۔ مبنی اسماء کی کوئی خاص علامت نہیں ہے۔ مثلاً:

حالت جر	حالت نصب	حالت رفع
هٰذَا	هٰذَا	هٰذَا
ذٰلِكَ	ذٰلِكَ	ذٰلِكَ
اَلَّذِىْ	اَلَّذِىْ	اَلَّذِىْ

مشق

درج ذیل غیر منصرف اسماء کی تینوں اعرابی حالتیں لکھیں۔

حالت جر	حالت نصب	حالت رفع	غیر منصرف اسماء
			اٰدَم
			اِسْحٰق
			يَعْقُوْب
			عَائِشَة
			مَرْيَم
			طَلْحَة
			عَدْنَان
			مِصْر
			هَارُوْت

مرکبات

کوئی بھی لفظ خواہ اسم ہو، فعل ہو یا حرف ہو جب تن تنہا جملے سے ہٹ کر استعمال ہو رہا ہو تو عربی گرامر کی اصطلاح میں اس لفظ کو "مفرد" کہتے ہیں۔ مفرد جب مفرد سے ملتا تو مرکب بنتا ہے یعنی:

مفرد + مفرد = مرکب

مرکب دو طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ مرکب ناقص　　۲۔ مرکب تامّ

مرکب ناقص :

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس سے بات پوری نہ ہو مرکب ناقص کہلاتا ہے مثلاً:

اچھا لڑکا　　لڑکے کی کتاب　　یہ کتاب　　کتاب میں

مرکب ناقص کی کئی اقسام ہیں جن میں سے چار درج ذیل ہیں:

۱۔ مرکب توصیفی　　۲۔ مرکب اشاری　　۳۔ مرکب اضافی　　۴۔ مرکب جارّی

مرکب تامّ :

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس سے بات پوری ہو جائے مرکب تامّ کہلاتا ہے مثلاً:

کتاب پکڑ　　لڑکا نیک ہے　　یہ کتاب ہے

مرکب تامّ کو جملہ بھی کہتے ہیں۔ جملہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

1۔ جملہ اسمیہ　　۲۔ جملہ فعلیہ

عربی زبان میں اسم سے شروع ہونے والے جملہ کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں جبکہ فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔

مرکب تامّ

تامّ کے معنی ہیں ''مکمل''

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس میں بات پوری ہو جائے ''مرکب تامّ'' کہلاتا ہے مرکب تامّ کو جملہ بھی کہتے ہیں۔ جس جملے کی ابتداء اسم سے ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔

جملہ اسمیہ

عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس میں جملہ فعل کے بغیر بھی بن جاتا ہے اور چونکہ ہم نے ابھی تک صرف اسم پڑھا ہے لہٰذا ہم اسماء کے مرکب سے ہی جملہ بنائیں گے۔ جملہ اسمیہ کے اجزاء معلوم کرنے کے لیے اردو کے درج ذیل جملے پر غور کریں۔

زید نیک ہے

جملہ پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوگا کہ اس کے دو اجزاء ہیں ایک ''زید'' جس سے جملہ شروع ہو رہا ہے اور جس کے متعلق بات کہی جا رہی ہے جبکہ دوسرا جزو ہے ''نیک ہے'' یعنی وہ بات جو کہی جا رہی ہے۔

انگریزی گرامر میں انہیں بالترتیب "Subject" اور "Predicate" کہتے ہیں۔

عربی میں جسکے متعلق بات کہی جائے اسے مبتدا کہتے ہیں اور جو بات کہی جائے اسے خبر کہتے ہیں، عربی کے بنیادی جملہ اسمیہ میں مبتدا پہلے آتا ہے اور خبر بعد میں۔ عربی میں ہے، ہوں یا ہیں کے لیے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ الفاظ کو ایک خاص ترکیب میں لانے سے یہ مفہوم از خود پیدا ہو جاتا ہے۔ اردو سے عربی میں ترجمہ کرتے ہوئے جملہ اسمیہ میں سب سے پہلے مبتدا اور خبر کا تعین کرلیں پھر مبتدا اور خبر کے قواعد لاگو کرتے ہوئے جملہ کو مکمل کریں۔

مبتدا اور خبر کے قواعد

☆ وسعت کے لحاظ سے مبتدا معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔
☆ اعراب کے لحاظ سے مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔
☆ جنس اور عدد کے لحاظ سے مبتدا اور خبر میں مطابقت ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا باتوں کا خیال رکھتے ہوئے ''زید نیک ہے'' کا ترجمہ کریں۔

زید / نیک ہے

مبتدا خبر

زَيْدٌ صَالِحٌ

اسی طرح

حامد سچا ہے	حَامِدٌ صَادِقٌ
محمود استاد ہے	مَحْمُوْدٌ مُعَلِّمٌ

مشق

① درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

ہاشم ایک ڈاکٹر ہے۔	
عابد ایک انجینئر ہے۔	
ناصر ایک طالب علم ہے۔	
مجاہد محنتی ہے۔	
خالد لمبا ہے۔	
زاہد چھوٹے قد والا ہے۔	
منصور خوبصورت ہے۔	
شاہد کھڑا ہوا ہے۔	
مظہر بیٹھا ہوا ہے۔	
ساجد بیمار ہے۔	

مبتدا واحد مؤنث ہوگا تو خبر بھی واحد مؤنث آئے گی۔

جیسے

مریم نیک ہے۔	مَرْيَمُ صَالِحَةٌ
زینب سچی ہے۔	زَيْنَبُ صَادِقَةٌ
فاطمہ استانی ہے۔	فَاطِمَةُ مُعَلِّمَةٌ

مبتدا مثنیٰ مذکر یا مثنیٰ مؤنث ہوگا تو خبر بھی اسی کے مطابق مثنیٰ مذکر یا مثنیٰ مؤنث آئے گی۔

جیسے:

زید اور حامد نیک ہیں۔	زَيْدٌ وَحَامِدٌ صَالِحَانِ
مریم اور زینب نیک ہیں۔	مَرْيَمُ وَزَيْنَبُ صَالِحَتَانِ

اسی طرح جب مبتدا جمع مذکر یا جمع مؤنث ہوگا تو خبر بھی اسی کے مطابق جمع مذکر یا جمع مؤنث آئے گی۔

جیسے:

زید، حامد اور محمود نیک ہیں۔	زَيْدٌ وَحَامِدٌ وَمَحْمُوْدٌ صَالِحُوْنَ
مریم، زینب اور فاطمہ نیک ہیں۔	مَرْيَمُ وَزَيْنَبُ وَفَاطِمَةُ صَالِحَاتٌ

اسی طرح جب مبتدا مختلف الجنس ہوں تو خبر میں مذکر کی رعایت رکھی جائے گی۔

جیسے:

زید اور فاطمہ نیک ہیں۔	زَيْدٌ وَفَاطِمَةُ صَالِحَانِ
مریم، زینب اور حامد نیک ہیں۔	مَرْيَمُ وَزَيْنَبُ وَحَامِدٌ صَالِحُوْنَ

مبتدا کی ایک سے زائد خبریں بھی آسکتی ہیں۔ جیسے

زید لمبا، خوبصورت ہے۔	زَيْدٌ طَوِيْلٌ جَمِيْلٌ

مشق

مشق نمبر 1 میں استعمال شدہ مذکر مبتدا کی جگہ مؤنث مبتدا لائیں اور جملے بنا کر عربی میں ترجمہ کریں۔

مثلاً:

ہاشم ایک ڈاکٹر ہے۔	هَاشِمٌ طَبِيْبٌ
فاطمہ ایک ڈاکٹر ہے۔	فَاطِمَةُ طَبِيْبَةٌ

مشق

② عربی میں ترجمہ کریں۔

ہاشم اور عابد ڈاکٹر ہیں۔	
ناصر اور مجاہد محنتی ہیں۔	
خالد اور زید طالب علم ہیں۔	
منصور اور شاہد کھڑے ہیں۔	
مظہر اور ساجد بیٹھے ہوئے ہیں۔	

مشق

③ عربی میں ترجمہ کریں۔

مریم اور زینب نیک ہیں۔	
فاطمہ اور عائشہ سچی ہیں۔	
حفصہ اور رقیہ استانیاں ہیں۔	
عابدہ اور شاہدہ طالبات ہیں۔	
ناصرہ اور صائمہ محنتی ہیں۔	

مشق

④ عربی میں ترجمہ کریں۔

کاشف، اسد اور عمرو انجینئر ہیں۔	
زید، حامد اور محمود نیک ہیں۔	
ساجد، عابد اور خالد طالب علم ہیں۔	
ساجدہ، عابدہ اور خالدہ طالبات ہیں۔	
مریم، زینب اور سعدٰ ڈاکٹر ہیں۔	
فاطمہ، عائشہ اور رقیہؓ نیک ہیں۔	

معرف باللام بطور مبتدا

لڑکا نیک ہے۔ — اَلْوَلَدُ صَالِحٌ

لڑکی نیک ہے۔ — اَلْبِنْتُ صَالِحَةٌ

مشق

عربی میں ترجمہ کریں۔

آدمی سچا ہے۔	
عورت سچی ہے۔	
طالب علم محنتی ہے۔	
طالبہ ذہین ہے۔	
دروازہ کھلا ہوا ہے۔	
کھڑکی بند ہے۔	
پانی ٹھنڈا ہے۔	
چائے گرم ہے۔	
دودھ مفید ہے۔	
علم نفع دینے والا ہے۔	
موسم گرم ہے۔	
گاڑی قیمتی ہے۔	
گھڑی خوبصورت ہے۔	
کرسی نئی ہے۔	
دیوار پرانی ہے۔	

مشق

دی گئی مثال کے مطابق کالم مکمل کریں۔

اَلطَّالِبُ جَالِسٌ	اَلطَّالِبَانِ جَالِسَانِ	اَلطُّلَّابُ جَالِسُوْنَ
اَلْمُؤْمِنُ صَادِقٌ		
اَلْمُنَافِقُ كَاذِبٌ		
اَلرَّجُلُ مُسْلِمٌ		
اَلْوَلَدُ حَاضِرٌ		
اَلطَّالِبَةُ قَائِمَةٌ		
اَلْمُنَافِقَةُ خَائِفَةٌ		
اَلْمَرْءَةُ ضَاحِكَةٌ		
اَلْبِنْتُ بَاكِيَةٌ		

نوٹ: مبتدا جب غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر واحد مؤنث اور جمع مؤنث دونوں طرح آسکتی ہے۔

اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ	اَلْبَابَانِ مَفْتُوْحَانِ	اَلْاَبْوَابُ مَفْتُوْحَةٌ / مَفْتُوْحَاتٌ
اَلْكِتَابُ جَدِيْدٌ		
اَلْكُرْسِيُّ مَكْسُوْرٌ		
اَلْغُرْفَةُ نَظِيْفَةٌ		
اَلسَّيَّارَةُ جَمِيْلَةٌ		
اَلسَّاعَةُ كَبِيْرَةٌ		

اسمائے اشارہ بطور مبتدا

ہر زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں جیسے اردو میں ''یہ'' اور ''وہ'' اور انگریزی میں "This" اور "That" وغیرہ۔ یہ الفاظ ''اسمائے اشارہ'' کہلاتے ہیں۔

اردو اور انگریزی زبان کی طرح عربی میں بھی قریب اور دور کا فرق کر کے اسمائے اشارہ استعمال ہوتے ہیں جو جنس اور عدد کے لیے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں استعمال ہونے والے اسمائے اشارہ درج ذیل ہیں:

اسمائے اشارہ

		واحد	مثنّٰی		جمع
			حالت رفع	حالت نصب اور جرّ	
قریب	مذکر	هٰذَا	هٰذَانِ	هٰذَيْنِ	هٰٓؤُلَآءِ
	مؤنث	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هَاتَيْنِ	هٰٓؤُلَآءِ
بعید	مذکر	ذٰلِكَ	ذَانِكَ	ذَيْنِكَ	أُولٰٓئِكَ
	مؤنث	تِلْكَ	تَانِكَ	تَيْنِكَ	أُولٰٓئِكَ

نوٹ: واحد اور جمع کے اسمائے اشارہ مبنی ہیں۔

یہ لڑکا ہے	هٰذَا وَلَدٌ	یہ لڑکی ہے	هٰذِهٖ بِنْتٌ
وہ دروازہ ہے	ذٰلِكَ بَابٌ	وہ کھڑکی ہے	تِلْكَ نَافِذَةٌ

مشق

① عربی میں ترجمہ کریں۔

یہ طالب علم ہے۔	
وہ طالبہ ہے	
یہ دو کتابیں ہیں۔	
وہ دو پرندے ہیں ۔	
وہ اساتذہ ہیں ۔	
یہ دو کرسیاں ہیں ۔	
وہ دو میزیں ہیں ۔	
یہ مسجد ہے ۔	
وہ مدرسہ ہے ۔	
یہ ڈاکٹر ہیں۔	
وہ لیڈی ڈاکٹر ہیں۔	

نوٹ: غیر عاقل کی جمع کے لیے اشارہ واحد مؤنث استعمال ہوتا ہے۔

مشق

② دی گئی مثال کے مطابق کالمز مکمل کریں۔

هٰذَا مُسْلِمٌ	هٰذَانِ مُسْلِمَانِ	هٰؤُلَاءِ مُسْلِمُوْنَ
هٰذِهٖ مُسْلِمَةٌ		
ذٰلِكَ مُهَنْدِسٌ		
تِلْكَ مُهَنْدِسَةٌ		
هٰذَا كِتَابٌ	هٰذَانِ كِتَابَانِ	هٰذِهٖ كُتُبٌ
هٰذَا قَلَمٌ		
هٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ		
ذٰلِكَ بَابٌ		
تِلْكَ سَاعَةٌ		
هٰذَا حِمَارٌ		
هٰذِهٖ نَاقَةٌ		
ذٰلِكَ جَبَلٌ		
تِلْكَ سَيَّارَةٌ		
هٰذَا سَرِيْرٌ		
هٰذِهٖ دَرَّاجَةٌ		

ضمائر بطور مبتدا

کسی اسم کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ کو ضمیر کہتے ہیں۔ آپ اپنے کسی دوست سے مخاطب ہیں کہ میں حامد کے گھر جا رہا تھا۔ وہ اور اس کا دوست راستے ہی میں مجھے مل گئے وہیں سے ہم تمہارے گھر آ گئے۔ ان جملوں میں استعمال ہونے والے الفاظ ''میں، وہ، اس، مجھے، ہم، تمہارے'' ضمائر کی مختلف حالتیں ہیں۔ جنہیں ہم انگریزی میں "Cases of Pronouns" کے حوالے سے بخوبی جانتے ہیں۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ کسی ترکیب یا جملے میں اسم کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے لیے اس کے بارے میں وسعت، جنس، عدد اور اعراب کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ ضمائر بھی چونکہ اسم ہیں لہٰذا ضمائر کے بارے میں بھی ہمیں یہ چاروں پہلو معلوم ہونے چاہئیں۔

ضمائر کے بارے میں ہمیں یہ معلوم ہے کہ وہ معرفہ ہیں باقی تین پہلوؤں کو جاننے کے لیے اگر ہم درج ذیل دو چارٹ یاد کر لیں تو ضمائر کو استعمال کرنا ہمارے لیے آسان ہو جائے گا (انشاء اللہ)۔

کسی ترکیب یا جملے میں ہمیں جس ضمیر کی ضرورت پڑے گی ہم ان دو چارٹس میں سے متعلقہ ضمیر استعمال کریں گے۔

ضمائر حالت رفع میں

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	هُوَ	هُمَا	هُمْ
3rd Person	مؤنث	هِيَ	هُمَا	هُنَّ
حاضر	مذکر	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ
2nd Person	مؤنث	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	أَنَا	نَحْنُ	

ضمائر حالت نصب اور جر میں

		واحد	مثنّیٰ	جمع
غائب	مذکر	ـــ هُ	ـــ هُمَا	ـــ هُمْ
3rd Person	مؤنث	ـــ هَا	ـــ هُمَا	ـــ هُنَّ
حاضر	مذکر	ـــ كَ	ـــ كُمَا	ـــ كُمْ
2nd Person	مؤنث	ـــ كِ	ـــ كُمَا	ـــ كُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	ـــ ی	ـــ نَا	

زید ایک طالب علم ہے — زَيْدٌ طَالِبٌ — وہ محنتی ہے — هُوَ مُجْتَهِدٌ

فاطمہ ایک طالبہ ہے — فَاطِمَةُ طَالِبَةٌ — وہ محنتی ہے — هِيَ مُجْتَهِدَةٌ

تم سچے ہو — اَنْتَ صَادِقٌ

تم سچی ہو — اَنْتِ صَادِقَةٌ

میں استاد ہوں — اَنَا مُعَلِّمٌ

میں استانی ہوں — اَنَا مُعَلِّمَةٌ

مشق

درج ذیل الفاظ کو دیے گئے چارٹ کے مطابق ضمائر کے ساتھ استعمال کریں۔

صَادِقٌ صَالِحٌ قَائِمٌ جَالِسٌ بَاكِسْتَانِيٌّ

هُوَ مُسْلِمٌ	هُمَا مُسْلِمَانِ	هُمْ مُسْلِمُوْنَ
هِيَ مُسْلِمَةٌ	هُمَا مُسْلِمَتَانِ	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ
اَنْتَ مُسْلِمٌ	اَنْتُمَا مُسْلِمَانِ	اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ
اَنْتِ مُسْلِمَةٌ	اَنْتُمَا مُسْلِمَتَانِ	اَنْتُنَّ مُسْلِمَاتٌ
اَنَا مُسْلِمٌ	نَحْنُ مُسْلِمَانِ	نَحْنُ مُسْلِمُوْنَ
اَنَا مُسْلِمَةٌ	نَحْنُ مُسْلِمَتَانِ	نَحْنُ مُسْلِمَاتٌ

نوٹ: غیر عاقل کی جمع کے لیے ضمیر واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے۔

مشق

درج ذیل جملوں میں مبتدا کی جگہ ضمائر استعمال کریں۔

اَلْمُسْلِمُ صَادِقٌ	
اَلْمُسْلِمَانِ صَادِقَانِ	
اَلْمُسْلِمُوْنَ صَادِقُوْنَ	
اَلطَّالِبَةُ مُجْتَهِدَةٌ	
اَلطَّالِبَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ	
اَلطَّالِبَاتُ مُجْتَهِدَاتٌ	
اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ	
اَلْبَابَانِ مَفْتُوْحَانِ	
اَلْاَبْوَابُ مَفْتُوْحَةٌ	
اَلنَّافِذَةُ مَفْتُوْحَةٌ	
اَلنَّافِذَتَانِ مَفْتُوْحَتَانِ	
اَلنَّوَافِذُ مَفْتُوْحَةٌ	
اَلْكُتُبُ مُفِيْدَةٌ	
اَلسُّرُرُ جَدِيْدَةٌ	

مرکبات ناقصہ

مرکب توصیفی

کم از کم دو اسماء کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی صفت بیان کرتا ہے مرکب توصیفی کہلاتا ہے مثلاً:
نیک لڑکا، سست آدمی، محنتی لڑکی، زرد گائے، کالا پتھر، گونگی عورت اور سب سے بڑی لڑکی وغیرہ

جس اِسم کی صفت بیان کی جائے اُسے ''موصوف'' کہتے ہیں، جو اسم صفت بیان کرتا ہے اُسے ''صفت'' کہتے ہیں مثلاً مرکب توصیفی ''نیک لڑکا'' میں ''لڑکا'' موصوف ہے جبکہ ''نیک'' صفت ہے۔

اردو اور انگریزی ترکیب میں صفت پہلے آتی ہے اور موصوف بعد میں جبکہ عربی میں ترتیب اس کے برعکس ہے یعنی موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں۔

مرکب توصیفی بنانے کا قاعدہ

مرکب توصیفی میں ''صفت'' اسم کے چاروں پہلوؤں کے اعتبار سے ''موصوف'' کے تابع ہوتی ہے یعنی

(۱) وسعت کے اعتبار سے : موصوف اگر معرفہ ہو تو صفت بھی معرفہ ہوتی ہے، موصوف اگر نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوتی ہے۔

(۲) عدد کے اعتبار سے : موصوف اگر واحد/مثنّٰی یا جمع ہو تو صفت بھی بالترتیب واحد/مثنّٰی یا جمع استعمال ہوتی ہے۔

(۳) جنس کے اعتبار سے : موصوف اگر مذکر ہو تو صفت بھی مذکر اور موصوف اگر مؤنث ہو تو صفت بھی مؤنث۔

(۴) اعراب کے اعتبار سے : موصوف جس اعرابی حالت میں ہوتا ہے صفت بھی اُسی اعرابی حالت میں ہوتی ہے۔

نیک لڑکا	نیک لڑکی
اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ	اَلْبِنْتُ الصَّالِحَةُ
دو نیک لڑکے	دو نیک لڑکیاں
اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ	اَلْبِنْتَانِ الصَّالِحَتَانِ
نیک لڑکے	نیک لڑکیاں
اَلْاَوْلَادُ الصَّالِحُوْنَ	اَلْبَنَاتُ الصَّالِحَاتُ

نوٹ: مرکب توصیفی میں موصوف اگر غیر عاقل کی جمع ہو تو اس کی صفت عام طور پر واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے۔ لیکن جمع مؤنث اور جمع مکسر بھی آسکتی ہے۔ مثلاً:

اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ	صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ
اَیَّامٌ مَعْدُوْدَةٌ	اَیَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ
اَشْهُرٌ مَعْلُوْمَاتٌ	بَقَرَاتٌ سِمَانٌ

نوٹ: اردو زبان میں مرکب توصیفی کا ترجمہ نکرہ موصوف کے ساتھ "ایسا" اور معرفہ موصوف کے ساتھ "وہ" اور صفت کے ساتھ "جو" جیسے الفاظ لگا کر بھی کیا جا سکتا ہے۔ جیسے:

وَلَدٌ صَالِحٌ — ایسا لڑکا جو نیک ہے۔

اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ — وہ لڑکا جو نیک ہے۔

مشق

① عربی میں ترجمہ کریں:

نیک آدمی		اچھا لڑکا	
حکمت والا قرآن		سیدھا راستہ	
(ایک) عادل حکمران		(ایک) طویل جنگ	
دو نیک استاد		دو محنتی استانیاں	
دو نئی گاڑیاں		دو پرانی کتابیں	
نیک عورتیں		لمبے آدمی	
(ایک) زرد گائے		(ایک) نیلا رومال	
کھلی کھڑکیاں (نَوَافِذُ)		بند دروازے (مُغْلَقٌ)	
خوبصورت گھڑیاں		ایسا علم جو نفع دینے والا ہو	
ایسا عمل جو مقبول ہو		ایسا رزق جو پاک ہو	

② بریکٹ میں دی گئی صفات کی مدد سے مرکبات مکمل کریں۔

۱۔ يَوْمٌ ــــــ (عَظِيْمٌ)   ۲۔ اَلرَّجُلَانِ ــــــ (صَالِحٌ)

۳۔ شَيْءٌ ــــــ (عَجِيْبٌ)   ۴۔ اِمْرَءَتَانِ ــــــ (مُجْتَهِدٌ)

۵۔ قَلْبٌ ــــــ (مُطْمَئِنٌّ)   ۶۔ نِسَاءٌ ــــــ (مُؤْمِنٌ)

۷۔ اَلنَّفْسُ ــــــ (مُطْمَئِنٌّ)   ۸۔ اَبْوَابٌ ــــــ (مَفْتُوْحٌ)

۹۔ اَلْاَرْضُ ــــــ (مُقَدَّسٌ)   ۱۰۔ اٰيٰتٌ ــــــ (بَيِّنٌ)

نوٹ: مشق میں ایک، کوئی اور کچھ جیسے الفاظ ترکیب میں موصوف کو نکرہ لانے کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔

مرکب اشاری

ایسا مرکب ناقص جس میں اسمائے اشارہ استعمال ہوں مرکب اشاری کہلاتا ہے۔ جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے اسے "مشارٌ الیہ" کہا جاتا ہے۔ اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر (مرکب اشاری) بناتے ہیں، مثلاً: یہ کتاب، وہ کرسی، یہ لڑکے، اور وہ لڑکیاں وغیرہ۔

- ☆ تمام اسمائے اشارہ معرفہ ہیں۔
- ☆ واحد اور جمع کے اسمائے اشارہ مبنی ہیں۔
- ☆ مرکب اشاری میں اردو کی طرح عربی میں بھی اشارہ پہلے آتا ہے اور مشارٌ الیہ بعد میں۔
- ☆ مرکب اشاری میں بھی مرکب توصیفی کی طرح مطابقت ضروری ہے البتہ اسم اشارہ مشارٌ الیہ کے مطابق استعمال ہوتا ہے۔
- ☆ غیر عاقل کی جمع کے لیے اشارہ واحد مؤنث استعمال ہوتا ہے۔

یہ	لڑکا
اسم اشارہ	مُشَارٌ الیہ
هٰذَا	اَلْوَلَدُ

هٰذَا الْوَلَدُ

وہ	لڑکی
اسم اشارہ	مُشَارٌ الیہ
تِلْكَ	اَلْبِنْتُ

تِلْكَ الْبِنْتُ

مشق

① عربی میں ترجمہ کریں۔

یہ آدمی		وہ لڑکا	
یہ دو معلم		وہ دو معلمات	
یہ لڑکے		وہ عورتیں	
یہ کتاب		وہ کھڑکیاں	
یہ کتابیں		یہ شہر	
وہ نیک لڑکا		وہ اونچے پہاڑ	
یہ امن والا شہر		یہ دنیاوی زندگی	

② خالی جگہ میں مناسب اسم اشارہ (قریب) استعمال کریں۔

۱۔____ الْجِدَارُ ۲۔____ الْكَلْبُ ۳۔____ السَّيَّارَةُ

۴۔____ الْغُرْفَتَانِ ۵۔____ الدَّرْسَانِ ۶۔____ الْمُسْلِمُوْنَ

۷۔____ الْاَبْوَابُ ۸۔____ الْبَنَاتُ ۹۔____ السُّوَرُ

۱۰۔____ الْبَلَدُ الْاَمِيْنُ

③ خالی جگہ میں مناسب اسم اشارہ (بعید) استعمال کریں۔

۱۔____ الطَّالِبُ ۲۔____ الطُّلَّابُ ۳۔____ النُّجُوْمُ

۴۔____ الْمَسْجِدُ ۵۔____ الْمَدْرَسَةُ ۶۔____ الْبِنْتُ

۷۔____ السَّيَّارَتَانِ ۸۔____ الْمُدَرِّسَاتُ ۹۔____ الدَّارُ

۱۰۔____ الْبُيُوْتُ

مرکب اضافی

کم از کم دو اسماء کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ نسبت دی جائے یا ایک اسم کا دوسرے اسم کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے ''**مرکب اضافی**'' کہلاتا ہے، مثلاً: ''زید کی کتاب''

جس اسم کو نسبت دی جائے اسے ''مضاف'' کہتے ہیں اور جس اسم کی طرف نسبت دی جائے وہ ''مضاف الیہ'' کہلاتا ہے۔ مندرجہ بالا مثال میں ''کتاب'' مضاف ہے جبکہ ''زید'' مضاف الیہ ہے۔

اردو زبان کے برعکس عربی زبان میں ''مضاف'' پہلے آتا ہے اور ''مضاف الیہ'' بعد میں، لہٰذا ترجمہ کرتے ہوئے اس فرق کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مرکب اضافی بنانے کا طریقہ:

مرکب اضافی کے دونوں اجزا مضاف اور مضاف الیہ پر قواعد کے اطلاق سے مرکب اضافی بنتا ہے۔

مضاف کے قواعد: ۱۔ مضاف پر اَلْ داخل نہیں ہوتا ۲۔ مضاف کا اعراب ہلکا ہوتا ہے۔

اسم کا اعراب ہلکا کرنے طریقہ:

اسماء کی وہ Categories جن پر تنوین آتی ہے ان کی تنوین ختم کر دیں۔ مثلاً:

حالت رفع میں	حالت نصب میں	حالت جر میں
کِتَابٌ سے کِتَابُ	کِتَابًا سے کِتَابَ	کِتَابٍ سے کِتَابِ
جَنَّةٌ سے جَنَّةُ	جَنَّةً سے جَنَّةَ	جَنَّةٍ سے جَنَّةِ
اٰيَاتٌ سے اٰيَاتُ	اٰيَاتٍ سے اٰيَاتِ	اٰيَاتٍ سے اٰيَاتِ
اَبْوَابٌ سے اَبْوَابُ	اَبْوَابًا سے اَبْوَابَ	اَبْوَابٍ سے اَبْوَابِ

اور مثنّٰی (مذکر اور مؤنث) اور جمع سالم مذکر اسماء کے آخر میں آنے والا نون ہٹا دیں، مثلاً:

حالت رفع میں			حالت نصب اور حالت جر میں		
کِتَابَانِ	سے	کِتَابَا	کِتَابَیْنِ	سے	کِتَابَیِ
یَدَانِ	سے	یَدَا	یَدَیْنِ	سے	یَدَیْ
بَنُوْنَ	سے	بَنُوْ	بَنِیْنَ	سے	بَنِیْ

مضاف الیہ کے قواعد:

مضاف الیہ ہمیشہ حالت جر میں ہوتا ہے۔

مضاف اور مضاف الیہ کے قواعد کے اطلاق کے بعد مطلوبہ مرکب اضافی

زید کی کتاب

کِتَابٌ (مضاف) — زَیْدٌ (مضاف الیہ)

کِتَابُ زَیْدٍ

نوٹ: مرکب اضافی ترکیب میں مضاف کے معرفہ یا نکرہ ہونے کا فیصلہ مضاف الیہ کے معرفہ یا نکرہ ہونے پر کیا جائے گا، اردو ترکیب میں استعمال ہونے والے ایک، کوئی یا کچھ جیسے الفاظ مرکب اضافی ترکیب نکرہ بنانے میں مدد دیں گے۔

مشق

① عربی میں ترجمہ کریں:

اللہ کا گھر		اللہ کی کتاب	
اللہ کا بندہ		اللہ کی مدد	
نماز کا قائم کرنے والا		جمعہ کا دن	
غیب کا جاننے والا		مومن کی معراج	
مومن کی جیل		کافر کی جنت	
کسی راستے کا پار کرنے والا		لڑکے کی دو کتابیں	
زید کے دو گھر		مسلمانوں کا گھر	
تمام جہانوں کا رب		تمام انسانوں کا بادشاہ	
اللہ کی نشانیاں		اللہ کا رسول	
اللہ کی نعمت		فجر کی نماز	
دین کا ستون		دنیا کی محبت	
دو لڑکوں کی کتاب		مدینہ کے مسلمان	
مسجد کے دروازے		کمرے کی کھڑکیاں	

② نیچے دیئے ہوئے اسماء کو مضاف اور مضاف الیہ کے قواعد لاگو کرکے مرکب اضافی بنائیں۔

مضاف	مضاف الیہ	مضاف	مضاف الیہ
عَبْدٌ	اَلسَّمِيْعُ	شَهْرٌ	رَمَضَانُ
نَارٌ	جَهَنَّمُ	مَزْرَعَةٌ	اَلْاٰخِرَةُ
رَسُوْلَانِ	اَللّٰهُ	صَاحِبَانِ	اَلسِّجْنُ
اِخْوَانٌ	لُوْطٌ	اِخْوَةٌ	يُوْسُفُ
نُوْرٌ	اَلسَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ	صُحُفٌ	اِبْرَاهِيْمُ وَمُوْسٰى

مرکب اضافی میں ضمائر کا استعمال

مرکب اضافی میں ضمائر بھی استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: مرکب اضافی زید کی کتاب میں اسم زید کی جگہ اگر میں ضمیر استعمال کروں تو مرکب بنے گا ''اُس کی کتاب'' اسی طرح ''تمہاری کتاب'' اور ''میری کتاب'' میں استعمال ہونے والے الفاظ ''تمہاری'' اور ''میری'' بھی ضمائر ہیں۔ مرکب اضافی میں ضمائر ہمیشہ مضاف الیہ کی جگہ استعمال ہوتے ہیں لہٰذا ہمیں حالت جر والے ضمائر کی ضرورت ہوگی جو کہ درج ذیل ہیں۔

ضمائر حالت نصب اور جر میں

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	ـــ هٗ	ـــ هُمَا	ـــ هُمْ
3rd Person	مؤنث	ـــ هَا	ـــ هُمَا	ـــ هُنَّ
حاضر	مذکر	ـــ كَ	ـــ كُمَا	ـــ كُمْ
2nd Person	مؤنث	ـــ كِ	ـــ كُمَا	ـــ كُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	ـــ ى	ـــ نَا	

نوٹ: حالت نصب اور جر کے ضمائر یاد کرنے کے لیے ہر ضمیر کے ساتھ لفظ "Attached" کا استعمال کریں کیونکہ یہ ضمائر زیادہ تر الفاظ کے ساتھ ملا کر لکھے جاتے ہیں۔

مرکب اضافی میں ضمائر چونکہ مضاف الیہ کے طور پر آتے ہیں اور مضاف الیہ حالت جر میں ہوتا ہے لہٰذا مرکب

اضافی میں حالت جر والے ضمائر استعمال ہوں گے مثلاً:

زید کی کتاب	كِتَابُ زَيْدٍ
اُس کی کتاب	كِتَابُهٗ
اُن (دو مذکر) کی کتاب	كِتَابُهُمَا
ان (سب مذکر) کی کتاب	كِتَابُهُمْ
اُس (ایک مؤنث) کی کتاب	كِتَابُهَا
ان (دو مؤنث) کی کتاب	كِتَابُهُمَا
ان (سب مؤنث) کی کتاب	كِتَابُهُنَّ
تیری (ایک مذکر کی) کتاب	كِتَابُكَ
تمہاری (دو مذکر کی) کتاب	كِتَابُكُمَا
تمہاری (سب مذکر کی) کتاب	كِتَابُكُمْ
تیری (مؤنث کی) کتاب	كِتَابُكِ
تمہاری (دو مؤنث کی) کتاب	كِتَابُكُمَا
تمہاری (سب مؤنث کی) کتاب	كِتَابُكُنَّ
میری (ایک مذکر/مؤنث کی) کتاب	كِتَابِيْ
ہماری (دو/سب/مذکر/مؤنث کی) کتاب	كِتَابُنَا

واحد مذکر غائب کی ضمیر یعنی ''ہٗ''

واحد مذکر غائب کی ضمیر ''ہٗ'' کو لکھنے اور پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں اس کا عام اصول یہ ہے کہ اس ضمیر سے پہلے اگر

- ☆ پیش یا زبر ہو تو ضمیر پر الٹا پیش آتا ہے جیسے كِتَابُهٗ - كِتَابَهٗ
- ☆ زیر ہو تو ضمیر پر کھڑی زیر آتی ہے جیسے كِتَابِهٖ
- ☆ یائے ساکن ہو تو ضمیر پر زیر آتی ہے جیسے كِتَابَيْهِ
- ☆ کوئی اور حرف ساکن ہو یا الف ہو تو ضمیر پر سیدھا پیش آتا ہے جیسے كِتَابَاهُ - مِنْهُ

نوٹ: حالت نصب اور جر کی ضمائر هُمَا ، هُمْ اور هُنَّ کو بھی تبدیلی کے ساتھ پڑھا اور لکھا جاتا ہے۔ ان کا اصول ہے کہ اگر ان ضمائر سے پہلے

زیر آجائے یا
یائے ساکن آجائے

تو انھیں بالترتیب هِمَا ، هِمْ اور هِنَّ لکھا اور پڑھا جاتا ہے مثلاً:

بِهِمَا	بِهِمْ	بِهِنَّ
عَلَيْهِمَا	عَلَيْهِمْ	عَلَيْهِنَّ

واحد متکلم کی ضمیر یعنی "ی"

واحد متکلم کی ضمیر کو یائے متکلم کہا جاتا ہے اس ضمیر کے متعلق بھی چند اہم باتیں نوٹ کرنے والی ہیں۔

☆ یائے متکلم اپنے ماقبل زیر demand کرتی ہے اسم اس کی یہ demand پوری کرتا ہے لہذا جب بھی مرکب اضافی میں یائے متکلم استعمال ہو تو مرکب اضافی تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیے ہوتا ہے۔

حالت رفع	كِتَابُ	+	ی	=	كِتَابِيْ
حالت نصب	كِتَابَ	+	ی	=	كِتَابِيْ
حالت جر	كِتَابِ	+	ی	=	كِتَابِيْ

☆ یائے متکلم کی طرف جب مثنی اور جمع سالم (مذکر) مضاف ہو کر آتے ہیں تو یائے متکلم پر زبر آتی ہے، مثلاً:

حالت رفع	كِتَابَا	+	ی	=	كِتَابَايَ	بَنُوْ	+	ی	=	بَنِيَّ
حالت نصب اور جر	كِتَابَيْ	+	ی	=	كِتَابَيَّ	بَنِيْ	+	ی	=	بَنِيَّ

☆ یائے متکلم سے پہلے اگر الف آجائے تو بھی یائے متکلم پر زبر آتی ہے مثلاً: عَصَايَ (میری لاٹھی)

☆ یائے متکلم کو آگے ملائیں تو بھی اس پر زبر آتی ہے مثلاً: رَبِّيَ اللّٰهُ (میرا رب اللہ ہے)

☆ اور زبر دیئے بغیر بھی آگے ملا کر پڑھا جا سکتا ہے مثلاً: لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ

مشق

① عربی میں ترجمہ کریں:

اُس کا رسول		اُس کا بندہ	
اس کا مال		ان دونوں کا گھر	
اس کے دونوں ہاتھ		اُن سب کے اعمال	
تمہارا دین		تمہارا حال	
تم دونوں کا رب		تمہاری اولاد	
ہمارے اعمال		میری قمیض	
میرا جینا (مَحْيَا)		میرا مرنا (مَمَاتٌ)	
میرا رب		میری گاڑی	
ہمارا گھر		ہمارا رب	
تم سب (مؤنث) کے گھر		تم سب کی مائیں	

② خط کشیدہ اسماء کی جگہ مناسب ضمیر استعمال کریں۔

بَيْتُ زَيْدٍ	
بَابُ الْمَسْجِدِ	
كِتَابُ حَامِدٍ وَمَحْمُوْدٍ	
بَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ	
اٰيٰتُ اللّٰهِ	
اَبْوَابُ الْمَسَاجِدِ	
بَيْتُ حَامِدٍ وَزَيْنَبَ وَمَرْيَمَ	
خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	
سَيَّارَةُ فَاطِمَةَ	
بَابُ الْمَدْرَسَةِ	
قَلَمُ زَيْنَبَ وَمَرْيَمَ	
مَدْرَسَةُ الْبَنَاتِ	
تِلَاوَةُ الْاٰيٰتِ	
مَفَاتِيْحُ الْاَبْوَابِ	
اَعْمَالُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ	

پیچیدہ مرکب اضافی

ایسا مرکب اضافی جس میں ایک سے زیادہ مضاف یا مضاف الیہ ہوں مثلاً:

حامد کے گھر کا دروازہ

مندرجہ بالا مرکب اضافی درحقیقت دو مرکبات اضافی کا مجموعہ ہے۔

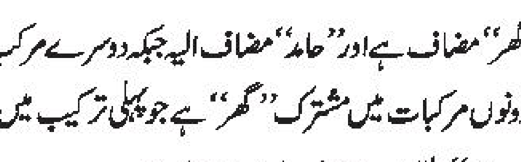
۱) حامد کا گھر

۲) گھر کا دروازہ

پہلے مرکب اضافی میں "گھر" مضاف ہے اور "حامد" مضاف الیہ جبکہ دوسرے مرکب اضافی میں "دروازہ" مضاف ہے اور "گھر" مضاف الیہ اِن دونوں مرکبات میں مشترک "گھر" ہے جو پہلی ترکیب میں مضاف ہے اور دوسری ترکیب میں مضاف الیہ جبکہ "حامد" اور "دروازہ" بالترتیب مضاف الیہ اور مضاف ہیں۔

اِن دونوں مرکبات کو ملا کر جب ہم نے ایک مرکب بنایا تو "حامد" اور "دروازہ" تو مضاف الیہ اور مضاف ہی رہے جبکہ "گھر" مضاف اور مضاف الیہ دونوں حیثیتیں اختیار کر گیا۔

ایسے مرکب اضافی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ بڑا آسان ہے پہلے ہر اسم کی حیثیت معین کر لیں پھر اسکی حیثیت کے مطابق قواعد کا اطلاق کر دیں۔



بَابُ　　بَيْتٌ　　حَامِدٌ

بَابُ بَيْتِ حَامِدٍ

مشق

① عربی میں ترجمہ کریں۔

اللہ کے رسول کی دعا	
اللہ کے فضل کی علامت	
موت کی یاد کی کثرت	
بدلے کے دن کا مالک	
اللہ کے رسول کی اطاعت	
ابولہب کے دونوں ہاتھ	
آدم کے بیٹے کے دونوں قدم	
اللہ کے رسول کی بیٹی کی دعا	
زید کے گھر کے کمرے کی چابی	
مدینہ کے مسلمانوں کے گھر	

مرکب جارّی

عربی زبان میں کچھ حروف ایسے ہیں جو اسم کو حالت جر میں لے جاتے ہیں انھیں حروفِ جارّہ کہتے ہیں۔ جو اسم حالت جر میں ہو اُسے مجرور کہتے ہیں۔ جارّ اور مجرور ملکر مرکب جارّی بناتے ہیں۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے حروف جارّہ کی تعداد ١٧ ہے ہم ان میں سے قران مجید میں اکثر استعمال ہونے والے حروف کا مطالعہ کریں گے جو درج ذیل ہیں۔

١	بِ	یہ حرف اردو میں ''کے ساتھ'' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً بِالْحَقِّ (حق کے ساتھ) بِالْقَلَمِ - بِنَصْرِ اللّٰهِ - بِإِذْنِ اللّٰهِ - بِسْمِ اللّٰهِ - بِاسْمِ رَبِّكَ - بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ
٢	تَ	(قسم کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اللہ کے ساتھ مخصوص ہے) تَاللّٰهِ (اللہ کی قسم)
٣	وَ	(یہ بھی قسم کے لیے استعمال ہوتا ہے) وَاللّٰهِ (اللہ کی قسم) وَالشَّمْسِ - وَالْقَمَرِ - وَ النَّهَارِ - وَالَّيْلِ - وَالسَّمَاءِ - وَالْاَرْضِ - وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ - وَالطَّارِقِ - وَالْعَصْرِ - وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ - وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ - وَرَبِّیْ
٤	كَ	(کی طرح - کی مانند - کے جیسا - like) كَالْقَمَرِ (چاند کی طرح - چاند جیسا) كَالْحِمَارِ - كَالْجِبَالِ - كَالْحِجَارَةِ - كَالْاَنْعَامِ - كَالْمُجْرِمِيْنَ - كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ - كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ - كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ - كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ - كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ -
٥	فِیْ	(میں - In) فِی الْبَيْتِ (گھر میں) فِی الْمَسْجِدِ - فِی الْكِتَابِ - فِی الْغُرْفَةِ - فِی الْجَنَّةِ - فِیْ جَهَنَّمَ - فِی الَّيْلِ - فِی النَّهَارِ - فِی الْاَرْضِ - فِی السَّمٰوٰتِ - فِی الْقُرْاٰنِ - فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ - فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ - فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ - فِیْ رَحْمَتِهٖ - فِیْ اَمْوَالِكُمْ - فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی - فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ - فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ - فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ -

۶-۷	مِنْ اور عَنْ	(سے-From) مِنْ مَكَّةَ (مکہ سے) مِنَ الْمَدِيْنَةِ - مِنَ الْبَيْتِ - مِنَ الْمَسْجِدِ - مِنَ السَّمَاءِ - مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ - مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ - مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ- عَنْ اَنَسٍ- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ- عَنِ الْفَحْشَاءِ - عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ-

نوٹ: مِنَ کے نون ساکن کو آگے ملانے کے لیے زبر دی جاتی ہے۔

۸	اِلٰى	(تک۔کی طرف-To,towards) اِلٰى جَبَلٍ (کسی پہاڑ کی طرف) اِلَى الْبَيْتِ - اِلَى السُّوْقِ - اِلَى الْاِبِلِ - اِلَى السَّمَاءِ - اِلَى الْجِبَالِ - اِلَى الْاَرْضِ - اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى - اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ-
۹	عَلٰى	(پر-On,At) عَلَى الْكُرْسِيِّ (کرسی پر) عَلَى الْعَرْشِ - عَلَى الْعَالَمِيْنَ - عَلٰى قُلُوْبِهِمْ - عَلٰى سَمْعِهِمْ - عَلٰى اَبْصَارِهِمْ -
۱۰	حَتّٰى	(تک-Till) حَتّٰى حِيْنٍ (ایک مقرر وقت تک) حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ -
۱۱	لِ	(لامِ جارّہ): (کے لیے-For) لِزَيْدٍ (زید کے لیے) لِوَلَدٍ - لِبَشَرٍ - لِرَجُلٍ - لِاَمْرِ اللّٰهِ - لِلْوَلَدِ - لِلرَّجُلِ - لِلذِّكْرِ - لِلْمُتَّقِيْنَ - لِلْكَافِرِيْنَ -

باقی چھ حروف جارّہ درج ذیل ہیں۔

۱۲ ۱۳	مُذْ مُنْذُ	(سے-Since or for) مُذْ / مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
۱۴ ۱۵ ۱۶	خَلَا، حَاشَا، عَدَا	(سوائے_Except) خَلَا / حَاشَا / عَدَا زَيْدٍ
۱۷	رُبَّ	(چند / بہتیرے.Some/many) رُبَّ رَجُلٍ

نوٹ: لامِ جارّہ جب معرف باللام اسم پر داخل ہوتا ہے تو اسم کا **ھمزۃ الوصل** لکھنے میں بھی نہیں آتا۔

نوٹ: لام جارّہ ملکیت کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اس وقت اُسے **لامِ تملیک** یعنی مالک بنانے والی لام کہتے ہیں مثلاً: **لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** اور **لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** میں **لِلّٰهِ** کا ترجمہ "اللہ کا" کرنا زیادہ مناسب ہے۔ (آل عمران:189)

کچھ حروف جارّہ ضمائر کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں چونکہ حروف جارّہ اسم کو جرّ دیتے ہیں لہٰذا ان کے ساتھ جو ضمائر استعمال ہونگے وہ بھی حالت جرّ والے ہونگے۔

حروف جارّہ کا ضمائر کے ساتھ استعمال درج ذیل ہے۔

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	بِهٖ	بِهِمَا	بِهِمْ
3rd Person	مؤنث	بِهَا	بِهِمَا	بِهِنَّ
حاضر	مذکر	بِكَ	بِكُمَا	بِكُمْ
2nd Person	مؤنث	بِكِ	بِكُمَا	بِكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/ مؤنث	بِیْ	بِنَا	

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فِيْهِ	فِيْهِمَا	فِيْهِمْ
3rd Person	مؤنث	فِيْهَا	فِيْهِمَا	فِيْهِنَّ
حاضر	مذکر	فِيْكَ	فِيْكُمَا	فِيْكُمْ
2nd Person	مؤنث	فِيْكِ	فِيْكُمَا	فِيْكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	فِيَّ	فِيْنَا	

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	مِنْهُ	مِنْهُمَا	مِنْهُمْ
3rd Person	مؤنث	مِنْهَا	مِنْهُمَا	مِنْهُنَّ
حاضر	مذکر	مِنْكَ	مِنْكُمَا	مِنْكُمْ
2nd Person	مؤنث	مِنْكِ	مِنْكُمَا	مِنْكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	مِنِّيْ	مِنَّا	

نوٹ: حروف جارّ عَنْ کو مِنْ پر قیاس کرتے ہوئے چارٹ مکمل کریں۔

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر			
3rd Person	مؤنث			
حاضر	مذکر			
2nd Person	مؤنث			
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث			

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اِلَيْهِ	اِلَيْهِمَا	اِلَيْهِمْ
3rd Person	مؤنث	اِلَيْهَا	اِلَيْهِمَا	اِلَيْهِنَّ
حاضر	مذکر	اِلَيْكَ	اِلَيْكُمَا	اِلَيْكُمْ
2nd Person	مؤنث	اِلَيْكِ	اِلَيْكُمَا	اِلَيْكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اِلَيَّ	اِلَيْنَا	

نوٹ: حروف جار عَلٰی کو اِلٰی پر قیاس کرتے ہوئے چارٹ مکمل کریں۔

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر			
3rd Person	مؤنث			
حاضر	مذکر			
2nd Person	مؤنث			
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث			

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	لَهٗ	لَهُمَا	لَهُمْ
3rd Person	مؤنث	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ
حاضر	مذکر	لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ
2nd Person	مؤنث	لَكِ	لَكُمَا	لَكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	لِيْ	لَنَا	

نوٹ: لام جارّہ جب ضمائر پر داخل ہوتا ہے تو زبر والا ہوتا ہے سوائے واحد متکلم کے

جملہ اسمیہ میں مرکبات کا استعمال

اب تک ہم نے جملہ اسمیہ کی جتنی بھی مثالیں کیں ان سب میں مبتدا اور خبر مفرد تھے لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بعض اوقات جملہ اسمیہ میں کبھی مبتدا مرکب ہوتا ہے اور کبھی خبر اور کبھی دونوں ہی مرکب ہوتے ہیں مثلاً:

لمبا آدمی نیک ہے — مبتدا مرکب (توصیفی)

قرآن اللہ کا کلام ہے — خبر مرکب (اضافی)

رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے — مبتدا مرکب (اضافی) خبر مرکب (اضافی)

مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے یعنی پہلے مبتدا اور خبر کا تعین کریں پھر مبتدا اور خبر کے متعلق یہ معلوم کریں کہ آیا وہ مفرد ہیں یا مرکب اگر مرکب ہیں تو کونسا مرکب پھر ترجمہ کرلیں

۱) لمبا آدمی / نیک ہے

مبتدا — خبر

مرکب (توصیفی) — مفرد

اَلرَّجُلُ الطَّوِیْلُ صَالِحٌ

۲) قرآن / اللہ کا کلام ہے

مبتدا — خبر

مفرد — مرکب (اضافی)

اَلْقُرْاٰنُ کَلَامُ اللّٰہِ

۳) رسول کی اطاعت / اللہ کی اطاعت ہے

مبتدا — خبر

مرکب (اضافی) — مرکب (اضافی)

اِطَاعَةُ الرَّسُوْلِ اِطَاعَةُ اللّٰہِ

مشق

① عربی میں ترجمہ کریں۔

زید نیک لڑکا ہے	
محمد اللہ کے رسول ہیں	
نماز دین کا ستون ہے	
دنیا مومن کی قید اور کافر کی جنت ہے	
اللہ تمام انسانوں کا رب ہے	
اللہ بدلے کے دن کا مالک ہے	
یہ کتاب نئی ہے	
یہ زید کے بیٹے ہیں	
حامد کا بھائی سچا ہے	
اللہ متقیوں کا ولی ہے	
نماز مومن کی معراج ہے	
دعا عبادت کا مغز ہے	
دنیا آخرت کی کھیتی ہے	
اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے	
اللہ تمام جہانوں کا مالک ہے	
وہ پنکھا پرانا ہے	
یہ دونوں زید کے لڑکے ہیں	

درج ذیل پیراگراف کا عربی میں ترجمہ کریں۔

اللہ ہمارا رب ہے۔ وہ ہمارا خالق ہے۔ہم اس کے بندے ہیں۔ہم مسلمان ہیں۔اسلام ہمارا دین ہے۔ محمد ﷺ ہمارے نبی ہیں۔ وہ عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ فاطمہ اور زینب رضی اللہ عنہما ان کی بیٹیاں ہیں۔ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سسر ہیں۔عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے داماد ہیں۔

جملہ اسمیہ میں متعلق

ہم جانتے ہیں کہ جملہ اسمیہ کے بنیادی طور پر دو اجزاء ہوتے ہیں۔ مبتدا اور خبر۔ جیسے

زید بیٹھا ہے   زَيْدٌ جَالِسٌ

مندرجہ بالا جملے میں "زید" مبتدا اور "بیٹھا ہے" خبر ہے۔

بعض اوقات جملہ اسمیہ میں مبتداء اور خبر کے علاوہ ایک تیسرا جزو بھی ہوتا ہے جسے متعلق کہا جاتا ہے۔ جیسے:

زید مسجد میں بیٹھا ہے

مذکورہ جملے میں "زید" مبتدا "بیٹھا ہے" خبر اور "مسجد میں" متعلق ہے۔ عربی میں ترتیب کے لحاظ سے متعلق، خبر کے بعد آتا ہے اور عام طور پر خبر ہی کے متعلق ہوتا ہے اور عموما جارّ، مجرور (مرکب جارّی) ہوتا ہے۔ لہذا اوپر دیے گئے جملے کی عربی کچھ اسطرح ہوگی:

زَيْدٌ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ

نوٹ: بعض مرتبہ متعلق کو خبر سے پہلے بھی لے آتے ہیں۔ جیسے

هُوَ عَلَى ذٰلِكَ شَهِيْدٌ

هُوَ لِحُبِّ الْخَيْرِ شَدِيْدٌ

مشق

① عربی میں ترجمہ کریں۔

قرآن تمام انسانوں کے لیے ہدایت ہے۔	
یہ کتاب متقیوں کے لیے ہدایت ہے۔	
مرد عورتوں پر قوام ہیں۔	
نماز نیند سے بہتر ہے۔	
محسن خیر سے قریب اور شر سے دور ہوتا ہے۔	

☆ بعض مرتبہ جملہ اسمیہ میں خبر موجود نہیں ہوتی اِس صورت میں متعلق خبر اسکی جگہ لے لیتا ہے ایسی صورت میں متعلق خبر کو قائم مقام خبر یا صرف خبر کہتے ہیں۔

زید مسجد میں ہے	زَيْدٌ فِي الْمَسْجِدِ
تمام تعریفیں اللہ کی ہیں	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
جنت متقیوں کے لیے ہے	اَلْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ
جہنم کافروں کے لیے ہے	جَهَنَّمُ لِلْكَافِرِيْنَ
حیاء ایمان میں سے ہے	اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ

تمام انسان ایک بڑے خسارے میں ہیں اَلْاِنْسَانُ فِیْ خُسْرٍ

اَمَامَ (سامنے)، خَلْفَ (پیچھے)، فَوْقَ (اوپر)، تَحْتَ (نیچے) اور عِنْدَ (پاس) جیسے الفاظ ظرف کہلاتے ہیں۔ظرف حالت نصب میں آتا ہے۔ظرف بھی جملہ اسمیہ میں متعلق بن کر آتا ہے اور عام طور پر مضاف ہوتا ہے جسکے بعد مضاف الیہ آتا ہے۔جیسے:

میرا گھر مسجد کے سامنے ہے	بَیْتِیْ اَمَامَ الْمَسْجِدِ
گاڑی درخت کے نیچے ہے	اَلسَّیَّارَةُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

نوٹ: مرکب اضافی اور مرکب توصیفی، جملہ اسمیہ میں مبتدا بھی بن سکتے ہیں اور خبر بھی۔مرکب اشاری صرف مبتدا بن کر آتا ہے۔جارّ مجرور اور ظرف، جملہ اسمیہ میں خبر تو بن سکتے ہیں لیکن مبتدا نہیں۔عربی زبان میں کوئی جملہ جارّ مجرور یا ظرف سے شروع ہو رہا ہو تو اس کے بعد آنے والا اسم مبتدا ہوتا ہے اگر چہ نکرہ ہو

فِی الْبَیْتِ رَجُلٌ	(گھر میں ایک آدمی ہے)
مَعَ الْعُسْرِ یُسْرٌ	(تنگی کے ساتھ ایک آسانی ہے)
فِی الْجَسَدِ مُضْغَةٌ	(جسم میں ایک لوتھڑا ہے)
فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ	لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ
عَلٰی قُلُوْبِهِمْ غِشَاوَةٌ	فِی الصُّلْحِ خَیْرٌ
اَمَامَ الْمَسْجِدِ شَجَرَةٌ	فِی الْفَسَادِ شَرٌّ
فِیْ حَیَاةِ الرَّسُوْلِ اُسْوَةٌ	لِیْ اَخٌ
فِیْ بَیْتِیْ حَدِیْقَةٌ	فِیْ غُرْفَتِیْ مِرْوَحَةٌ جَمِیْلَةٌ
عِنْدِیْ سَیَّارَةٌ	عِنْدَهٗ سَاعَةٌ جَمِیْلَةٌ

جملہ اسمیہ میں تاکید پیدا کرنا

جملہ اسمیہ میں تاکید پیدا کرنے کے لیے عموماً جملے کے شروع میں لفظ ''اِنَّ'' کا اضافہ کرتے ہیں جملہ اسمیہ پر جب ''اِنَّ'' داخل ہوتا ہے تو جملہ اسمیہ میں ایک اعرابی تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے وہ یہ کہ جملہ اسمیہ کا مبتداء حالت نصب میں چلا جاتا ہے مثلاً:

زید نیک ہے	زَيْدٌ صَالِحٌ
بیشک زید نیک ہے	اِنَّ زَيْدًا صَالِحٌ

جملہ اسمیہ پر ''اِنَّ'' کے داخل ہونے کے بعد جملہ اسمیہ کا مبتدا ''اِنَّ کا اسم'' اور خبر ''اِنَّ کی خبر'' کہلاتی ہے۔

جملہ اسمیہ میں تاکید پیدا کرنے کے لیے حرف ''لَ'' بھی استعمال ہوتا ہے جسے ''لام ابتداء'' کہتے ہیں مثلاً:

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (عنکبوت:29)

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (الضحیٰ:4)

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ (المومن:57)

لامِ ابتداء سے اسم کے اعراب میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ جملے میں زیادہ زور پیدا کرنے کے لیے ''اِنَّ'' اور ''لَ'' دونوں کو استعمال کیا جاتا ہے لیکن یہ دونوں حروف اکٹھے ایک ساتھ شروع میں نہیں آسکتے۔ ایسی صورت میں ''اِنَّ'' کو شروع میں لایا جاتا ہے جبکہ ''لَ'' کو آگے منتقل کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اَلشِّرْكُ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ	اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (لقمان:13)
فِىْ ذٰلِكَ اٰيَةٌ	اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

اس صورت میں لام ابتداء کو اب لام مزحلقہ (The Displaced Laam) کہا جاتا ہے اور آسانی کی خاطر اسے لام تاکید کہہ دیتے ہیں۔

مشق

① مندرجہ ذیل جملوں پر ''اِنَّ'' داخل کر کے ترجمہ کریں۔

اَللّٰهُ غَفُوْرٌ	
اَلرَّجُلَانِ صَالِحَانِ	
اَلْمُعَلِّمُوْنَ مُجْتَهِدُوْنَ	
اَلْبِنْتَانِ صَادِقَتَانِ	
اَلنِّسَآءُ مُؤْمِنَاتٌ	
هُوَ صَادِقٌ	
هُمْ كَاذِبُوْنَ	
هِيَ مُجْتَهِدَةٌ	
اَنْتَ اَمِيْنٌ	
اَنْتِ مِنَ الْخَاطِئِيْنَ	
اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ	
اَنَا مُسْلِمٌ	
نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ	
فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ	
لِيْ جَارَانِ	
صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	
هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ	
خَيْرُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ (صحیح مسلم)	
لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةٌ	

مشق

② عربی میں ترجمہ کریں۔

علم نفع دینے والا ہے	
یقیناً علم نفع دینے والا ہے	
اللہ کی مدد قریب ہے	
بیشک اللہ کی مدد قریب ہے	
تیرے رب کی پکڑ سخت ہے	
یقیناً تیرے رب کی پکڑ سخت ہے	
یقیناً قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے	
بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے	
یقیناً کافر جہنم کی آگ میں داخل ہونے والے ہیں	
واقعی وہ نیک ہے	
بے شک تم ذہین ہو	
یقیناً ہم اللہ کے ہیں	
یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں	
یقیناً میں مسلمانوں میں سے ہوں	
واقعی یہ دونوں جادوگر ہیں	

مشق

مندرجہ ذیل جملوں پر اِنَّ اور لام تاکید استعمال کریں۔

بَطْشُ رَبِّكَ شَدِيْدٌ	
اَلْمُنَافِقُوْنَ كَاذِبُوْنَ	
اَلْاِنْسَانُ فِيْ خُسْرٍ	
اَلْاَبْرَارُ فِيْ نَعِيْمٍ	
اَلْفُجَّارُ فِيْ جَحِيْمٍ	
اَلْاِنْسَانُ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ	
رَبُّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَبِيْرٌ	
اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ	
اَنْكَرُ الْاَصْوَاتِ صَوْتُ الْحَمِيْرِ	
رَبِّيْ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ	
هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ شَهِيْدٌ	
هُوَ لِحُبِّ الْخَيْرِ شَدِيْدٌ	
اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ	
اَنْتَ رَسُوْلُهٗ	
هٰذَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى	
فِيْ ذٰلِكَ عِبْرَةٌ	
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ	

جملہ اسمیہ کو نفی بنانا

جملہ اسمیہ میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے اس کے شروع میں زیادہ تر "مَا" کا اضافہ کرتے ہیں مَا کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے سے جملہ اسمیہ کی خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے مثلاً:

زَیْدٌ صَالِحٌ	(زید نیک ہے)
مَا زَیْدٌ صَالِحًا	زید نیک نہیں ہے
اَلرَّجُلُ طَوِیْلٌ	(آدمی لمبا ہے)
مَا الرَّجُلُ طَوِیْلًا	(آدمی لمبا نہیں ہے)
هٰذَا بَشَرٌ	(یہ بشر ہے)
مَا هٰذَا بَشَرًا	(یہ بشر نہیں ہے)

جملہ اسمیہ پر "مَا" کے داخل ہونے کے بعد جملہ اسمیہ کا مبتدا اور خبر بالترتیب "مَا" کا اسم اور خبر کہلاتے ہیں۔

"مَا" کی خبر پر حرف جار "بِ" کے داخل ہونے سے خبر حالت جر میں چلی جاتی ہے اور منفی جملے میں زور پیدا ہو جاتا ہے۔

مَا اللّٰهُ غَافِلًا	(اللہ غافل نہیں ہے)
مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ	(اللہ ہرگز غافل نہیں ہے)

نوٹ: جملہ اسمیہ کو منفی بنانے کے لیے جو دوسرے الفاظ استعمال ہوتے ہیں ان کے بارے میں حصہ دوم میں تفصیل سے پڑھا جائے گا۔

مشق

① عربی میں ترجمہ کریں۔

لڑکا محنتی نہیں ہے	
لڑکا بالکل محنتی نہیں ہے	
وہ ہرگز مومن نہیں ہیں	
دونوں لڑکیاں سچی نہیں ہیں	
لڑکے نیک نہیں ہیں	
وہ ان کی مائیں نہیں ہیں	
تم ہرگز مجنوں نہیں ہو	
عورتیں جھوٹی نہیں ہیں	
طالبات حاضر نہیں ہیں	
یہ منافق نہیں ہیں	

لائے نفی جنس

لائے نفی جنس وہ حرف ہے جو اسم نکرہ کی جنس سے خبر کی نفی کرتا ہے۔ اس کا اسم بغیر تنوین کے حالت نصب میں ہوتا ہے جب کہ اس کی خبر حالت رفع میں ہوتی ہے۔ آسانی کے لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر لَا کے بعد کوئی نکرہ اسم بغیر تنوین کے حالت نصب میں نظر آئے تو یہ لَا لائے نفی جنس کہلاتا ہے۔ مثلاً

لَا رَجُلَ قَائِمٌ — کوئی آدمی کھڑا نہیں ہے

اردو میں اِس لَا کا ترجمہ درج ذیل انداز میں کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ کوئی ——— ہی نہیں

۲۔ کسی قسم کا ——— ہے ہی نہیں

۳۔ کوئی بھی ——— نہیں

نوٹ: لائے نفی جنس کے بارے میں مزید تفصیل ہم حصہ سوئم میں پڑھیں گے۔

☆ لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ

☆ لَا رَيْبَ فِيْهِ

☆ لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (بقرہ:9)

☆ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ (یوسف:92)

☆ لَا مِلْحَ فِيْ هٰذَا الطَّعَامِ

☆ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (بقرہ:2)

☆ هٰذِهِ الْمَجَلَّةُ لَا تَصْوِيْرَ فِيْهَا

☆ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (کہف:39)

حروفِ نداء

نداء کے معنی ہیں "بلانا یا پکارنا" ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لیے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں مثلاً اردو میں "اے لڑکے" اور "ارے بھائی" کسی کو پکارنے کے لیے جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں انھیں **حروفِ نِداء** کہتے ہیں اور جس کو پکارا جائے وہ **مُنَادٰی** کہلاتا ہے جیسے "اے لڑکے" میں "اے" حرف نداء ہے اور "لڑکا" منادٰی۔

عربی میں پکارنے کے لیے زیادہ تر حرف "یا" استعمال ہوتا ہے۔

حرفِ نِداء "یا" کے استعمال کی مختلف صورتیں:

① منادٰی اگر مفرد معرفہ یا نکرہ معیّن ہو جیسے : زَيْدٌ ، وَلَدٌ، نَارٌ، مَرْيَمُ ، إِبْرَاهِيمُ، مُوسٰى

تو جن اسماء پر تنوین آتی ہے ان کی تنوین ختم ہو جاتی ہے۔ ایسے منادٰی کو مبنی بر رفع کہتے ہیں۔

يَا	+	زَيْدٌ	=	يَا زَيْدُ		(اے زید)
يَا	+	نَارٌ	=	يَا نَارُ		(اے آگ)
يَا	+	مَرْيَمُ	=	يَا مَرْيَمُ		(اے مریم)
يَا	+	إِبْرَاهِيمُ	=	يَا إِبْرَاهِيمُ		(اے ابراھیم)
يَا	+	مُوسٰى	=	يَا مُوسٰى		(اے موسیٰ)

② منادٰی اگر معرف باللّام ہو تو مذکر کے لیے حرف نداء اور منادٰی کے درمیان "أَيُّهَا" اور مؤنث کے لیے "أَيَّتُهَا" کا اضافہ کرتے ہیں۔

يَا + اَلرَّجُلُ	يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ	يَا + اَلْبِنْتُ	يَا أَيَّتُهَا الْبِنْتُ
يَا + اَلنَّبِيُّ	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ	يَا + اَلطِّفْلَةُ	يَا أَيَّتُهَا الطِّفْلَةُ
يَا + اَلْإِنْسَانُ	يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ	يَا + اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

③ منادیٰ اگر مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے۔

یَا	+	عَبْدُ اللّٰهِ	=	یَا عَبْدَ اللّٰهِ
یَا	+	أُخْتُ هٰرُوْنَ	=	یَا أُخْتَ هٰرُوْنَ
یَا	+	رَبُّنَا	=	یَا رَبَّنَا
یَا	+	رَبِّیْ	=	یَا رَبِّیْ

جملہ اسمیہ کو سوالیہ بنانا

سوال دو طرح کے ہوتے ہیں۔

☆ جن کا جواب ہاں یا ناں میں دیا جا سکے مثلاً

کیا یہ قلم ہے؟

☆ جن کے جواب میں وضاحت مطلوب ہو مثلاً

یہ کیا ہے؟

پہلی قسم کے سوالوں کے لیے جملہ اسمیہ کے شروع میں "أ" یا "هَلْ" لگا دیں "أ" یا "هَلْ" کو حروف استفہام کہتے ہیں حروف استفہام کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے سے جملہ میں کوئی اعرابی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

أَ یا هَلْ/ زَيْدٌ صَالِحٌ (کیا زید نیک ہے)

هَلِ الرَّجُلُ صَالِحٌ (کیا آدمی نیک ہے)

مشق

① عربی میں ترجمہ کریں۔

کیا زید نیک ہے؟	
ہاں وہ نیک ہے	
کیا دونوں لڑکیاں سچی ہیں؟	
کیا استانیاں بیٹھی ہیں؟	
کیا حامد زید کا بیٹا ہے؟	

اسمائے استفہام

سوالات کی وہ قسم جس کے جواب میں وضاحت مطلوب ہو ان کے لیے اسمائے استفہام استعمال ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔	مَا	(کیا What)
	مَا هٰذَا	(یہ کیا ہے)
	مَا اسْمُكَ	(تیرا نام کیا ہے)
۲۔	مَنْ	(کون Who)
	مَنْ اَنْتَ	(تو کون ہے)
	مَنْ رَبُّكَ	(تیرا رب کون ہے)
۳۔	كَيْفَ	(کیسا How)
	كَيْفَ اَنْتَ	(تو کیسا ہے)
	كَيْفَ حَالُكَ	(تیرا حال کیسا ہے)
۴۔	اَيْنَ	(کہاں Where)
	اَيْنَ اَخُوْكَ	(تیرا بھائی کہاں ہے)
	اَيْنَ الْمَفَرُّ	(فرار کی جگہ کہاں ہے)
۵۔۶	مَتٰى - اَيَّانَ	(کب When)
	مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ	(اللہ کی مدد کب آئے گی)
	مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ	(یہ وعدہ کب پورا ہوگا)
	اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ	(قیامت کا دن کب آئے گا)

۷۔ اَنّٰی (کہاں سے، کیونکر Where from)

اَنّٰی لَكِ هٰذَا (یہ تیرے لیے کہاں سے (آیا)؟)

اَنّٰی لَهُمُ الذِّكْرٰى (ان کے لیے نصیحت کہاں؟)

۸۔ اَيٌّ (کونسا Which)

اَيُّ شَيْءٍ (کونسی چیز)

اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ (دوفریقوں میں سے کونسا)

اَيُّكُمْ (تم میں سے کون)

اَيٌّ مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے اور منصرف ہے جبکہ باقی تمام اسماء مبنی ہیں۔

۹۔ كَمْ (کتنا۔بہت سے How many, How much)

دوطرح سے استعمال ہوتا ہے

ا۔ كَمْ استفہامیہ: جسکے بعد والا اسم واحد، نکرہ اور حالت نصب میں ہوتا ہے۔

كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ (تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں)

كَمْ سَنَةً عُمْرُكَ (تیری عمر کتنے سال ہے؟)

۲۔ كَمْ خبریہ: جس کے بعد والا اسم حالت جرّ میں ہوتا ہے اور اس سے پہلے عام طور پر حرف جارّ "مِنْ" ہوتا ہے۔

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ

كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ

اسمائے استفہام کے شروع میں حروف جارّہ لگانے سے ان کے مفہوم میں حروف جارّہ کی مناسبت سے کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔

ا۔ لِ + مَا = لِمَ (کیوں۔کس لیے)

۲۔ فِیْ + مَا = فِیْمَ (کس چیز میں)

۳۔ مِنْ + مَا - مِمَّ (کس چیز سے)

۴۔ عَنْ + مَا = عَمَّ (کس چیز کی نسبت سے)

۵۔ لِ + مَنْ - لِمَنْ (کس کے لیے)

۶۔ مِنْ + اَیْنَ - مِنْ اَیْنَ (کہاں سے)

۷۔ اِلٰی + اَیْنَ = اِلٰی اَیْنَ (کہاں کو)

۸۔ اِلٰی + مَتٰی = اِلٰی مَتٰی (کب تک

۹۔ بِ + کَمْ = بِکَمْ (کتنے میں)

اسمائے موصولہ

اردو میں جو کام "ج" سے شروع ہونے والے الفاظ جو، جس، جہاں، جونسا وغیرہ جیسے الفاظ سے لیا جاتا ہے انگریزی اور عربی میں یہ کام دو طرح سے لیا جاتا ہے۔

انگریزی میں:

۱۔ That اور Those کے اسمائے اشارہ کو استعمال کر کے جیسے:

All that glitters is not Gold

۲۔ Interrogative Nouns کو جملے کے درمیان میں لا کر

God helps those who help themselves

The book which I have read is very useful.

عربی میں:

۱۔ اسمائے استفہام کے استعمال سے

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ

نوٹ: (زیادہ تر "مَا" اور "مَنْ" استعمال ہوتے ہیں)

۲۔ اور عربی زبان میں علیحدہ سے بھی الفاظ وضع کیے گئے ہیں جو اسمائے موصولہ کہلاتے ہیں۔

اسمائے موصولہ

واحد		مثنّٰی		جمع
		رفع	نصب/جر	
مذکر	اَلَّذِیْ	اَللَّذَانِ	اَللَّذَیْنِ	اَلَّذِیْنَ
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّتَیْنِ	اَللَّاتِیْ - اَللَّائِیْ

اسمائے موصولہ کے متعلق ضروری باتیں:

☆ اسمائے موصولہ مبنی ہیں سوائے مثنّٰی کے

☆ اسم موصول چونکہ مبہم ہوتا ہے اس سے واضح نہیں ہوتا کہ کون مراد ہے اس لیے اس کے ابہام کو دور کرنے کے لیے اس کے بعد ایک جملہ (اسمیہ یا فعلیہ) یا شِبْہُ جملہ (جارمجرور یا ظرف اور مضاف الیہ) لایا جاتا ہے جسے صِلَةُ الْمَوْصُوْل کہتے ہیں اِسم موصول اور صِلَةُ الْمَوْصُوْل مل کر جملے کا حصہ بنتے ہیں۔

اَلطَّالِبُ الَّذِیْ هُوَ مُجْتَهِدٌ ابْنُ زَیْدٍ	وہ طالب علم جو محنتی ہے زید کا بیٹا ہے
اَلرَّجُلُ الَّذِیْ عِنْدَكَ كَاذِبٌ	وہ شخص جو تیرے پاس ہے جھوٹا ہے

اِس جملوں میں ''اَلَّذِیْ'' اسم موصول اور هُوَ مُجْتَهِدٌ (جملہ اسمیہ) اور عِنْدَكَ (شِبْہُ جملہ) ان کا صلہ ہیں۔

مشق

① عربی میں ترجمہ کریں۔

وہ لڑکا جو مسجد میں ہے زید کا بھائی ہے	
وہ لڑکی جو معلمہ کے سامنے ہے ذہین ہے	
وہ لوگ جو مسجد میں ہیں نیک ہیں	
وہ کتاب جو میز پر ہے زید کی ہے	
وہ عورتیں جو گھر میں ہیں مومنات ہیں	

لسان القرآن جدید ایڈیشن

ترمیم و اضافہ کے ساتھ (دو رنگوں میں)

2
پارٹ

مرتب

عامر سہیلؒ

فعل

کلمہ کی وہ قسم جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کو کسی زمانے میں ظاہر کرے اسے فعل کہتے ہیں۔ زمانے تین ہیں ماضی، حال اور مستقبل۔ ہم جانتے ہیں کہ اردو اور انگریزی میں زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ فعل ماضی Past Tense (جس میں کسی کام کے گزرے ہوئے زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)

۲۔ فعل حال Present Tense (جس میں کسی کام کے موجودہ زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)

۳۔ فعل مستقبل Future Tense (جس میں کسی کام کے آنے والے زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)

عربی زبان میں ان تین زمانوں کے لیے دو فعل استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ فعل ماضی (زمانہ ماضی کے لیے)

۲۔ فعل مضارع (زمانہ حال اور مستقبل کے لیے)

فعل کا باقاعدہ آغاز کرنے سے پہلے چند باتیں ذہن نشین کر لیں۔

مادہ اور وزن کا مفہوم:

عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس کے ۹۹ فیصد الفاظ ایسے ہیں جن کی بنیاد کسی نہ کسی تین حروف پر ہوتی ہے۔ ان تین حروف کو "مادہ" کہا جاتا ہے۔ دوسری اہم چیز عربی زبان میں استعمال ہونے والے مختلف اوزان ہیں جو ایک خاص مفہوم رکھتے ہیں۔

فاء، عین اور لام تین حروف کو "Standard" مان کر مادہ اور وزن کا ایک نظام ترتیب دیا گیا ہے۔

مختلف مادوں کو مختلف اوزان میں ڈھالنے کے بعد جو الفاظ بنتے ہیں۔ ان الفاظ کے معنی میں مادہ اور وزن دونوں کا مفہوم شامل ہوتا ہے مثلاً: "ک ت ب" تین حروف پر مشتمل ایک مادہ ہے جو لکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور

(فَاعِلٌ) ایک وزن ہے جو کام کرنے والے کا مفہوم دینے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جب "ک ت ب" مادے کو اس وزن میں ڈالا جائے گا تو لفظ بنے گا۔ کَاتِبٌ جس کے معنی ہونگے "لکھنے والا" اسی طرح (مَفْعُوْلٌ) ایک وزن ہے جس میں "جس پر کام ہوا ہو" کا مفہوم ہوتا ہے۔ جب "ک ت ب" مادے کو اِس وزن میں ڈالیں گے تو لفظ بنے گا "مَكْتُوْبٌ" جس کے معنی ہوں گے "لکھا ہوا"۔

☆ عربی زبان میں مادے اور وزن کے نظام کو سمجھ لینے سے افعال کے استعمال کو سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہوجاتا ہے۔

☆ عربی زبان میں ۹۹ فیصد افعال ایسے ہیں جن کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھیں ثُلاثی کہتے ہیں۔

☆ کسی فعل سے مختلف زمانوں کا مفہوم رکھنے والے مختلف الفاظ صیغے کہلاتے ہیں۔

☆ کسی فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد اس زبان میں استعمال ہونے والی ضمیروں کے مطابق ہوتی ہے۔

☆ ضمائر تین طرح کے ہوتے ہیں (۱) غائب کے ضمائر (۲) حاضر کے ضمائر (۳) متکلم کے ضمائر

☆ ضمیر کے مطابق فعل کے صیغے بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی گردان کہتے ہیں جبکہ عربی میں اِسے فعل کی تصریف کہا جاتا ہے۔

☆ اردو میں فعل کی گردان بعض افعال میں مذکر اور مؤنث کے فرق کے ساتھ ہوتی ہے۔ مثلاً:

وہ گیا	وہ گئے	وہ گئی	وہ گئیں
تو گیا	تم گئے	تو گئی	تم گئیں
میں گیا	ہم گئے	میں گئی	ہم گئیں

☆ جبکہ بعض افعال میں مذکر اور مؤنث یکساں رہتا ہے۔ مثلاً:

اُس نے مارا	انہوں نے مارا
تو نے مارا	تم نے مارا
میں نے مارا	ہم نے مارا

☆ اردو کے برعکس انگریزی میں گردان متکلم سے شروع ہو کر غائب پر ختم ہوتی ہے مثلاً:

I went We went

You went

He went They went

She went

It went

☆ اردو اور انگریزی کی گردان کے ہر صیغے میں فعل کے ساتھ ایک ضمیر بھی لانی پڑتی ہے جبکہ عربی میں صیغے ہی اسطرح بنائے جاتے ہیں کہ ہر صیغے میں متعلقہ ضمیر چھپی ہوئی تصور کی جاتی ہے اور اسے صیغے کی بناوٹ سے سمجھا جاسکتا ہے۔

فعل ماضی اور جملہ فعلیہ

وہ فعل جس میں کسی کام کے گزشتہ زمانے میں کرنے یا ہونے کا مفہوم ہو فعل ماضی کہلاتا ہے۔

فعل ماضی کی گردان

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ
حاضر	مذکر	فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	

مندرجہ بالا گردان کے ہر صیغے کا اردو میں ترجمہ کچھ اس طرح ہوگا۔

فَعَلَ اُس (ایک مذکر) نے کیا

فَعَلَا اُن (دو مذکر) نے کیا

فَعَلُوْا اُن (سب مذکر) نے کیا

فَعَلَتْ اُس (ایک مؤنث) نے کیا

فَعَلَتَا اُن (دو مؤنث) نے کیا

فَعَلْنَ اُن (سب مؤنث) نے کیا

فَعَلْتَ تو (ایک مذکر) نے کیا

فَعَلْتُمَا تم (دو مذکر) نے کیا

فَعَلْتُمْ تم (سب مذکر) نے کیا

فَعَلْتِ تو (ایک مؤنث) نے کیا

فَعَلْتُمَا تم (دو مؤنث) نے کیا

فَعَلْتُنَّ تم (سب مؤنث) نے کیا

فَعَلْتُ میں (مذکر/مؤنث) نے کیا

فَعَلْنَا ہم (دو یا سب مذکر/مؤنث) نے کیا

مادے اور وزن کے نظام کے سمجھ لینے کے بعد آپ کے سامنے فعل ماضی کا ایک وزن ”فَعَلَ“ آیا۔ اب ہم فعل ماضی کے دو اور اوزان ”فَعِلَ“ اور ”فَعُلَ“ کی گردان کریں گے۔ آپ نوٹ کریں گے کہ ان تینوں گردانوں میں فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہے۔

		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	فَعِلَ	فَعِلَا	فَعِلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعِلَتْ	فَعِلَتَا	فَعِلْنَ
حاضر	مذکر	فَعِلْتَ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعِلْتِ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	فَعِلْتُ	فَعِلْنَا	

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ
حاضر	مذکر	فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ
متکلم	مذکر	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	
1st Person	مؤنث			

عربی زبان میں کونسا مادہ فعل ماضی کے کس وزن پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ آپ کو لغت اور محاورے سے معلوم ہوگا۔اب ہم تینوں اوزان پر آنے والے مختلف افعال کی پریکٹس کرتے ہیں۔جو تین فہرستوں میں دیے گئے ہیں۔ان تین فہرستوں میں موجود مواد کو ہم نے بنیاد بنا کر بہت سے نتائج نکالنے ہیں لہٰذا ان فہرستوں کو آپ نے اچھی طرح سمجھنا ہے اور یاد کرنا ہے۔

① فَعَلَ

۱۔	خَلَقَ	اُس نے پیدا کیا	۲۔	جَعَلَ	اُس نے بنایا
۳۔	غَفَرَ	اُس نے بخشا	۴۔	صَبَرَ	اُس نے صبر کیا
۵۔	فَتَحَ	اُس نے کھولا	۶۔	عَبَدَ	اُس نے عبادت کی
۷۔	رَفَعَ	اُس نے بلند کیا	۸۔	حَشَرَ	اُس نے اکٹھا کیا
۹۔	غَفَلَ	وہ غافل ہوا	۱۰۔	عَقَلَ	اُس نے عقل سے کام لیا
۱۱۔	سَجَدَ	اُس نے سجدہ کیا	۱۲۔	جَلَسَ	وہ بیٹھا
۱۳۔	ضَرَبَ	اُس نے مارا	۱۴۔	دَخَلَ	وہ داخل ہوا
۱۵۔	خَرَجَ	وہ نکلا	۱۶۔	ذَهَبَ	وہ گیا
۱۷۔	رَزَقَ	اُس نے عطا کیا	۱۸۔	ظَلَمَ	اُس نے ظلم کیا

۱۹۔ نَجَحَ وہ کامیاب ہوا

۲۰۔ رَجَعَ وہ لوٹا

۲۱۔ بَلَغَ وہ پہنچا

۲۲۔ جَهَدَ اُس نے کوشش کی

۲۳۔ نَفَعَ اُس نے نفع دیا

۲۴۔ نَظَرَ اُس نے دیکھا

۲۵۔ نَزَلَ وہ اترا

۲۶۔ صَدَقَ اُس نے سچ کہا

۲۷۔ كَذَبَ اُس نے جھوٹ کہا

۲۸۔ شَكَرَ اُس نے شکر کیا

۲۹۔ نَقَصَ اُس نے کمی کی

۳۰۔ تَرَكَ اُس نے چھوڑا

② فَعِلَ

۱۔ فَرِحَ وہ خوش ہوا

۲۔ عَمِلَ اُس نے عمل کیا

۳۔ عَلِمَ اُس نے جانا

۴۔ ضَحِكَ وہ ہنسا

۵۔ قَدِمَ وہ آیا

۶۔ حَمِدَ اُس نے حمد کی

۷۔ سَمِعَ اُس نے سُنا

۸۔ حَسِبَ اُس نے گمان کیا

۹۔ شَرِبَ اُس نے پیا

۱۰۔ حَفِظَ اُس نے یاد کیا

۱۱۔ رَحِمَ اُس نے رحم کیا

۱۲۔ رَكِبَ وہ سوار ہوا

۱۳۔ شَهِدَ اُس نے گواہی دی

۱۴۔ قَبِلَ اُس نے قبول کیا

۱۵۔ مَرِضَ وہ بیمار ہوا

③ فَعُلَ

۱۔ قَرُبَ وہ قریب ہوا

۲۔ بَعُدَ وہ دور ہوا

۳۔ كَرُمَ وہ باعزت ہوا

۴۔ ثَقُلَ وہ بھاری ہوا

۵۔ ضَعُفَ وہ کمزور ہوا

جملہ فعلیہ فاعل کا استعمال

فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔کوئی بھی فعل فاعل کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ہم نے ماضی کے جو تین اوزان پڑھے ہیں ان کی گردان میں استعمال ہونے والا ہر صیغہ ایک مکمل جملہ فعلیہ ہے اور ہر صیغے میں ایک فاعل ضمیر کی صورت میں موجود ہے اور چھپا ہوا ہے۔فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے لہٰذا ہر صیغے میں چھپی ہوئی ضمیر بھی حالت رفع والی ضمیر ہوگی یعنی

عَبَدَ	میں	هُوَ
خَرَجَا	میں	هُمَا
سَجَدُوْا	میں	هُمْ
شَرِبَتْ	میں	هِيَ
دَخَلَتَا	میں	هُمَا
ذَهَبْنَ	میں	هُنَّ
خَلَقْتَ	میں	أَنْتَ
مَرِضْتُمَا	میں	أَنْتُمَا
جَلَسْتُمْ	میں	أَنْتُمْ
ضَحِكْتِ	میں	أَنْتِ
فَرِحْتُمَا	میں	أَنْتُمَا
صَدَقْتُنَّ	میں	أَنْتُنَّ
قَرُبْتُ	میں	أَنَا
نَصَرْنَا	میں	نَحْنُ

جملہ فعلیہ میں فاعل اسم ظاہر بھی ہوسکتا ہے مثلاً زید آیا، دونوں لڑکے بیٹھے، اساتذہ نے پڑھایا، فاطمہ ہنسی، دونوں لڑکیاں چلی گئیں اور عورتوں نے سچ کہا وغیرہ۔ان جملوں میں زید، دونوں لڑکے، اساتذہ، فاطمہ، دونوں لڑکیاں اور عورتیں

اسم ظاہر ہیں اور جملے میں فاعل بن کر آ رہے ہیں۔ ایسی صورت میں گردان سے صرف صیغہ نمبر ا یا صیغہ نمبر ۴ استعمال کرتے ہیں اور اس کے بعد اسم ظاہر کو حالت رفع میں لے آئے ہیں کیونکہ فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے۔ مذکر فاعل کے لیے صیغہ نمبر ایک استعمال ہوتا ہے جبکہ مؤنث فاعل کے لیے صیغہ نمبر چار۔

مشق

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

زید گیا	
حامد نے مدد کی	
کسی گواہی دینے والے نے گواہی دی	
مسلمانوں نے سجدہ کیا	
تم نے ظلم کیا	
طالبات کامیاب ہوئیں	
تم دونوں نے صبر کیا	
ہم نے شکر کیا	
معلمات بیٹھ گئیں	
اللہ نے سنا	
(کچھ) مرد آئے	
وہ بیٹھے	
ابراہیم بیمار ہوا	
لڑکیوں نے پڑھا	
دو مسلمانوں نے مدد کی	

جملہ فعلیہ مفعول کا استعمال

جس اسم پر فعل واقع ہو اسے مفعول کہتے ہیں۔ کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی انھیں لازم افعال (Intransitive Verbs) کہتے ہیں۔ مثلاً زید گیا۔ حامد آیا۔

جبکہ کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ انھیں متعدی افعال (Transitive Verbs) کہتے ہیں۔ مثلاً لڑکے نے پانی پیا۔ حامد نے محمود کو مارا

ہم جانتے ہیں کہ جملہ فعلیہ میں فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے۔ اب یہ بھی نوٹ کرلیں کہ مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے۔ اور ترتیب کے لحاظ سے عام طور پر فاعل کے بعد آتا ہے۔ ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کچھ اسطرح ہوگا۔

لڑکے نے پانی پیا	شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ
حامد نے محمود کو مارا	ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا

نوٹ: اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کے لیے پہلے فعل، فاعل اور مفعول کا تعین کریں۔ پھر جملہ فعلیہ کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے جملہ فعلیہ کی ترتیب کے مطابق ترجمہ کریں۔

مشق

① عربی میں ترجمہ کریں۔

	اللہ نے زمین کو پیدا کیا
	اللہ نے آسمانوں کو پیدا کیا
	اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا
	حامد نے محمود کی مدد کی
	زید نے دو لڑکوں کو مارا
	میں نے قرآن پڑھا
	مسلمانوں نے کافروں کو قتل کیا
	ہم نے قرآن سنا
	مسلمان نے گائے کو ذبح کیا
	زینب نے سبق یاد کیا
	دو لڑکیوں نے لڑکے کو مارا
	اللہ نے مومنوں سے وعدہ کیا
	ابراہیم نے اُسامہ کی مدد کی
	داؤد نے جالوت کو قتل کیا
	دو چوروں نے مال چرایا

کچھ متعدی افعال ایسے ہوتے ہیں جن کو بات پوری کرنے کے لیے دو مفعول کی ضرورت ہوتی ہے ایسے افعال اَلْمُتَعَدِّی اِلٰی مَفْعُوْلَیْنِ کہلاتے ہیں۔ایسی صورت میں دونوں مفعول حالت نصب میں استعمال ہوتے ہیں۔

اللہ نے زمین کو ایک فرش بنایا	جَعَلَ اللّٰہُ الْاَرْضَ فِرَاشًا
اللہ نے آسمان کو ایک چھت بنایا	جَعَلَ اللّٰہُ السَّمَاءَ بِنَاءً
حامد نے محمود کو ایک عالم گمان کیا	حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَالِمًا

جملہ فعلیہ میں اسم ضمیر بطور مفعول

بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فاعل کی طرح مفعول بھی ضمیر کی صورت میں آتا ہے۔ مثلاً حامد نے محمود کو مارا کی بجائے ہم کہیں کہ اُس نے اُس کو مارا تو اس جملہ میں فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بھی ضمیر کی صورت میں آیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے لہٰذا ضمیر بھی ہم حالت نصب والی ہی استعمال کریں گے۔

اس نے مارا	ضَرَبَ
اس نے اس کو مارا	ضَرَبَهُ
اس نے ان دو (مذکر) کو مارا	ضَرَبَهُمَا
اس نے ان (سب مذکر) کو مارا	ضَرَبَهُمْ
اس نے اس (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَهَا
اس نے ان دو (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَهُمَا
اس نے ان (سب مؤنث) کو مارا	ضَرَبَهُنَّ
اس نے تجھ (مذکر) کو مارا	ضَرَبَكَ
اس نے تم دو (مذکر) کو مارا	ضَرَبَكُمَا
اس نے تم (سب مذکر) کو مارا	ضَرَبَكُمْ
اس نے تجھ (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَكِ
اس نے تم دو (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَكُمَا
اس نے تم (سب مؤنث) کو مارا	ضَرَبَكُنَّ

☆ یائے متکلم کے مفعول آنے کی صورت میں یائے متکلم کی ماقبل کسرہ Demand پوری کرنے کے لیے فعل اور یائے متکلم کے درمیان ایک نون لایا جاتا ہے جسے نون وقایہ کہتے ہیں۔ فعل چونکہ یائے متکلم کی زیر والی Demand پوری نہیں کرتا لہٰذا اِس نون وقایہ کو زیر دے دی جاتی ہے۔

اس نے مجھ (مذکر/مؤنث) کو مارا — ضَرَبَنِیْ

اس نے ہم (دو/سب/مذکر/مؤنث) کو مارا — ضَرَبَنَا

☆ فعل ماضی کے جمع مذکر غائب کے صیغے کے بعد اگر ضمیر بطور مفعول آئے تو جمع مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں آنے والا الف لکھنے میں نہیں آتا۔

انھوں نے حامد کو مارا — ضَرَبُوْا حَامِدًا

انھوں نے اُس کو مارا — ضَرَبُوْہُ

☆ فعل ماضی کے جمع مذکر حاضر کے صیغے کے بعد اگر ضمیر بطور مفعول آئے تو جمع مذکر حاضر کے صیغے کے آخر میں آنے والا "تُمْ" "تُمُوْ" میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

تم (سب) نے حامد کو مارا — ضَرَبْتُمْ حَامِدًا

تم (سب) نے اُس کو مارا — ضَرَبْتُمُوْہُ

☆ جملہ فعلیہ میں فاعل اگر اسم ظاہر ہو اور مفعول اسم ضمیر ہو تو جملہ فعلیہ کی نارمل ترتیب بدل جاتی ہے اور مفعول فاعل سے پہلے فعل ہی کے ساتھ متصل (Attach) ہو کر آتا ہے۔

حامد نے اس کو مارا — ضَرَبَہٗ حَامِدٌ

حامد نے تجھ (مذکر) کو مارا — ضَرَبَكَ حَامِدٌ

حامد نے مجھے مارا — ضَرَبَنِیْ حَامِدٌ

☆ بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فعل، فاعل اور مفعول کے علاوہ بھی کچھ اجزاء ہوتے ہیں انھیں متعلق فعل کہا جاتا ہے۔ فعل لازم ہونے کی صورت میں انھیں فاعل کے بعد اور فعل متعدی ہونے کی صورت میں انھیں مفعول کے بعد لایا جاتا ہے مثلاً:

زید کرسی پر بیٹھا — جَلَسَ زَیْدٌ عَلَی الْكُرْسِیِّ

فاطمہ گھر میں داخل ہوئی — دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فِی الْبَیْتِ

ابراہیم مسجد سے گھر کی طرف گیا — ذَهَبَ اِبْرَاهِیْمُ مِنَ الْمَسْجِدِ اِلَی الْبَیْتِ

اسامہ نے ابراہیم کو کوڑے سے مارا — ضَرَبَ اُسَامَةُ اِبْرَاهِیْمَ بِالسَّوْطِ

جملہ فعلیہ میں مرکبات کا استعمال

بعض مرتبہ جملہ فعلیہ میں فاعل مرکب کی صورت میں استعمال ہوتا ہے تو کبھی مفعول اور کبھی دونوں مثلاً:

حامد کا بھائی خوش ہوا	فَرِحَ اَخُوْ حَامِدٍ	(فاعل بطور مرکب)
زید نے حامد کے بھائی کو مارا	ضَرَبَ زَيْدٌ اَخَا حَامِدٍ	(مفعول بطور مرکب)
مسجد کے امام نے ایک طویل خطبہ پڑھا	قَرَءَ اِمَامُ الْمَسْجِدِ خُطْبَةً طَوِيْلَةً	(فاعل اور مفعول دونوں مرکب)

مشق

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

عظیم اللہ نے سچ کہا	
تیرے رب نے مدد کی	
محمود کے دونوں لڑکے بیمار ہو گئے	
لوگوں نے خطیب کا کلام سُنا	
اللہ نے اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیا	
سکول کے چوکیدار نے سکول کا دروازہ کھولا	
سکول کے لڑکے نے کالج کے لڑکے کی مدد کی	
میرا دوست ہنسا	

فعل ماضی میں تاکید پیدا کرنا

فعل ماضی پر حرف "قَدْ" کے داخل ہونے سے یا تو اُس میں

1. تاکید اور فی الواقع ہونے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

یا

2. ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔

☆ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ (بقرہ:60)

☆ قَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ (مائدہ:5)

☆ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ (مجادلۃ:1)

کبھی مزید تاکید کے لیے "قَدْ" پر لام تاکید کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

☆ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ (التین 4)

☆ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ (آل عمران:123)

☆ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ (زمر:27)

☆ لڑکا ڈر گیا ہے	قَدْ فَرِقَ الْوَلَدُ
☆ ہم نے دودھ پی لیا ہے	قَدْ شَرِبْنَا اللَّبَنَ
☆ سورج طلوع ہو چکا ہے	قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ
☆ زید امتحان میں پاس ہو گیا ہے	قَدْ نَجَحَ زَيْدٌ فِي الْاِمْتِحَانِ
☆ مسلمان (مؤنث) نے مصیبت پر صبر کر لیا ہے	قَدْ صَبَرَتِ الْمُسْلِمَةُ عَلَى الْمُصِيْبَةِ

میں نے اپنے دوست کی مدد کی	
اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا	
اللہ نے ہماری مدد کی	
تو نے اُس کو مارا	
تم (سب مؤنث) نے اُس (مذکر) کی مدد کی	
تم دونوں نے حامد کا قلم چرایا	
زید کے بھائی نے تم دونوں کو طلب کیا	
مسلمانوں نے گائے کو ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا	
دو چور گھر میں داخل ہوئے اور انھوں نے مال چُرایا	
موسیٰ اپنی قوم کی طرف لوٹے	
تیرے لڑکے نے مجھے مارا	
حامد اور محمود مدرسہ میں آئے اور اپنا سبق یاد کیا	
فاطمہ اور زینب گھر میں داخل ہوئیں اور انہوں نے کھانا کھایا	
کچھ مرد آئے، وہ بیٹھے پھر چلے گے	
تم (سب) نے چھوٹے لڑکے کو مارا	
اللہ نے موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا	
ابراہیم کے چھوٹے لڑکے نے زید کے بڑے لڑکے کو مارا	

فعل ماضی میں نفی کے معنی پیدا کرنا

فعل ماضی کے شروع میں مَا لگا دینے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً:

زید خوش ہوا	فَرِحَ زَيْدٌ
زید خوش نہیں ہوا	مَا فَرِحَ زَيْدٌ
میں نے زید کو نہیں مارا	مَا ضَرَبْتُ زَيْدًا

عربی میں ترجمہ کریں۔

لڑکوں نے اپنا سبق نہیں پڑھا (قَرَءَ)	
زید نے تمہاری کتاب نہیں چرائی (سَرَقَ)	
میں نے سبق یاد نہیں کیا (حَفِظَ)	
زید مسجد سے نہیں لوٹا (رَجَعَ)	
یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا (قَتَلَ)	
انہوں نے اُس کو قتل نہیں کیا	
تم (سب) نے آج قرآن نہیں پڑھا	
ان کی تجارت نفع بخش نہ ہوئی (رَبِحَ)	
زینب نے فاطمہ کی مدد نہ کی (نَصَرَ)	
لڑکے نے پانی نہ پیا (شَرِبَ)	

جملہ فعلیہ کو سوالیہ بنانا

جملہ فعلیہ کو سوالیہ بنانے کے لیے اس کے شروع میں حروف استفہام یا اسمائے استفہام کا استعمال کیا جاتا ہے۔

تو نے دروازہ کھولا	فَتَحْتَ الْبَابَ
کیا تو نے دروازہ کھولا؟	اَفَتَحْتَ الْبَابَ
نہیں! میں نے دروازہ نہیں کھولا	لَا! مَا فَتَحْتُ الْبَابَ
تو نے زید کو کیوں مارا؟	لِمَ ضَرَبْتَ زَيْدًا

عربی میں ترجمہ کریں۔

کیا تم (سب مؤنث) نے آج قرآن پڑھا؟	
ہاں ہم نے آج قرآن پڑھا	
کیا تو (مؤنث) نے اپنا کھانا کھالیا؟	
ہاں میں نے اپنا کھانا کھایا	
تو نے مجھے کیوں مارا؟	
تیرا بھائی کہاں گیا؟	
تمہارے ابو لاہور سے کب آئے؟	
اے فاطمہ! تجھے کس نے پیدا کیا؟	
اے لوگو! آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟	
اے کافرو! تم نے اللہ کا کیونکر انکار کیا	

فعل مضارع

وہ فعل جس میں کسی کام کے موجودہ یا آنے والے زمانے میں کرنے یا ہونے کا مفہوم ہو فعل مضارع کہلاتا ہے۔ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عربی زبان میں حال اور مستقبل کے لیے ایک ہی فعل استعمال ہوتا ہے جسے فعل مضارع کہتے ہیں۔

فعل مضارع کی چار علامات ہیں (ی - ت - ا - ن) جن میں سے "ا" صرف واحد متکلم اور "ن" صرف جمع متکلم کے صیغے میں لگتا ہے۔ "ی" چار صیغوں میں استعمال ہوتی ہے جن میں سے تین مذکر غائب کے صیغے ہیں جبکہ ایک جمع مؤنث غائب کا باقی آٹھ صیغوں میں علامت مضارع "ت" استعمال ہوتی ہے۔

فعل ماضی معروف کی طرح فعل مضارع معروف کے بھی تین وزن ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ يَفْعَلُ ۲۔ يَفْعِلُ ۳۔ يَفْعُلُ

فعل مضارع کی گردان

① يَفْعَلُ

جمع	مثنّٰی	واحد		
يَفْعَلُوْنَ	يَفْعَلَانِ	يَفْعَلُ	مذکر	غائب
يَفْعَلْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُ	مؤنث	3rd Person
تَفْعَلُوْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُ	مذکر	حاضر
تَفْعَلْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلِيْنَ	مؤنث	2nd Person
نَفْعَلُ		اَفْعَلُ	مذکر / مؤنث	متکلم 1st Person

② يَفْعِلُ

جمع	مثنّٰی	واحد		
يَفْعِلُوْنَ	يَفْعِلَانِ	يَفْعِلُ	مذکر	غائب
يَفْعِلْنَ	تَفْعِلَانِ	تَفْعِلُ	مؤنث	3rd Person
تَفْعِلُوْنَ	تَفْعِلَانِ	تَفْعِلُ	مذکر	حاضر
تَفْعِلْنَ	تَفْعِلَانِ	تَفْعِلِيْنَ	مؤنث	2nd Person
نَفْعِلُ		اَفْعِلُ	مذکر مؤنث	متکلّم 1st Person

③ يَفْعُلُ

جمع	مثنّٰی	واحد		
يَفْعُلُوْنَ	يَفْعُلَانِ	يَفْعُلُ	مذکر	غائب
يَفْعُلْنَ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلُ	مؤنث	3rd Person
تَفْعُلُوْنَ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلُ	مذکر	حاضر
تَفْعُلْنَ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلِيْنَ	مؤنث	2nd Person
نَفْعُلُ		اَفْعُلُ	مذکر مؤنث	متکلّم 1st Person

وہ افعال جن کا ماضی " فَعَلَ " کے وزن پر آتا ہو لازمی نہیں ہوتا کہ ان کا مضارع بھی عین کلمہ کی زبر یعنی "يَفْعَلُ" کے وزن پر ہی آئے۔ وہ "يَفْعِلُ" کے وزن پر بھی آسکتا ہے اور "يَفْعُلُ" کے وزن پر بھی یہ سب اہل زبان کے استعمال سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ ہم نے ماضی کے اوزان کی جو تین فہرستیں بنائیں تھیں ان تینوں فہرستوں میں استعمال ہونے والے افعال کے مضارع جس جس وزن پر آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

①

خَلَقَ	اُس نے پیدا کیا	يَخْلُقُ
جَعَلَ	اُس نے بنایا	يَجْعَلُ
غَفَرَ	اُس نے بخشا	يَغْفِرُ
صَبَرَ	اُس نے صبر کیا	يَصْبِرُ
فَتَحَ	اُس نے کھولا	يَفْتَحُ
عَبَدَ	اُس نے عبادت کی	يَعْبُدُ
رَفَعَ	اُس نے بلند کیا	يَرْفَعُ
حَشَرَ	اُس نے اکٹھا کیا	يَحْشُرُ
غَفَلَ	وہ غافل ہوا	يَغْفِلُ
عَقَلَ	اُس نے عقل سے کام لیا	يَعْقِلُ
سَجَدَ	اُس نے سجدہ کیا	يَسْجُدُ
جَلَسَ	وہ بیٹھا	يَجْلِسُ
ضَرَبَ	اُس نے مارا	يَضْرِبُ
دَخَلَ	وہ داخل ہوا	يَدْخُلُ
خَرَجَ	وہ نکلا	يَخْرُجُ

ذَهَبَ	وہ گیا	يَذْهَبُ
رَزَقَ	اُس نے عطا کیا	يَرْزُقُ
ظَلَمَ	اُس نے ظلم کیا	يَظْلِمُ
نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا	يَنْجَحُ
رَجَعَ	وہ لوٹا	يَرْجِعُ
بَلَغَ	وہ پہنچا	يَبْلُغُ
جَهَدَ	اُس نے کوشش کی	يَجْهَدُ
نَفَعَ	اُس نے نفع دیا	يَنْفَعُ
نَظَرَ	اُس نے دیکھا	يَنْظُرُ
نَزَلَ	وہ اترا	يَنْزِلُ
صَدَقَ	اُس نے سچ کہا	يَصْدُقُ
كَذَبَ	اُس نے جھوٹ کہا	يَكْذِبُ
شَكَرَ	اُس نے شکر کیا	يَشْكُرُ
نَقَصَ	اُس نے کمی کی	يَنْقُصُ
تَرَكَ	اُس نے چھوڑا	يَتْرُكُ

②

فَرِحَ	وہ خوش ہوا	يَفْرَحُ
عَمِلَ	اُس نے عمل کیا	يَعْمَلُ
عَلِمَ	اُس نے جانا	يَعْلَمُ
ضَحِكَ	وہ ہنسا	يَضْحَكُ

قَدِمَ	وہ آیا	يَقْدَمُ
حَمِدَ	اُس نے حمد کی	يَحْمَدُ
سَمِعَ	اُس نے سنا	يَسْمَعُ
حَسِبَ	اُس نے گمان کیا	يَحْسِبُ
شَرِبَ	اُس نے پیا	يَشْرَبُ
حَفِظَ	اُس نے یاد کیا	يَحْفَظُ
رَحِمَ	اُس نے رحم کیا	يَرْحَمُ
رَكِبَ	وہ سوار ہوا	يَرْكَبُ
شَهِدَ	اُس نے گواہی دی	يَشْهَدُ
قَبِلَ	اُس نے قبول کیا	يَقْبَلُ
مَرِضَ	وہ بیمار ہوا	يَمْرَضُ

③

قَرُبَ	وہ قریب ہوا	يَقْرُبُ
بَعُدَ	وہ دور رہا	يَبْعُدُ
كَرُمَ	وہ باعزت ہوا	يَكْرُمُ
ثَقُلَ	وہ بھاری ہوا	يَثْقُلُ
ضَعُفَ	وہ کمزور رہا	يَضْعُفُ

مشق

① عربی میں ترجمہ کریں۔

ہم صبر کرتے ہیں	
وہ ٹھنڈا پانی پیتے ہیں	
ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں	
میں اللہ کا ذکر کرتا ہوں	
اللہ گناہوں کو بخش دیتا ہے	
اللہ ہمیں رزق دیتا ہے	
اللہ اسلام کے لیے ہمارا سینا کھول دے گا	
مسلمان گائے کو ذبح کریں گے	

فعل مضارع میں تاکید پیدا کرنا

فعل مضارع میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے اس کے آخر میں نونِ تاکید کا اضافہ کرتے ہیں یہ نون ساکن بھی ہو سکتا ہے اور شد والا بھی۔ ساکن نون کو نون خفیفہ کہتے ہیں جبکہ شد والا نون نون ثقیلہ کہلاتا ہے۔ نون خفیفہ اور نون ثقیلہ کے ساتھ فعل مضارع کے شروع میں لام تاکید بھی لگایا جاتا ہے۔

نون خفیفہ کی نسبت نون ثقیلہ کا استعمال زیادہ ہے اور یہ فعل مضارع کا انتہائی تاکیدی اسلوب ہے اور قرآن میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ نون خفیفہ کے ساتھ فعل مضارع کے صرف آٹھ صیغے بنتے ہیں جبکہ نون ثقیلہ کے ساتھ تمام صیغے استعمال ہوتے ہیں۔ فعل مضارع کے ساتھ نون خفیفہ اور نون ثقیلہ کے استعمال کے بعد جو گردانیں بنتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

نون خفیفہ کے ساتھ فعل مضارع کی گردان

		واحد	مثنٰی	جمع
غائب	مذکر	لَيَفْعَلَنْ	x	لَيَفْعَلُنْ
3rd Person	مؤنث	لَتَفْعَلَنْ	x	x
حاضر	مذکر	لَتَفْعَلَنْ	x	لَتَفْعَلُنْ
2nd Person	مؤنث	لَتَفْعَلِنْ	x	x
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	لَاَفْعَلَنْ	لَنَفْعَلَنْ	

سَفَعَ يَسْفَعُ (پکڑ کر گھسیٹنا)

ہم ضرور گھسیٹیں گے لَنَسْفَعَنْ = لَنَسْفَعًا

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ (العلق:15)

نون ثقیلہ کے ساتھ فعل مضارع کی گردان

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	لَیَفْعَلَنَّ	لَیَفْعَلَانِّ	لَیَفْعَلُنَّ
3rd Person	مؤنث	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَیَفْعَلْنَانِّ
حاضر	مذکر	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلُنَّ
2nd Person	مؤنث	لَتَفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلْنَانِّ
متکلّم 1st Person	مذکر / مؤنث	لَاَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	

ن ص ر — واحد مذکر غائب — لَیَنْصُرَنَّ — (وہ ضرور بالضرور مدد کرے گا)

لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ (حج:40)

د خ ل — جمع مذکر حاضر — لَتَدْخُلُنَّ — (داخل ہونا)

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ (مائدہ:2)

ق ع د — واحد متکلم — لَاَقْعُدَنَّ — (بیٹھنا)

ء ت ی — واحد متکلم — لَاٰتِیَنَّ — (آنا)

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ
خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ (اعراف:16،17)

ع ل م   لَيَعْلَمَنَّ   واحد مذکر غائب   (جاننا)

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ (عنکبوت:3)

فعل مضارع کو منفی بنانا

فعل مضارع سے پہلے عام طور پر "لَا" لگانے سے مضارع منفی بن جاتا ہے۔ مثلاً:

وہ نہیں لکھتا / لکھے گا	لَا يَكْتُبُ
تم صبر نہیں کرتے / کرو گے	لَا تَصْبِرُ
مسلمان کافروں کی مدد نہیں کرتے	لَا يَنْصُرُ الْمُسْلِمُوْنَ الْكَافِرِيْنَ

فعل مضارع کو حال کے ساتھ مخصوص کرنا

فعل مضارع سے پہلے لامِ مفتوح "لَ" لگانے سے مضارع صرف حال کے لیے مخصوص ہو جاتا ہے۔ مثلاً:

وہ مدد کرتا ہے	لَيَنْصُرُ
وہ لکھتا ہے	لَيَكْتُبُ

فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا

فعل مضارع سے پہلے سین مفتوح "سَ" یا "سَوْفَ" لگانے سے مضارع مستقبل کے لیے مخصوص ہو جاتا ہے۔ مثلاً:

وہ ابھی یا عنقریب مدد کرے گا	سَيَنْصُرُ
تم جلدی جان لوگے	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

ابواب ثلاثی مجرد

ہم جانتے ہیں کہ جن افعال کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھیں ثلاثی کہتے ہیں اور ایسے افعال کی تعداد تقریباً ۹۹ فیصد ہے۔

جن افعال کا مادہ چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے انہیں رباعی کہتے ہیں اور یہ تعداد میں بہت کم ہیں۔
فعل کے مادے کے حروف کا پتہ ہمیں ماضی کے پہلے صیغے سے لگتا ہے۔ ثلاثی میں اگر ماضی کے پہلے صیغے میں حروف مادہ کے علاوہ کوئی اضافی حروف ہوں تو اسے ثلاثی مزید فیہ کہتے ہیں اور اگر صرف مادے کے ہی تین حروف ہوں تو وہ ثلاثی مجرد کہلاتا ہے۔

ہم نے ماضی معروف کے تین وزن پڑھے ہیں۔ فَعَلَ ۔ فَعِلَ ۔ فَعُلَ
اور مضارع معروف کے بھی تین ہی وزن پڑھے ہیں۔ یَفْعَلُ ۔ یَفْعِلُ ۔ یَفْعُلُ

ماضی اور مضارع کے تینوں اوزان میں فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ جو افعال ماضی میں عین کلمہ کی جس حرکت سے استعمال ہوں وہ مضارع میں بھی عین کلمہ کی اسی حرکت سے "لازماً" استعمال ہوں گے۔

افعال کی دی گئی گذشتہ فہرستوں پر غور کر کے ہم درج ذیل نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔

① ماضی میں عین کلمہ جب پیش والا ہو تو مضارع میں بھی وہ لازماً پیش والا ہوتا ہے۔ مثلاً

کَرُمَ یَکْرُمُ

② ماضی میں عین کلمہ جب زیر والا ہو تو مضارع میں وہ زبر والا بھی ہو سکتا ہے اور زیر والا بھی مثلاً

سَمِعَ یَسْمَعُ

حَسِبَ یَحْسِبُ

③ ماضی میں عین کلمہ جب زبر والا ہو تو مضارع میں وہ زبر، زیر اور پیش تینوں حرکات والا ہو سکتا ہے مثلاً

فَتَحَ	يَفْتَحُ
ضَرَبَ	يَضْرِبُ
نَصَرَ	يَنْصُرُ

علمائے لغت نے جب ثلاثی مجرد کے تمام افعال پر غور کیا تو انھیں ماضی اور مضارع کے مندرجہ بالا چھ ہی Combinations نظر آئے۔ پھر انھوں نے مندرجہ بالا چھ افعال کو ہی بنیاد بنا کر ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ترتیب دے دیے۔ پھر مزید آسانی کی خاطر ہر باب کے نام کا پہلا حرف اس کی علامت، اس کی پہچان بن گیا مثلاً

۱۔	كَرُمَ	يَكْرُمُ	(ك)
۲۔	نَصَرَ	يَنْصُرُ	(ن)
۳۔	فَتَحَ	يَفْتَحُ	(ف)
۴۔	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	(ض)
۵۔	سَمِعَ	يَسْمَعُ	(س)
۶۔	حَسِبَ	يَحْسِبُ	(ح)

ثلاثی مجرد کے چھ ابواب معلوم ہونے کا ہمیں یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ اگر ہمارے پاس تین حروف پر مشتمل مادہ ہو اور باب کا نام معلوم ہو تو ہم اس باب کی مدد سے اس مادے کا ماضی اور مضارع بنا سکتے ہیں مثلاً (د خ ل) ایک مادہ ہے اب ہمیں نہیں معلوم کہ اس مادے سے ماضی کس وزن پر بنانا ہے اور مضارع کس وزن پر۔ لیکن اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ (د خ ل) مادہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ یا (ن) سے استعمال ہوتا ہے تو ہم فوری طور پر (د خ ل) مادے سے مقررہ باب کا استعمال کرتے ہوئے مطلوبہ صیغے (دَخَلَ يَدْخُلُ) بنالیں گے۔

کوئی مادہ کس باب سے یا کس کس باب سے استعمال ہوتا ہے؟ اس کے لیے ہمیں عربی لغت (Dictionary) کی ضرورت پڑے گی۔

عربی لغت میں مادہ کے ساتھ باب کا نام ظاہر کرنے کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ مادہ کے ساتھ بریکٹ میں باب کی علامت لکھ دی جاتی ہے۔ جیسے

علم (س) جس سے مراد عَلِمَ يَعْلَمُ ہے۔

۲۔ ماضی کا صیغہ عین کلمہ کی حرکت کے ساتھ لکھ کر بریکٹ میں مضارع کی عین کلمہ کی حرکت لکھ دی جاتی ہے۔ مثلاً:

عَلِمَ (.......َ......) جس سے مراد عَلِمَ يَعْلَمُ ہے۔

مشق

① درج ذیل مادوں سے بریکٹ میں دیے ہوئے باب کی مدد سے ماضی اور مضارع تحریر کریں۔

مادہ	باب	ماضی اور مضارع	مادہ	باب	ماضی اور مضارع
سجد	(ن)		نظر	(ن)	
كتب	(ن)		ضحك	(س)	
خرج	(ن)		دخل	(ن)	
رزق	(ن)		رفع	(ف)	
علم	(س)		فرح	(س)	
تبع	(س)		حسب	(س)	
غفر	(ض)		ذبح	(ف)	
ملك	(ض)		عبد	(ن)	
قطع	(ف)		صدق	(ن)	
منع	(ف)		ذهب	(ف)	
صبر	(ض)		حفظ	(س)	

مادہ	باب	ماضی اور مضارع	مادہ	باب	ماضی اور مضارع
قبل	(س)		ذكر	(ن)	
نزل	(ض)		نعم	(ح)	
شفع	(ف)		غفل	(ن)	
ضعف	(ك)		ترك	(ن)	
شهد	(س)		جمل	(س)	
كسر	(ض)		رجع	(ض)	
حمد	(س)		عمل	(س)	
حكم	(ن)		طلب	(ن)	
كبر	(ك)		رحم	(س)	
ركب	(س)		نقص	(ن)	

② عربی میں ترجمہ کریں۔

① اے فاطمہ! کیا تو جانتی ہے تجھے کس نے پیدا کیا؟

ہاں! میں جانتی ہوں اللہ نے مجھے پیدا کیا

جاننا مادہ (ع ل م) باب (س)

پیدا کرنا مادہ (خ ل ق) باب (ن)

② اے لڑکے! کیا تو جانتا ہے زید کہاں گیا؟

میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا

جانا مادہ (ذ ھ ب) باب (ف)

③ یقیناً اللہ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

دیکھنا مادہ (ن ظ ر) باب (ن)

④ وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا
وہ جانتا ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور
وہ جانتا ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔

نکلنا مادہ (خ ر ج) باب (ن)

نازل ہونا مادہ (ن ز ل) باب (ض)

⑤ کیا تم (سب) عربی زبان سمجھتے ہو؟

سمجھنا مادہ (ف ھ م) باب (س)

مضارع کے تغیرات

فعل ماضی تو مبنی اسماء کی طرح اپنی شکل تبدیل نہیں کرتا لیکن فعل مضارع اپنی نارمل شکل کے علاوہ مزید شکلیں اختیار کرتا ہے۔ان شکلوں کو ہم مضارع خفیف اور مضارع اخف دو عنوانات کے تحت سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

سب سے پہلے یہ نوٹ کریں کہ عربی زبان میں کچھ حروف ایسے ہیں جو فعل مضارع سے پہلے آ کر فعل مضارع کی شکل تبدیل کر دیتے ہیں یعنی فعل مضارع کی گردان کے مختلف صیغوں میں کچھ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ان مختلف تبدیلیوں کو سمجھنے کے لیے ہم فعل مضارع کی کسی بھی گردان کو تین قسم کے صیغوں میں تقسیم کر لیتے ہیں۔

① پہلی قسم کے صیغے

(یَفۡعَلُ ۔ تَفۡعَلُ ۔ تَفۡعَلُ ۔ اَفۡعَلُ ۔ نَفۡعَلُ)

② دوسری قسم کے صیغے

(یَفۡعَلَانِ ۔ تَفۡعَلَانِ ۔ تَفۡعَلَانِ ۔ یَفۡعَلُوۡنَ ۔ تَفۡعَلُوۡنَ ۔ تَفۡعَلِیۡنَ)

③ تیسری قسم کے صیغے

(یَفۡعَلۡنَ ۔ تَفۡعَلۡنَ)

فعل مضارع جب خفیف یا اخف ہوتا ہے تو ان تین قسم کے صیغوں میں کیا تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں اور وہ کون کون سے حروف ہیں جو فعل مضارع کو خفیف یا اخف کر دیتے ہیں؟ ان سوالوں کے جوابات کے لیے اب ہم باقاعدہ ان عنوانات کا مطالعہ کرتے ہیں۔

مضارع خفیف

فعل مضارع جب خفیف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

① پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی "پیش" "زبر" میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی

يَفْعَلَ - تَفْعَلَ - تَفْعَلَ - اَفْعَلَ - نَفْعَلَ

② دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی

يَفْعَلَا - تَفْعَلَا - تَفْعَلَا - تَفْعَلَا - يَفْعَلُوْا - تَفْعَلُوْا - تَفْعَلِيْ

③ تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی

يَفْعَلْنَ - تَفْعَلْنَ

کچھ حروف ایسے ہیں جو مضارع کے شروع میں آجائیں تو مضارع کو خفیف کر دیتے ہیں۔ یہ حروف درج ذیل ہیں۔

لَنْ - اَنْ - كَيْ - اِذَنْ - حَتّٰى - لِ

مندرجہ بالا حروف میں سے پہلے چار اصلاً مضارع کو خفیف کرتے ہیں جبکہ آخری دو کے بعد "اَنْ" حرف محذوف سمجھا جاتا ہے جس کی وجہ سے مضارع خفیف ہوتا ہے۔ ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے

① لَنْ:

حرف لَنْ کے اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن جب یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔

① اِس میں زوردار نفی کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔

② اِس کے معنی مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔

يَفْعَلُ	(وہ کرتا ہے/کرے گا)
لَنْ يَفْعَلَ	(وہ ہرگز نہیں کرے گا)

☆ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ (البقرۃ:61)

☆ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ (غافر:66)

☆ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (البقرۃ:111)

☆ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا (الاحزاب:16)

☆ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (الممتحنۃ:3)

② اَنْ:

اسے حرفِ مصدر کہتے ہیں کیونکہ یہ فعل کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی دیتا ہے مثلاً:

اَمَرْتُهٗ اَنْ يَّذْهَبَ — میں نے اُسے جانے کا حکم دیا

☆ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نَّعْبُدَهٗ — اللہ نے ہمیں اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا

☆ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً — بے شک اللہ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے (البقرۃ:67)

☆ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (البقرۃ:216)

☆ اَلرِّبٰو سَبْعُوْنَ حُوْبًا۔ اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ

☆ اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ (صحیح بخاری)

حرف اَنْ اور فعل کا مجموعہ مصدر مُؤَوَّل کہلاتا ہے یعنی

اَنْ + فعل = مصدر مُؤَوَّل

مصدر مؤوّل کی جگہ مصدر صریح لانا جائز ہے مثلاً

اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ (البقرۃ:184) تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے

صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

مصدر مؤوّل جملے میں مبتدا، خبر، فاعل، مفعول وغیرہ بن کر استعمال ہوتا ہے۔

③ كَيْ : تاکہ

یہ فعل کے بعد آکر فعل کا مقصد بیان کرتا ہے۔

☆ اَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَيْ اَفْهَمَهٗ

كَيْ کے ساتھ اکثر لامِ جارّہ ہوتا ہے مثلاً:

لَقَدِمْتُ لِكَيْ اَفْهَمَ الْقُرْاٰنَ

میں آیا تا کہ قرآن سمجھوں

اِس لام کو اکثر حذف کر دیا جاتا ہے جیسے اوپر کی مثالوں میں ہے۔

لِكَيْ کو لَا نافیہ کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے۔

لِكَيْ + لَا = لِكَيْلَا

④ اِذَنْ: تب تو یا پھر تو

اس حرف سے پہلے ایک جملہ آتا ہے جس کا نتیجہ یا ردِ عمل ''اِذَنْ'' سے ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً:

☆ قُلْتُ لِزَيْدٍ ''هٰذَا الْكِتَابُ مُفِيْدٌ'' فَقَالَ ''اِذَنْ سَاَقْرَءُهٗ''

"میں نے زید سے کہا" یہ کتاب فائدہ مند ہے" تو وہ بولا" تب تو میں اسے پڑھوں گا

⑤ حَتّٰى: یہاں تک کہ:

میں ہرگز نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ معلم اجازت دے

لَنْ اَجْلِسَ حَتّٰى يَاْذَنَ الْمُعَلِّمُ

⑥ **لِ: تاکہ**

وجہ بتانے کے لیے استعمال ہوتا ہے

اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا تاکہ وہ اس کی عبادت کریں۔

خَلَقَ اللّٰهُ النَّاسَ لِيَعْبُدُوْهُ

میں پانی پینے کے لیے کلاس سے باہر نکلا

خَرَجْتُ مِنَ الْفَصْلِ لِأَشْرَبَ الْمَاءَ

اسے لامِ کَیْ بھی کہتے ہیں اور لام تعلیل بھی

لِ - کَيْ - لِكَيْ ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

☆ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:٥٦)

☆ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ (القصص:73)

☆ اَلَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (الملک:2)

مضارع اخف

فعل مضارع جب اخف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

① پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی ''پیش'' سکون میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی

یَفْعَلْ ۔ تَفْعَلْ ۔ تَفْعَلْ ۔ اَفْعَلْ ۔ نَفْعَلْ

② دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی

یَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ یَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلِيْ

③ تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی

یَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ

درج ذیل حروف مضارع پر داخل ہو کر اُسے اخف کر دیتے ہیں۔

① لَمْ:

حرف لَمْ کے بھی اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن فعل مضارع پر داخل ہونے کے بعد یہ بھی اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔

① اس میں زوردار نفی کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔

② اس کے معنی ماضی کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔

(وہ کرتا ہے/ کرے گا) یَفْعَلُ

(اس نے بالکل نہیں کیا۔

اس نے کیا ہی نہیں) لَمْ یَفْعَلْ

☆ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (اخلاص:3)

☆ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (البقرۃ:106)

☆ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ (التوبۃ:104)

② لَمَّا : (ابھی تک نہیں)

زید نے ابھی تک نہیں لکھا	لَمَّا يَكْتُبْ زَيْدٌ
سورج ابھی تک طلوع نہیں ہوا	لَمَّا تَطْلُعِ الشَّمْسُ
میں نے ابھی تک یہ کتاب نہیں پڑھی	لَمَّا اَقْرَءْ هٰذَا الْكِتَابَ

☆ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (الحجرات:14)

☆ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ (آل عمران:142)

③ اِنْ : (اگر)

"اِنْ" حرف شرط ہے۔ شرط والا جملہ، جملہ شرطیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا۔

جملہ شرطیہ کے دو حصے ہوتے ہیں

① شرط — اگر تو بیٹھے گا

② جواب شرط یا جزاء تو میں بیٹھوں گا

اگر شرط اور جواب شرط دونوں میں فعل مضارع آئے (جیسا کہ عموماً ہوتا ہے) اور شرط بھی حرف "اِنْ" سے بیان کرنی ہو تو شرط والے فعل مضارع سے پہلے حرف "اِنْ" لگتا ہے جس سے مضارع اخف ہو جاتا ہے اور جواب شرط/ جزاء والا مضارع خود بخود اخف ہو جاتا ہے۔

☆ اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا — اِنْ تَجْلِسْ اَجْلِسْ

☆ اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا — اِنْ تَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْكَ

☆ اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا — اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ

④ لِ (لامِ امر) خواہش

فعل مجہول (Passive voice) میں مطلقاً یعنی تینوں قسم (غائب، حاضر اور متکلم) کے صیغوں میں اور فعل معروف (Active Voice) میں غائب اور متکلم سے کسی خواہش کے اظہار کے لیے مضارع سے پہلے 'لِ' لگایا جاتا ہے جسے "لامِ امر" کہتے ہیں۔

(وہ کرتا ہے/کرے گا) يَفْعَلُ

(اسے چاہیے کہ وہ کرے) لِيَفْعَلْ

(مجھے کرنا چاہیے) لِاَفْعَلْ

☆ لام کَیْ مضارع کو خفیف کرتا ہے جبکہ لام امر اخف۔ پہلی قسم کے صیغوں میں تو لامِ کَیْ اور لامِ امر کی پہچان آسانی سے ہو جاتی ہے مثلاً:

لِيَفْعَلَ (تا کہ وہ کرے) لامِ کَیْ

لِيَفْعَلْ (اسے چاہیے کہ وہ کرے) لامِ امر

☆ دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں میں لامِ کَیْ اور لامِ امر کی پہچان عام طور پر سیاق و سباق اور جملہ کے مفہوم سے ہوتی ہے کیونکہ

دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں کی شکل خفیف اور اخف دونوں میں ایک ہی ہوتی ہے۔

(تا کہ وہ سنیں) لِيَسْمَعُوْا

(انہیں سننا چاہیے) لِيَسْمَعُوْا

☆ لامِ کَیْ اور لامِ امر میں پہچان کرنے کا ایک طریقہ اور بھی ہے کہ جب لامِ امر سے پہلے "وَ" یا "فَ" آجائے تو لامِ امر ساکن ہوجاتا ہے جبکہ لامِ کَیْ ساکن نہیں ہوتا۔

وَلِيَسْمَعُوْا (اور تاکہ وہ سنیں)

وَلْيَسْمَعُوْا (اور انھیں چاہیے کہ سنیں)

① وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (الحشر:18)

② فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ (الطارق:5)

③ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ (قریش:3)

④ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ (البقرۃ:282)

⑤ پس ہمیں چاہیے کہ (ہم) اپنے رب کی عبادت کریں تاکہ ہمارا رب ہمیں بخش دے۔

⑥ انھیں چاہیے کہ (وہ) مسلمانوں کی مدد کریں۔

⑦ ہمیں چاہیے کہ (ہم) اللہ کی مدد کریں تاکہ وہ ہماری مدد کرے۔

⑧ ہر طالب علم یہ سبق پڑھے اور اس کو لکھے۔

فعل امر

مخاطب کو کسی کام کا حکم دینے کے لیے یا درخواست کرنے کے لیے فعل امر استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً تم لکھو۔ اے اللہ ہماری مدد فرما:

فعل امر بنانے کا طریقہ

☆ فعل امر فعل مضارع سے بنے گا۔ ☆ حاضر کے صیغوں سے بنے گا۔

① مضارع کو اخف کریں۔

② علامت مضارع ہٹادیں۔ اگر پڑھا جائے تو یہی فعل امر ہے ورنہ پڑھنے کے لیے

③ شروع میں همزة الوصل کا اضافہ کریں۔

همزة الوصل کی حرکت کا فیصلہ عین کلمہ کی حرکت سے کریں۔ جن ابواب میں عین کلمہ کی حرکت پیش ہے ان میں همزة الوصل پر پیش لگائیں۔ جن ابواب میں عین کلمہ کی حرکت زبر یا زیر ہے ان میں همزة الوصل پر زیر لگائیں۔ اس اصول کے تحت صرف دو ابواب (نَصَرَ - يَنْصُرُ اور كَرُمَ - يَكْرُمُ) سے فعل امر بناتے ہوئے همزة الوصل پر پیش آئے گی باقی میں زیر۔

ن ص ر (ن)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	تَنْصُرُ	تَنْصُرَانِ	تَنْصُرُوْنَ
مؤنث	تَنْصُرِيْنَ	تَنْصُرَانِ	تَنْصُرْنَ

(فعل مضارع کو اخف کیا)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	تَنْصُرْ	تَنْصُرَا	تَنْصُرُوْا
مؤنث	تَنْصُرِيْ	تَنْصُرَا	تَنْصُرْنَ

(علامت مضارع ہٹائی)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	نْصُرْ	نْصُرَا	نْصُرُوْا
مؤنث	نْصُرِیْ	نْصُرَا	نْصُرْنَ

(پڑھنے کے لیے شروع میں ھمزۃ الوصل لگایا اور اس پر قاعدے کے مطابق حرکت لگائی)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اُنْصُرْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرُوْا
مؤنث	اُنْصُرِیْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرْنَ

اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ

ف ت ح (ف)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِفْتَحْ	اِفْتَحَا	اِفْتَحُوْا
مؤنث	اِفْتَحِیْ	اِفْتَحَا	اِفْتَحْنَ

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (سنن ابی داود)

غ ف ر (ض)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِغْفِرْ	اِغْفِرَا	اِغْفِرُوْا
مؤنث	اِغْفِرِیْ	اِغْفِرَا	اِغْفِرْنَ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

ر ح م (س)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِرْحَمْ	اِرْحَمَا	اِرْحَمُوْا
مؤنث	اِرْحَمِیْ	اِرْحَمَا	اِرْحَمْنَ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

مشق

درج ذیل مادوں سے ابواب کو مدنظر رکھتے ہوئے فعل امر بنائیں۔

۱۔ ع ب د (ن) ۲۔ ج ع ل (ف)

۳۔ ج ل س (ض) ۴۔ ض ر ب (ض)

۵۔ ش ر ح (ف) ۶۔ ذ ھ ب (ف)

۷۔ ح ل ل (ن) ۸۔ ر ج ع (ض)

۹۔ ش ر ب (س) ۱۰۔ س م ع (س)

فعل نہی

جس فعل میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جائے اسے فعل نہی کہتے ہیں۔ مثلاً:

تو مت لکھ۔ تمہیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

فعل نہی بنانے کے لیے حرف ''لَا'' استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مضارع اخف ہو جاتا ہے۔

تَكْتُبُ (تو لکھتا ہے/ لکھے گا)

لَا تَكْتُبُ (تو نہیں لکھتا ہے/ لکھے گا)

لَا تَكْتُبْ (تو مت لکھ)

اردو میں لفظ ''نہیں'' میں کسی کام کے نہ ہونے کا مفہوم ہوتا ہے اور اس کے لیے نفی کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جبکہ ''نہی'' میں کسی کام سے منع کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

- لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ (الانعام:151)
- لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ
- لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ (الحجرات:11)
- لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (الحجرات:2)
- لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ (الحجرات:2)
- لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (الزمر:53)
- تو مت ڈر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے
- تم (سب) ایک ہی دروازے سے داخل مت ہونا
- تم (سب) گواہی مت چھپاؤ
- تم (سب) بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے
- وہ ٹھنڈا پانی نہ پئیں

فعل ماضی مجہول

ہم جانتے ہیں کہ کوئی بھی فعل فاعل کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ البتہ بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں مفہوم مکمل کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض کو نہیں۔ لیکن ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے اور وہ اسم ضمیر یا اسم ظاہر کی شکل میں موجود ہوتا ہے ایسا فعل "فعل معروف" یا "فعل معلوم" کہلاتا ہے یعنی ایسا فعل جس کا فاعل جانا پہچانا ہو یا معلوم ہو مثلاً:

شَرِبَ الْمَاءَ	اُس نے پانی پیا	(فاعل اسم ضمیر کی صورت میں)
شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ	لڑکے نے پانی پیا	(فاعل اسم ظاہر کی صورت میں)

بعض مرتبہ فعل کا فاعل مذکور نہیں ہوتا بلکہ محذوف ہوتا ہے اور فاعل کو حذف کرنے کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں۔ ایسا فعل "فعل مجہول" کہلاتا ہے مثلاً پانی پیا گیا۔

فعل ماضی سے مجہول بنانا نہایت آسان ہے۔ ف۔ ع۔ ل مادے کے حروف کو فُعِلَ کے وزن پر لے آئیں، جیسے: ش۔ ر۔ ب سے شُرِبَ پھر مفعول کو فاعل کا status (اعراب) دے دیں یعنی حالت رفع میں لے آئیں۔

لڑکے نے پانی پیا	شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ
پانی پیا گیا	شُرِبَ الْمَاءُ

یاد رہے کی فعل مجہول متعدی افعال سے بنتا ہے کیونکہ متعدی افعال کا ہی مفعول ہوتا ہے اور چونکہ فعل مجہول میں مفعول کو فاعل کا اعراب دیا جاتا ہے لہٰذا اس مفعول کو اب گرامر کی اصطلاح میں "مَفْعُوْلٌ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ" یعنی "وہ مفعول جس کے فاعل کا نام نہ لیا گیا ہو" کہا جاتا ہے اور آسانی کی خاطر "نائب الفاعل" بھی کہہ دیتے ہیں۔

فعل ماضی مجہول کی گردان

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فُعِلَ	فُعِلَا	فُعِلُوْا
3rd Person	مؤنث	فُعِلَتْ	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ
حاضر	مذکر	فُعِلْتَ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فُعِلْتِ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	فُعِلْتُ	فُعِلْنَا	

☆ فعل مجہول میں بھی فعل معروف کے جملے والے قواعد کا ہی اطلاق ہوتا ہے یعنی نائب الفاعل اگر اسم ظاہر ہو تو گردان سے صیغہ نمبر 1 یا صیغہ نمبر 4 کا استعمال ہوگا اور اگر نائب الفاعل اسم ضمیر ہو تو گردان چلے گی، جیسے:

محمود کی مدد کی گئی — نُصِرَ مَحْمُوْدٌ

مسلمانوں کی مدد کی گئی — نُصِرَ الْمُسْلِمُوْنَ

اس کی مدد کی گئی — نُصِرَ

ان کی مدد کی گئی — نُصِرُوْا

☆ ایسے متعدّی افعال جن کے دو مفعول آتے ہیں، ان سے جب فعل مجہول بنایا جاتا ہے تو پہلے مفعول کو تو فاعل کا اعراب دیا جاتا ہے لیکن دوسرا مفعول بدستور حالت نصب میں رہتا ہے، جیسے:

محمود کو عالم گمان کیا گیا — حُسِبَ مَحْمُوْدٌ عَالِمًا

درج ذیل جملوں کو فعل مجہول میں تبدیل کریں۔

1. ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا
2. خَلَقَ اللّٰهُ الْاِنْسَانَ
3. نَصَرَ اِبْرَاهِيْمُ الْوَالِدَيْنِ
4. قَتَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْكَافِرِيْنَ
5. طَلَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ زَيْنَبَ
6. نَصَرُوْا فَاطِمَةَ وَمَرْيَمَ
7. اَمَرَ الْمُعَلِّمُ الْبَنَاتِ بِالصَّلٰوةِ
8. بَعَثَ اللّٰهُ مُوْسٰى اِلٰى فِرْعَوْنَ
9. كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الصِّيَامَ
10. قَرَءَ الْمُسْلِمُوْنَ الْقُرْاٰنَ

مشق

1. عربی میں ترجمہ کریں۔

اسے مارا گیا	
ان دونوں کو بلایا گیا	
ان سب کی مدد کی گئی	
ان (مؤنث) کی مدد کی گئی	
مجھے حکم دیا گیا	

مضارع مجہول

جس طرح ماضی مجہول کا ایک ہی وزن تھا۔ فُعِلَ

اسی طرح مضارع مجہول کا بھی ایک ہی وزن ہے۔ یُفْعَلُ

یَنْصُرُ سے یُنْصَرُ

یَقْبَلُ سے یُقْبَلُ

یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ

فعل مجہول کے بارے میں تفصیل سے گفتگو ہم ماضی مجہول کے سبق میں کر چکے ہیں۔

مشق

درج ذیل کا عربی میں ترجمہ کریں۔

اسے مارا جاتا ہے	
انھیں رزق دیا جاتا ہے	
تم (سب) لوٹائے جاؤ گے	
آج مسجد کا دروازہ کھولا جائے گا	
اُس (مؤنث) سے کوئی سفارش قبول نہیں کی جائے گی	
وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں	
تم (سب) سے سوال نہیں کیا جائے گا	
اس پر رحم نہیں کیا جائے گا	
مجرم قیامت کے روز اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے	
یہ کتاب عنقریب پڑھ لی جائے گی	

جملہ فعلیہ کو جملہ اسمیہ میں تبدیل کرنا

فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ جملہ فعلیہ کی نارمل ترتیب میں سب سے پہلے فعل، پھر فاعل اور پھر مفعول ہوتا ہے۔ اگر ہم فاعل کو فعل سے پہلے لے آئیں تو وہ جملہ، جملہ فعلیہ نہیں رہتا بلکہ جملہ اسمیہ بن جاتا ہے۔ اور پھر جملہ اسمیہ کے قواعد کے مطابق فعل (خبر) عدد اور جنس دونوں پہلوؤں سے فاعل (مبتدا) کے مطابق آتا ہے۔

خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ (جملہ فعلیہ)

اَللّٰہُ خَلَقَ الْاَرْضَ (جملہ اسمیہ)

مبتدا + خبر (جملہ فعلیہ) = جملہ اسمیہ

- ☆ دَخَلَ الْمُعَلِّمُ ← اَلْمُعَلِّمُ دَخَلَ
- ☆ دَخَلَ الْمُعَلِّمَانِ ← اَلْمُعَلِّمَانِ دَخَلَا
- ☆ دَخَلَ الْمُعَلِّمُوْنَ ← اَلْمُعَلِّمُوْنَ دَخَلُوْا
- ☆ دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَةُ ← اَلْمُعَلِّمَةُ دَخَلَتْ
- ☆ دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ ← اَلْمُعَلِّمَتَانِ دَخَلَتَا
- ☆ دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَاتُ ← اَلْمُعَلِّمَاتُ دَخَلْنَ
- ☆ دَخَلَ ← هُوَ دَخَلَ
- ☆ دَخَلَا ← هُمَا دَخَلَا
- ☆ دَخَلُوْا ← هُمْ دَخَلُوْا
- ☆ دَخَلَتْ ← هِيَ دَخَلَتْ
- ☆ دَخَلَتَا ← هُمَا دَخَلَتَا

☆ دَخَلْنَ	سے	هُنَّ دَخَلْنَ
☆ دَخَلْتَ	سے	اَنْتَ دَخَلْتَ
☆ دَخَلْتُمَا	سے	اَنْتُمَا دَخَلْتُمَا
☆ دَخَلْتُمْ	سے	اَنْتُمْ دَخَلْتُمْ
☆ دَخَلْتِ	سے	اَنْتِ دَخَلْتِ
☆ دَخَلْتُمَا	سے	اَنْتُمَا دَخَلْتُمَا
☆ دَخَلْتُنَّ	سے	اَنْتُنَّ دَخَلْتُنَّ
☆ دَخَلْتُ	سے	اَنَا دَخَلْتُ
☆ دَخَلْنَا	سے	نَحْنُ دَخَلْنَا

مشق

درج ذیل فعلیہ جملوں کو اسمیہ جملوں میں تبدیل کریں۔

جَلَسَ الْوَلَدَانِ أَمَامَ الْمُعَلِّمِ	
نَصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ إِخْوَانَهُمْ	
شَرِبَ الْأَوْلَادُ اللَّبَنَ	
أَكَلَ الْمُسَافِرُوْنَ الطَّعَامَ	
كَتَبْتُ رِسَالَةً إِلَى أَخِيْ	
أَفَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيْمُ؟	
سَمِعَ النَّاسُ كَلَامَ الْخَطِيْبِ	
دَخَلَ الْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ فِي الْمَسْجِدِ	
خَرَجَ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَحَامِدٌ مِنَ الْبَيْتِ	
رَجَعَتِ الْبَنَاتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ	
طَلَبَ الْمُدِيْرُ الطُّلَّابَ	
دَخَلَ السَّارِقَانِ فِي الْبَيْتِ	
خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ طِيْنٍ	
نُصِرَ الْمُسْلِمُوْنَ	
طُلِبَ الطَّالِبُ	
دَخَلَ فِي الْبَيْتِ	
خَرَجُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ	
ذَهَبَتْ إِلَى أُمِّهَا	
فَتَحَتُ الْبَابَ	
شَرِبْنَا الْمَاءَ	

منصوبات

وہ اسم جو حالت نصب میں ہو منصوب کہلاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اسم اعرابی حالت کے اعتبار سے یا تو مرفوع ہوتا ہے یا منصوب یا پھر مجرور چوتھی حالت کوئی نہیں ہوتی اسم صرف دو صورتوں میں مجرور رہوتا ہے۔

۱۔ جب وہ مضاف الیہ ہو مثلاً كِتَابُ زَيْدٍ
۲۔ جب اس سے پہلے حرف جر آجائے مثلاً فِي كِتَابِ زَيْدٍ

اس طرح اسم کے حالت رفع میں ہونے کی بھی چند ہی وجوہات ہیں۔

۱۔ جب جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر ہو مثلاً زَيْدٌ صَالِحٌ
۲۔ جب جملہ فعلیہ میں فاعل ہو ضَرَبَ زَيْدٌ
۳۔ جب نائب الفاعل ہو ضُرِبَ زَيْدٌ

اسم کے منصوب ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں سے چند ہم پڑھ چکے ہیں اور چند پڑھیں گے۔ وہ سب درج ذیل ہیں:

① إِنَّ کا اسم

- إِنَّ زَيْدًا صَالِحٌ
- أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

② ما اور لا مشبہ بلیس کی خبر

- مَا هٰذَا بَشَرًا
- لَا رَجُلٌ صَالِحًا
- لَيْسَ زَيْدٌ طَوِيْلًا

③ لائے نفی جنس کا اسم

- لَا رَيْبَ فِيْهِ
- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

④ منادٰی مضاف

- يَا عَبْدَ اللهِ
- يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

⑤ كَانَ (فعل ناقص) کی خبر

فعل ناقص ایک نامکمل فعل ہوتا ہے جو جملہ اسمیہ پہ داخل ہوتا ہے اور جملہ اسمیہ کی خبر کو حالت نصب میں لے جاتا ہے۔کان ایک مشہور فعل ناقص ہے جو جملے میں "تھا" کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔

كَانَ اور دوسرے افعال ناقصہ کے بارے میں ہم حصہ دوم میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

زَيْدٌ صَالِحٌ	زید نیک ہے۔
كَانَ زَيْدٌ صَالِحًا	زید نیک تھا۔

⑥ مفعول

مفعول کی پانچ اقسام ہیں جنہیں مفاعیل خمسہ کہا جاتا ہے ہم نے جملہ فعلیہ میں جو مفعول پڑھا ہے وہ مفعول کی پہلی قسم ہے جسے "مفعول بِهٖ" کہتے ہیں۔مفعول کی پانچوں اقسام درج ذیل ہیں

① مفعول بِهٖ

وہ چیز یا ذات جس پر فعل واقع ہو

- اَكَلَ اِبْرَاهِيْمُ التُّفَّاحَ

- ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا
- نَصَرَ الْمُسْلِمِيْنَ
- وَعَدَ الْوَلَدَيْنِ
- كَتَبَ الْكُتُبَ
- خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

(2) مفعول مطلق

ایک ایسا مصدر جو فعل کی

i۔ تاکید کے لیے

ii۔ نوعیت یا کیفیت بتانے کے لیے

iii۔ تعداد بتانے کے لیے

حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے مثلاً:

- ضَرَبْتُهٗ ضَرْبًا (تاکید کے لیے)
- ضُرِبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيْدًا (نوعیت کے لیے)
- جَلَسَ جِلْسَةَ الْمُعَلِّمِ (نوعیت کے لیے)
- قَرَأْتُ الرِّسَالَةَ قِرَاءَةً وَّاحِدَةً (تعداد کے لیے)
- فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ (تعداد کے لیے)

جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لیے لانا ہوتو اس کا مترادف لفظ بھی بول سکتے ہیں۔

- جَلَسْتُ قُعُوْدًا

(3) مفعول لَهٗ:

ایک ایسا منصوب اسم جو فعل کے واقع ہونے کا سبب یا وجہ بیان کرے۔ اسے مفعول لِاَجْلِهٖ بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی مصدر ہوتا ہے۔

- ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيْبًا (میں نے اسے ادب سکھانے کے لیے مارا)
- أُعْبُدُوا اللّٰهَ شُكْرًا
- وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ (الاسراء:31)
- يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ (البقرة:19)
- وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ (المائدة:38)

4 مفعول فیہ:

اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ منصوب اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر جگہ کو ظاہر کرے تو ظرف مکان اور اگر وقت بتائے تو ظرف زمان کہلاتا ہے۔

- سَافَرْتُ يَوْمَ السَّبْتِ (میں نے ہفتے کے روز سفر کیا)
- صُمْتُ شَهْرًا (میں نے ایک ماہ روزے رکھے)
- ذَهَبْتُ خَلْفَ زَيْدٍ (میں زید کے پیچھے چلا)
- وَقَفَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (وہ درخت کے نیچے ٹھہرا)

قَرَءْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ

صَبَاحًا (ظرف زمان)

اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (ظرف مکان)

5 مفعول مَعَهٗ:

وہ منصوب اسم جو اس ''واو'' کے بعد ہو جو ''مَعَ'' (ساتھ) کے معنی دے۔ اس ''واو'' کو واو معیّت کہتے ہیں۔

- ذَهَبَ زَيْدٌ وَبَكْرًا (زید بکر سمیت گیا)
- اَكَلَ الْوَالِدُ وَالْاَبْنَاءَ (والد نے بیٹوں کے ساتھ کھایا)
- دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ وَزَيْدًا (میں زید کے ساتھ مدرسے میں داخل ہوا)

⑦ حال:

حال وہ منصوب اسم ہے جو فعل واقع ہونے کے وقت فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے۔

- قَدِمَ الْوَلَدُ ضَاحِكًا (لڑکا ہنستے ہوئے آیا) (فاعل کی حالت)
- وَجَدتُّ الطِّفْلَ خَائِفًا (میں نے بچے کو خوفزدہ پایا) (مفعول کی حالت)

- جس کا حال بیان کیا جائے اسے ذُوالحال کہتے ہیں۔
- حال عموماً نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال معرفہ
- حال ایک سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں۔

رَجَعَ مُوْسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا (الاعراف: 150)

⑧ تمییز:

تمییز وہ منصوب اسم ہے جو کسی مبہم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام دور کر کے مطلب کو واضح کر دیتا ہے اِسے مُمَیِّز بھی کہتے ہیں۔ جس اسم یا جملے کے معنی کا ابہام دور کیا جائے وہ مُمَیَّز کہلاتا ہے۔

اسم کا ابہام: لِزَيْدٍ مِتْرَانِ (زید کے پاس دو میٹر ہے)

اس جملے میں لفظ مِتْرَانِ میں ابہام ہے۔ زید کے پاس دو میٹر کیا ہے؟ اس ابہام کو دور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اسماء میں سے کوئی اسم استعمال کرنا پڑے گا۔

لِزَيْدٍ مِتْرَانِ حَرِيْرًا (زید کے پاس دو میٹر ریشم ہے)

یا

لِزَيْدٍ مِتْرَانِ خَيْطًا (زید کے پاس دو میٹر دھاگہ ہے)

یہ ابہام عدد یا مقدار (وزن، ماپ، مساحت یعنی پیمائش) میں ہو سکتا ہے۔

- يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (عدد کا ابہام)
- فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (مقدار کا ابہام)

جملے کا ابہام: بعض اوقات کسی لفظ کی بجائے پورے جملے میں ابہام ہوتا ہے مثلاً:

زَيْدٌ حَسَنٌ (زید اچھا ہے)

اگرچہ جملہ مکمل ہے لیکن معنی میں ابہام ہے کہ کس لحاظ سے یا کس اعتبار سے اچھا ہے اس ابہام کو درج ذیل الفاظ سے دور کیا جا سکتا ہے۔

زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهًا (زید چہرے کے اعتبار سے اچھا ہے)

زَيْدٌ حَسَنٌ ذَوْقًا (زید ذوق کے اعتبار سے اچھا ہے)

تمییز کی مزید مثالیں

- أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا (الکھف: 34)
- الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا (التوبۃ: ۹۷)
- قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا (التوبۃ: 81)
- كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ (الصف: 3)
- وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا (الاسراء: 21)
- هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا
- هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا
- هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا

⑨ مستثنیٰ

وہ اسم ہے جو اِلَّا یا استثناء کے کلمات کے بعد ذکر کیا جائے تاکہ اسے ماقبل کے حکم سے خارج کر دیا جائے۔ استثناء کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی کو الگ کر دینا۔ نحو کی اصطلاح میں استثناء سے مراد ہے کہ حرف استثناء کے ماقبل جملے میں جو حکم (اثبات یا نفی) ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا۔ یعنی یہ بتانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے۔

میں نے سب پھل کھائے مگر انگور (یعنی انگور نہیں کھائے)

میں نے سب پھل نہیں کھائے مگر انگور (یعنی صرف انگور کھائے)

حرف استثناء سے پہلے جس کے لیے حکم ثابت ہوا، اسے "مستثنیٰ مِنْہُ" کہتے ہیں۔

سب پھل	مستثنیٰ منہ
مگر	حرفِ استثناء
انگور	مستثنیٰ

مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور اِلَّا سے پہلے کلام مُوجَبْ تامّ ہو یعنی اس جملے میں نفی اور استفہام نہ ہو تو مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے۔

- اَكَلْتُ الْفَوَاكِهَ اِلَّا عِنَبًا
- جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا
- كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ
- لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ
- فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْسَ (طہ:116)
- فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ (البقرۃ:249)

لسان القرآن
جدید ایڈیشن

ترمیم واضافہ کے ساتھ (دو رنگوں میں)

3
پارٹ

مرتب

عامر سہیل

معرفہ کی اقسام

اسم معرفہ کی پانچ اقسام کے بارے میں ہم حصہ اوّل میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔اس حصے میں ہم اسم معرفہ کی باقی دو اقسام کے بارے میں پڑھیں گے۔

⑥ مضاف اِلی المعرفه

کسی نکرہ اسم کو اگر کسی معرفہ اسم کی طرف مضاف کر دیا جائے تو وہ نکرہ اسم بھی معرفہ ہو جاتا ہے۔ جیسے:

كِتَابُ زَيْدٍ	اسم علم کی طرف مضاف
كِتَابُهٗ كِتَابِيْ	اسم ضمیر کی طرف مضاف
كِتَابُ هٰذَا	اسم اشارہ کی طرف مضاف
كِتَابُ الَّذِيْ نَصَرْتُهٗ	اسم موصول کی طرف مضاف
كِتَابُ الْوَلَدِ	معرّف باللام کی طرف مضاف

نکرہ اسم کو اگر کسی نکرہ اسم کی طرف مضاف کیا جائے تو وہ اسم نکرہ ہی رہتا ہے۔ جیسے:

كِتَابُ وَلَدٍ	کسی لڑکے کی کتاب

لیکن اضافت سے اس نکرہ اسم میں ایک تخصیص پیدا ہو جاتی ہے اور یہ نکرہ اسم اب مبتدا بن سکتا ہے۔

⑦ مُنَادٰی

پہلے حصے میں ہم حرف نِدَاء اور منادٰی کے بارے میں پڑھ چکے ہیں ہم جانتے ہیں کہ منادیٰ اسم علم بھی ہو سکتا ہے، معرّف باللام بھی اور مضاف بھی جیسے:

یَااِبْرَاھِیْمُ

یَااَیُّھَاالنَّبِیُّ - یَااَیَّتُھَا الْعِیْرُ

یَانِسَاءَ النَّبِیِّ

مندرجہ بالا صورتوں میں منادیٰ ویسے ہی معرفہ ہوتا ہے حرف ندا کی وجہ سے معرفہ نہیں بنتا۔ لیکن معرفہ کی اس قسم میں وہ منادیٰ حرف نداء کی وجہ سے معرفہ بنے گا جو پہلے ہی سے نکرہ ہو جیسے:

یَاوَلَدُ - یَارَجُلُ - یَانَارُ

مبتدا اور خبر کی مختلف صورتیں

جملہ اسمیہ میں مبتدا دو صورتوں میں آسکتا ہے۔

1۔ اسم:

اَللّٰهُ رَبُّنَا

هُوَ غَفُوْرٌ

اَلذَّهَابُ مَمْنُوْعٌ

2۔ مصدر مؤوّل:

اَنْ تَذْهَبَ مَمْنُوْعٌ

اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ (البقرۃ:184)

جملہ اسمیہ میں خبر درج ذیل مختلف صورتوں میں آسکتی ہے۔

	مبتداء	خبر	
۱)	زَيْدٌ	صَالِحٌ	
۲)	زَيْدٌ	طَالِبٌ مُجْتَهِدٌ	(موصوف + صفت)
۳)	زَيْدٌ	اِبْنُ حَامِدٍ	(مضاف + مضاف الیہ)
۴)	زَيْدٌ	فِي الْبَيْتِ	(جار + مجرور)
۵)	زَيْدٌ	مَعَ حَامِدٍ	(ظرف + مضاف الیہ)

پہلی تین مثالوں میں خبر ''مفرد'' استعمال ہوئی ہے۔ حالانکہ مثال نمبر ۲ اور مثال نمبر ۳ میں خبر بالترتیب مرکب توصیفی اور مرکب اضافی ہے۔ ''مفرد'' کا لفظ عربی گرامر میں جملے کے مقابلے پر بھی بولا جاتا ہے۔

مثال نمبر ۴ میں خبر ''جار+ مجرور'' اور مثال نمبر ۵ میں ''ظرف+ مضاف الیہ'' استعمال ہوئی ہے۔ ''جار+ مجرور'' اور ''ظرف+مضاف الیہ'' عربی گرامر میں ''شبہ جملہ'' کہلاتے ہیں۔

جملہ اسمیہ میں خبر ''مفرد'' اور ''شبہ جملہ'' کے علاوہ ''جملہ'' بھی استعمال ہوسکتی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے، ایک جملہ اسمیہ اور دوسرا جملہ فعلیہ۔ جب بھی جملہ خبر بن کر آتا ہے تو اس جملے میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہے۔ اس ضمیر کو ''ضمیر عائد'' کہتے ہیں۔

۶)	زَيْدٌ	اَبُوْهُ طَبِيْبٌ	(جملہ اسمیہ)	ـهُ	ضمیر عائد
۷)	زَيْدٌ	لَهٗ اَخٌ وَاحِدٌ	(جملہ اسمیہ)	ـهٗ	ضمیر عائد
۸)	زَيْدٌ	ذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ	(جملہ فعلیہ)	هُوَ	ضمیر عائد (پوشیدہ)

☆ بعض مرتبہ قائم مقام خبر کو مبتدا پر مقدم کر دیا جاتا ہے جس سے جملے میں ایک طرح کی تاکید پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔

لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں۔

اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ — تمہارا لوٹنا ہماری ہی طرف ہے۔

حروف مشبہ بالفعل

عربی زبان میں چھ حروف ایسے ہیں جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کے مبتدا کو حالت نصب میں لے جاتے ہیں جبکہ خبر اپنی اصلی حالت میں ہی رہتی ہے۔ انھیں حروف مُشَبَّہ بالفعل یا اِنَّ وَاَخَوَاتُـهَا کہتے ہیں، ان میں سے ایک حرف ''اِنَّ'' کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں لہٰذا باقی حروف کے عمل کو سمجھنے میں ہمیں مشکل نہیں ہوگی۔

ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱	اِنَّ	(بے شک۔ یقیناً)	اس کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔
۲	اَنَّ	(بے شک۔ یقیناً)	اِنَّ جملے کے شروع میں آتا ہے جبکہ اَنَّ جملے کے درمیان میں مثلاً: اِنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ نیز اَنَّ کے ساتھ لام تاکید بھی استعمال نہیں ہوتا۔
۳	كَاَنَّ	(گویا کہ)	یہ حرف تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے، حرف جار ''كَ'' کے مقابلے میں اسکی تشبیہ قوی تر ہوتی ہے۔ کبھی ظن اور گمان کے معنی میں بھی آتا ہے۔ كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے) كَاَنَّ الطِّفْلَ قَمَرٌ (گویا کہ بچہ چاند ہے) كَاَنَّكَ مِنَ الْبَاكِسْتَانِ (غالباً تم پاکستان کے ہو)

۴	لٰكِنَّ	(لیکن)	عام طور پر دو جملوں کے درمیان میں آتا ہے بے شک قرآن واضح ہے لیکن کافر جاہل ہیں اِنَّ (اَلْقُرْاٰنُ بَيِّنٌ) لٰكِنَّ (اَلْكَافِرُوْنَ جَاهِلُوْنَ) اِنَّ الْقُرْاٰنَ بَيِّنٌ لٰكِنَّ الْكَافِرِيْنَ جَاهِلُوْنَ زید عالم ہے لیکن اسکا بیٹا جاہل ہے زَيْدٌ عَالِمٌ لٰكِنَّ ابْنَهٗ جَاهِلٌ آدمی امیر ہے لیکن (وہ) بخیل ہے اَلرَّجُلُ غَنِيٌّ لٰكِنَّهٗ بَخِيْلٌ لوگوں کے حساب کا وقت قریب ہے لیکن انکی اکثریت غافل ہے وَقْتُ حِسَابِ النَّاسِ قَرِيْبٌ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ غَافِلُوْنَ لٰكِنَّ کے ساتھ وَ لانا بھی جائز ہے مثلاً: زَيْدٌ حَاضِرٌ وَلٰكِنَّ عَمْرًا غَيْرُ حَاضِرٍ
۵	لَيْتَ	(کاش)	حسرت اور تمنا کے اظہار کے لیے آتا ہے کاش اسلام غالب ہو لَيْتَ الْاِسْلَامَ غَالِبٌ کاش صحت دائمی ہوتی لَيْتَ الصِّحَّةَ دَائِمَةٌ کاش اس کا باپ زندہ ہوتا لَيْتَ اَبَاهُ حَيٌّ

٦	لَعَلَّ	(شاید۔تاکہ)	امید اور توقع کے معنی میں آتا ہے اندیشے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے شاید زید سچا ہو لَعَلَّ زَیْدًا صَادِقٌ شاید زید بیمار ہو لَعَلَّ زَیْدًا مَرِیْضٌ امید ہے تم خیریت سے ہو لَعَلَّكَ بِخَیْرٍ

نوٹ: یادر ہے حروف مشبہ بالفعل جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو حالت نصب میں لے جاتے ہیں اور اب جملہ اسمیہ کا مبتدا ان حروف کا اسم اور خبر ان حروف کی خبر کہلاتی ہے۔

ہم مثالوں میں دیکھ چکے ہیں کہ حروف مشبہ بالفعل کا اسم کوئی ضمیر بھی ہو سکتی ہے۔واحد متکلم ضمیر ہونے کی صورت میں اسم اور یائے متکلم کے درمیان عام طور پر ایک نون لگایا جاتا ہے جسے **نونِ وقایہ** کہتے ہیں۔

اِنَّ۔ اَنَّ۔ کَاَنَّ۔ لٰکِنَّ کے ساتھ نون وقایہ لگانا بھی جائز ہے نہ لگانا بھی جائز ہے۔مثلاً:

اِنَّنِیْ	یا	اِنِّیْ	اَنَّنِیْ	یا	اَنِّیْ
کَاَنَّنِیْ	یا	کَاَنِّیْ	لٰکِنَّنِیْ	یا	لٰکِنِّیْ

لَیْتَ کے ساتھ نونِ وقایہ لازماً لگایا جاتا ہے۔ لَیْتَنِیْ

لَعَلَّ کے ساتھ نونِ وقایہ نہیں لگایا جاتا۔ لَعَلِّیْ

اِنَّ۔ اَنَّ۔ کَاَنَّ اور لٰکِنَّ کو تخفیف کی حالت میں یعنی بغیر نون مشدد کے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جیسے: اِنْ۔ اَنْ۔ کَاَنْ۔ لٰکِنْ۔ اس وقت یہ **مُخَفَّفَہ** کہلاتے ہیں۔ اِنَّ کا تخفیف کی حالت میں عمل کرنا یا نہ کرنا دونوں جائز ہیں۔ عمل نہ کرنے کی صورت میں اس کی خبر پر لام تاکید کا داخل کرنا ضروری ہے۔ جیسے:

- اِنْ عَمَلَكَ مُتْقَنٌ
- اِنْ عَمَلَكَ لَمُتْقَنٌ

اَنْ اور كَاَنْ تخفیف کی حالت میں کبھی عمل کرتے ہیں۔ اس صورت میں ان کا اسم ضمیر شان مقدر (پوشیدہ) ہوتا ہے۔ لٰكِنْ تخفیف کی حالت میں عمل نہیں کرتا جیسے

- اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ لٰكِنِ الْمَطَرُ نَازِلٌ

☆ اگر ان حروف کے بعد "مَا" زائدہ لگ جائے تو وہ ان حروف کا عمل روک دیتا ہے۔ یہ مَا كَافَّة کہلاتا ہے۔ تخفیف اور مَا كَافَّة کے بعد یہ افعال پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

یہ "مَا" ان حروف کے ساتھ ملا کر لکھی جاتی ہے جیسے: اِنَّمَا۔ اَنَّمَا۔ لَيْتَمَا وغیرہ۔

- اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ
- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
- اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (البقرۃ:11)
- اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ (الغاشیۃ:21)
- اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ (مریم:19)
- اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ
- كَاَنَّمَا الْقَصْرُ جَمِيْلٌ
- لَيْتَمَا الْاِنْسَانُ كَامِلٌ
- لَعَلَّمَا الصِّنَاعَةُ نَاهِضَةٌ

جملہ فعلیہ کا اہم ترین قاعدہ

☆ جملہ فعلیہ میں فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا چاہے فاعل واحد ہو مثنّٰی ہو یا جمع ہو۔

کسی معلم نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمٌ
(کوئی سے) دو معلموں نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمَانِ
(کچھ) معلموں نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمُوْنَ

البتہ جنس کا لحاظ رکھا جائے گا

(کسی) معلمہ نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَةٌ
(کوئی سی) دو معلمات نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَتَانِ
(کچھ) معلمات نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَاتٌ

☆ فاعل اگر غیر عاقل (مذکر/مؤنث) کی جمع مکسر ہو تو فعل مؤنث آئے گا۔

اُونٹ گئے	ذَهَبَتِ الْجِمَالُ
اُونٹنیاں گئیں	ذَهَبَتِ النُّوْقُ

☆ مندرجہ ذیل صورتوں میں فعل کا مذکر یا مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے۔

ا۔ فاعل اگر عاقل (مذکر یا مؤنث) کی جمع مکسر ہو

مرد داخل ہوئے	دَخَلَ الرِّجَالُ	یا	دَخَلَتِ الرِّجَالُ
عورتیں داخل ہوئیں	دَخَلَتِ النِّسَاءُ	یا	دَخَلَ النِّسَاءُ

۲۔ فاعل اگر اسم جمع (Collective Noun) ہو

قوم غالب ہوئی غَلَبَ الْقَوْمُ یا غَلَبَتِ الْقَوْمُ

۳۔ فاعل اگر غیر حقیقی مؤنث ہو

سورج طلوع ہوا طَلَعَتِ الشَّمْسُ یا طَلَعَ الشَّمْسُ

۴۔ فاعل اگرچہ حقیقی مؤنث ہو لیکن فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو۔

فاطمہ نے آج پڑھا قَرَءَتِ الْیَوْمَ فَاطِمَۃُ یا قَرَءَ الْیَوْمَ فَاطِمَۃُ

فعل کے ساتھ صِلَہ Preposition کا استعمال

انگریزی زبان کے حوالے سے ہم جانتے ہیں کہ Verb کے ساتھ Preposition کا استعمال Verb کے مفہوم میں تبدیلی لے آتا ہے مثلاً:

To give	دینا
To give up	ترک کردینا

اسی طرح

To look	دیکھنا
To look for	تلاش کرنا
To look after	دیکھ بھال کرنا
To look into	غور کرنا

اور

To break	توڑنا
To break out	پھیل جانا

اور

To bear	برداشت کرنا
To bear out	تصدیق کرنا

عربی زبان میں Preposition کے لیے حروف جارّہ استعمال کیے جاتے ہیں جنھیں "صلہ" کہتے ہیں۔ حروف جارّہ کے بدلنے سے فعل کے معنیٰ میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ کس فعل کے ساتھ کون سا صِلہ کیا معنیٰ دیتا ہے؟ اس کے لیے کوئی لگے بندھے اصول نہیں ہوتے یہ سب اہل زبان کے محاورے کے مطابق ہوتا ہے۔ مطالعے کی کثرت اور عربی لغت (Dictionary) اس سلسلے میں ہمیں مدد دیں گے۔

بعض افعال اوران کے ساتھ مختلف صِلوں کی مثالیں۔

ذَهَبَ	وہ گیا	
ذَهَبَ بِ	وہ لے گیا	ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ
نَزَلَ	وہ اُترا	
نَزَلَ بِ	اُس نے اُتارا	نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ

☆ فعل سَجَدَ کے ساتھ "ل" کا صلہ ضرور استعمال ہوتا ہے۔

اُس نے اللہ کو سجدہ کیا	سَجَدَ لِلّٰهِ
تمام فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا	سَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ لِاٰدَمَ

☆ فعل شَكَرَ بغیر صلہ کے بھی استعمال ہوتا ہے "ل" کے صلے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے اور شاذ "بِ" کے صلے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔

اُس نے اللہ کا شکر ادا کیا — شَكَرَ اللّٰهَ　شَكَرَ لِلّٰهِ　شَكَرَ بِاللّٰهِ

☆ فعل سَخِرَ (ٹھٹھہ کرنا) بِ اور مِنْ کے صلے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

وہ اس پر ہنستے — سَخِرُوْا مِنْهُ

☆ فعل اَمَرَ (اس نے حکم دیا) کے دو مفعول ہوتے ہیں۔

۱۔ جسے حکم دیا جائے

۲۔ جو حکم دیا جائے

پہلا مفعول بغیر صلہ کے استعمال ہوتا ہے جبکہ دوسرے مفعول کے ساتھ "بِ" کا صلہ استعمال ہوتا ہے۔

میرے رب نے مجھے نماز کا حکم دیا — اَمَرَنِىْ رَبِّىْ بِالصَّلٰوةِ

فعل ضَرَبَ مارنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اس کے مختلف استعمالات درج ذیل ہیں:

۱۔	ضَرَبَ مَثَلًا	مثال بیان کرنا
۲۔	ضَرَبَ فِى الْاَرْضِ	تجارت یا جنگ کے لیے سفر کرنا
۳۔	ضَرَبَ عَنْ	اعراض کرنا
۴۔	ضَرَبَ عَلٰى	تھوپ دینا۔ مسلط کر دینا

ابواب ثلاثی مزید فیہ

ہم جانتے ہیں کہ فعل ثلاثی مجرد سے مراد تین حروف پر مشتمل مادے کا ایسا فعل ہے جس کے اصلی حروف میں مزید کسی حرف کا اضافہ نہ کیا گیا ہو۔ کسی فعل کے مادے کے اصلی حروف معلوم کرنے کے لیے ہمیں فعل ماضی کے پہلے صیغے کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے کیونکہ ثلاثی مجرد افعال کے ماضی کے پہلے صیغے میں ہمیں صرف مادے کے ہی تین حروف ملتے ہیں۔ اگر ثلاثی مجرد افعال میں مادے کے حروف کے ساتھ ایک، دو یا تین حروف کا اضافہ کر دیا جائے تو وہ فعل ثلاثی مجرد نہیں رہتا بلکہ ثلاثی مزید فیہ بن جاتا ہے۔ ثلاثی مجرد افعال کے چھ ابواب ہم پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم ثلاثی مزید فیہ افعال کے آٹھ ابواب کا مطالعہ کریں گے۔

☆ ثلاثی مزید فیہ کے ماضی کے پہلے صیغے میں زائد حروف کا اضافہ یا تو فا کلمہ سے پہلے ہوتا ہے یا فا اور عین کلمہ کے درمیان ہوتا ہے۔ کسی باب میں ایک حرف کا اضافہ ہوتا ہے کسی میں دو کا اور کسی میں تین کا۔

☆ ایک مادہ ثلاثی مجرد کے باب سے ثلاثی مزید فیہ کے باب میں آتا ہے تو اسکے مفہوم میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے یہ تبدیلی اس باب کی خصوصیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ہر باب کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں ہم ہر باب کی صرف ایک اہم خصوصیت کا مطالعہ کریں گے باقی خصوصیات ہمیں مطالعے میں اضافے کے ساتھ ساتھ معلوم ہونگی۔

☆ ثلاثی مجرد ابواب کے مصدر کا پتہ ہمیں یا تو ڈکشنری سے چلتا ہے یا پھر اہل زبان سے سنکر۔ لیکن ثلاثی مزید فیہ ابواب کے نام ہی ان ابواب کے مصدر ہوتے ہیں اور ثلاثی مزید فیہ ابواب کے مصدر ہمیں باب کے معنی بتانے میں اہم کردار ادا کریں گے کیونکہ تقریباً سب الفاظ عربی زبان کے ہی الفاظ ہیں جو ہم اردو میں استعمال کرتے ہیں۔

ثلاثی مزید فیہ کے درج ذیل آٹھ ابواب ہم نے پڑھنے ہیں:۔

۱۔	اِفْعَال	۲۔	تَفْعِیْل
۳۔	مُفَاعَلَہ	۴۔	تَفَعُّل
۵۔	تَفَاعُل	۶۔	اِفْتِعَال
۷۔	اِنْفِعَال	۸۔	اِسْتِفْعَال

اِفْعَال

اس باب کے نام کے وزن پر استعمال ہونے والے بہت سے الفاظ ہم اردو زبان میں استعمال کرتے ہیں مثلاً:

اکرام　اخراج　انکار　اقرار　ادغام　انفاق　انصاف　اسلام

ارسال　اعراض　انذار　احسان　اسراف　اصلاح　انعام　الہام

اَفْعَلَ　يُفْعِلُ　اِفْعَالًا

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اَفْعَلَ	اَفْعَلَا	اَفْعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	اَفْعَلَتْ	اَفْعَلَتَا	اَفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	اَفْعَلْتَ	اَفْعَلْتُمَا	اَفْعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اَفْعَلْتِ	اَفْعَلْتُمَا	اَفْعَلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَفْعَلْتُ	اَفْعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُفْعِلُ	يُفْعِلَانِ	يُفْعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُفْعِلُ	تُفْعِلَانِ	يُفْعِلْنَ
حاضر	مذکر	تُفْعِلُ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُفْعِلِيْنَ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اُفْعِلُ	نُفْعِلُ	

خصوصیت: یہ باب فعل لازم کو متعدی بنانے کے کام آتا ہے۔ مثلاً

نزل	(ض)	نَزَلَ	يَنْزِلُ	(اترنا)
	(افعال)	اَنْزَلَ	يُنْزِلُ	(اتارنا)
خرج	(ن)	خَرَجَ	يَخْرُجُ	(نکلنا)
	(افعال)	اَخْرَجَ	يُخْرِجُ	(نکالنا)
دخل	(ن)	دَخَلَ	يَدْخُلُ	(داخل ہونا)
	(افعال)	اَدْخَلَ	يُدْخِلُ	(داخل کرنا)

ن ز ل اَنْزَلَ يُنْزِلُ اِنْزَالًا (نازل کرنا)

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (القدر: 1)

ر س ل اَرْسَلَ يُرْسِلُ اِرْسَالًا (بھیجنا)

وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ (الفیل: 3)

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ (نوح: 3)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ (التوبۃ: 33)

ن ع م اَنْعَمَ يُنْعِمُ اِنْعَامًا (انعام کرنا)

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحۃ: 7)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ (البقرۃ: 122)

خ ر ج اَخْرَجَ يُخْرِجُ اِخْرَاجًا (نکالنا)

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗــــُٔـهُمُ (البقرۃ: 257)
الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

ن ذ ر أَنْذَرَ يُنْذِرُ إِنْذَارًا (خبردار کرنا)

إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا (النبأ:40)

إِنِّيْ أَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى

ن ف ق أَنْفَقَ يُنْفِقُ إِنْفَاقًا (خرچ کرنا)

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:3)

وَمَآ أَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ (البقرۃ:270)

ط ع م أَطْعَمَ يُطْعِمُ إِطْعَامًا (کھلانا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

د خ ل أَدْخَلَ يُدْخِلُ إِدْخَالًا (داخل کرنا)

وَأَدْخَلْنَاهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا

يُدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ

ب ل غ أَبْلَغَ يُبْلِغُ إِبْلَاغًا (پہنچانا)

لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ (الاعراف:93)

ف ل ح أَفْلَحَ يُفْلِحُ إِفْلَاحًا (فلاح پانا)

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (المؤمنون:1)

مشق

دی گئی مثال کے مطابق درج ذیل مادوں کو باب میں ڈال کر خالی کالمز مکمل کریں۔

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
خ ر ج						باہر نکالنا
خ ل ف						خلاف کرنا
د ر ک						پالینا
ص ل ح						درست کرنا
ن ب ت						اگانا
ق ب ل						آگے بڑھنا
ح ب ط						حبط کرنا
س ر ف						اسراف کرنا
ع ر ض						اعراض کرنا
س ل م						حکم ماننا اسلام لانا

تفعیل

تعلیم	تدریس	تصدیق	تکذیب	تکریم	تسلیم	تکفیر	تدبیر
تقدیر	تکویر	تذلیل	تعریف	تذکیر	تجدید	تجوید	تنزیل
تسبیح	تنبیہ	تبدیل	تضحیک	تفہیم	ترسیل	ترغیب	توحید

فَعَّلَ يُفَعِّلُ تَفْعِيْلًا يا تَفْعِلَةً

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَعَّلَ	فَعَّلَا	فَعَّلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعَّلَتْ	فَعَّلَتَا	فَعَّلْنَ
حاضر	مذکر	فَعَّلْتَ	فَعَّلْتُمَا	فَعَّلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعَّلْتِ	فَعَّلْتُمَا	فَعَّلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	فَعَّلْتُ	فَعَّلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُفَعِّلُ	تُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلْنَ
حاضر	مذکر	تُفَعِّلُ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُفَعِّلِيْنَ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	اُفَعِّلُ	نُفَعِّلُ	

خصوصیت: فعل لازم کو فعل متعدی میں تبدیل کرتا ہے۔

ع ل م	عَلَّمَ	یُعَلِّمُ	تَعۡلِیۡمًا	(سکھانا)

الرَّحۡمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ ﴿۴﴾ (الرحمٰن:1-4)

یُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ

ن ز ل	نَزَّلَ	یُنَزِّلُ	تَنۡزِیۡلًا	(نازل کرنا)

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ○ (الحجر:9)

هُوَ الَّذِیۡ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبۡدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ (الحدید:9)

س ب ح	سَبَّحَ	یُسَبِّحُ	تَسۡبِیۡحًا	(تسبیح کرنا)

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ (الحدید:1)

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ

ك ل م	كَلَّمَ	یُكَلِّمُ	تَكۡلِیۡمًا	(کلام کرنا)

كَلَّمَ اللّٰهُ مُوۡسٰی تَكۡلِیۡمًا (النساء:164)

ك ذ ب	كَذَّبَ	یُكَذِّبُ	تَكۡذِیۡبًا	(جھٹلانا)

فَكَذَّبُوۡهُ فَعَقَرُوۡهَا (الشمس:14)

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُكَذِّبُ بِالدِّیۡنِ (الماعون:1)

ح د ث	حَدَّثَ	یُحَدِّثُ	تَحۡدِیۡثًا	(بیان کرنا)

یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا (الزلزال:4)

ق د م	قَدَّمَ	یُقَدِّمُ	تَقۡدِیۡمًا	(آگے کرنا)

مشق

دی گئی مثال کے مطابق درج ذیل مادوں کو باب میں ڈال کر خالی کالمز مکمل کریں۔

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
ج ہ ز						تیار کرنا
ذ ک ر						نصیحت کرنا
س ب ح						تسبیح پڑھنا
ب ل غ						تبلیغ کرنا
ب ذ ر						بیجا خرچ کرنا
ف ت ش						تفتیش کرنا
د ر س						پڑھانا
ق ت ل						قتل عام کرنا
ص ن ف						کتاب لکھنا
ح م د						حمد کرنا

مُفَاعَلَة

مقابلہ مشاہدہ مجاہدہ مناظرہ مراسلہ مباہلہ معالجہ مقاربہ
معاشقہ محاصرہ مقاتلہ معاشرہ مباحثہ مذاکرہ مراقبہ مطالبہ
مشاعرہ

فَاعَلَ يُفَاعِلُ مُفَاعَلَةً يا فِعَالًا

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَاعَلَ	فَاعَلَا	فَاعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَاعَلَتْ	فَاعَلَتَا	فَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	فَاعَلْتَ	فَاعَلْتُمَا	فَاعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَاعَلْتِ	فَاعَلْتُمَا	فَاعَلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	فَاعَلْتُ	فَاعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُفَاعِلُ	يُفَاعِلَانِ	يُفَاعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُفَاعِلُ	تُفَاعِلَانِ	يُفَاعِلْنَ
حاضر	مذکر	تُفَاعِلُ	تُفَاعِلَانِ	تُفَاعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُفَاعِلِيْنَ	تُفَاعِلَانِ	تُفَاعِلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اُفَاعِلُ	نُفَاعِلُ	

خصوصیت: مشارکت :۔ دو اشخاص یا دو گروہ فعل میں اس طرح شریک ہوں کہ ایک فاعل ہو اور دوسرا مفعول

خ د ع　خَادَعَ　يُخَادِعُ　مُخَادَعَةً　(دھوکا دینا)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (البقرۃ: 8)

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ (البقرۃ: 9)

ن ف ق　نَافَقَ　يُنَافِقُ　مُنَافَقَةً يا نِفَاقًا　(منافق ہونا)

نَافَقَ حَنْظَلَةُ (مسلم)

ق ت ل　قَاتَلَ　يُقَاتِلُ　مُقَاتَلَةً يا قِتَالًا　(جنگ کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا (الصف: 4)

ج ہ د　جَاهَدَ　يُجَاهِدُ　مُجَاهَدَةً يا جِهَادًا　(جہاد کرنا)

مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ (العنکبوت: 4)

ج د ل　جَادَلَ　يُجَادِلُ　مُجَادَلَةً　(جھگڑنا)

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا (المجادلہ: 1)

ظ ہ ر　ظَاهَرَ　يُظَاهِرُ　مُظَاهَرَةً يا ظِهَارًا　(ظہار کرنا)

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ

اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ (المجادلہ: 2)

ح ف ظ　حَافَظَ　يُحَافِظُ　مُحَافَظَةً　(محافظت کرنا)

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (المؤمنون: 9)

د ف ع　دَافَعَ　يُدَافِعُ　مُدَافَعَةً يا دِفَاعًا　(دفاع کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (الحج: 38)

ض ع ف ضَاعَفَ يُضَاعِفُ مُضَاعَفَةً (بڑھانا۔ دوگنا کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُضَاعِفُ اَجْرَ مَنْ يَشَاءُ

ہ ج ر هَاجَرَ يُهَاجِرُ مُهَاجَرَةً (ہجرت کرنا۔ چھوڑ دینا)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ (الانفال:74)

مشق

دی گئی مثال کے مطابق درج ذیل مادوں کو باب میں ڈال کر خالی کالمز مکمل کریں۔

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
ح ف ظ						محافظت کرنا
خ ل ط						میل جول رکھنا
د ف ع						مدافعت کرنا
ش ھ د						مشاہدہ کرنا
ع ش ر						باہم زندگی بسر کرنا
ل ط ف						نرمی کرنا
ح ر ب						جنگ کرنا
ع ق ب						سرزنش کرنا
ح س ب						حساب لینا
ک ت ب						باہم خط وکتابت کرنا

تَفَعُّل

تدبّر تذکّر تکبّر تبسّم تحفّظ تعجب تحمل تجمل
تردّد تنزّل تعلّم تربّص توکّل تشکّر تجسس تصدق
تقدم تکلّم تصرّف

تَفَعَّلَ يَتَفَعَّلُ تَفَعُّلًا

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	تَفَعَّلَ	تَفَعَّلَا	تَفَعَّلُوْا
3rd Person	مؤنث	تَفَعَّلَتْ	تَفَعَّلَتَا	تَفَعَّلْنَ
حاضر	مذکر	تَفَعَّلْتَ	تَفَعَّلْتُمَا	تَفَعَّلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	تَفَعَّلْتِ	تَفَعَّلْتُمَا	تَفَعَّلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	تَفَعَّلْتُ	تَفَعَّلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَتَفَعَّلُ	يَتَفَعَّلَانِ	يَتَفَعَّلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَتَفَعَّلُ	تَتَفَعَّلَانِ	يَتَفَعَّلْنَ
حاضر	مذکر	تَتَفَعَّلُ	تَتَفَعَّلَانِ	تَتَفَعَّلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَتَفَعَّلِيْنَ	تَتَفَعَّلَانِ	تَتَفَعَّلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَتَفَعَّلُ	نَتَفَعَّلُ	

خصوصیت: اس باب کی سب سے نمایاں خصوصیت تکلف ہے۔ جس فعل کا ذکر ہو رہا ہو اسکو خود حاصل کرنا۔

ع ل م	تَعَلَّمَ	يَتَعَلَّمُ	تَعَلُّمًا	(سیکھنا)

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (صحیح بخاری)

ذ ك ر	تَذَكَّرَ	يَتَذَكَّرُ	تَذَكُّرًا	(یاد کرنا to recall)

يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى (الفجر: 23)

ف ك ر	تَفَكَّرَ	يَتَفَكَّرُ	تَفَكُّرًا	(غور وفکر کرنا)

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (آل عمران: 191)

د ب ر	تَدَبَّرَ	يَتَدَبَّرُ	تَدَبُّرًا	(غور وفکر کرنا)

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ (محمد: 24)

ك ل م	تَكَلَّمَ	يَتَكَلَّمُ	تَكَلُّمًا	(کلام کرنا)

لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ (النبا: 38)

ص د ق	تَصَدَّقَ	يَتَصَدَّقُ	تَصَدُّقًا	(صدقہ کرنا)

وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا

ن ز ل	تَنَزَّلَ	يَتَنَزَّلُ	تَنَزُّلًا	(نازل ہونا)

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ (حم السجدہ: 30)

نوٹ: فعل مضارع کے جن صیغوں میں دو ''ت'' اکٹھی ہو جاتی ہیں ان میں سے ایک ''ت'' کو گرا دینا جائز ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ (القدر: 4)

خ ب ط	تَخَبَّطَ	يَتَخَبَّطُ	تَخَبُّطًا	(باؤلا کر دینا)

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ (البقرۃ: 275)

مشق

دی گئی مثال کے مطابق درج ذیل مادوں کو باب میں ڈال کر خالی کالمز مکمل کریں۔

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
ح د ث						بات چیت کرنا
ع ج ب						تعجب کرنا
ف ك ر						سوچنا
ق د م						آگے بڑھنا
د خ ل						دخل اندازی کرنا
ق ب ل						قبول کرنا
ع م ق						گہرائی تک پہنچنا
ج ن ب						اجتناب کرنا
ق ر ب						قرب حاصل کرنا
ذ ك ر						یاد کرنا

تَفَاعُل

تکاثر تفاخر تغابن تعارف توازن تعاون تواتر تعاقب
تصادم تناسب تناسل تجاوز تقابل تناظر تدارک

تَفَاعَلَ يَتَفَاعَلُ تَفَاعُلًا

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	تَفَاعَلَ	تَفَاعَلَا	تَفَاعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	تَفَاعَلَتْ	تَفَاعَلَتَا	تَفَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	تَفَاعَلْتَ	تَفَاعَلْتُمَا	تَفَاعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	تَفَاعَلْتِ	تَفَاعَلْتُمَا	تَفَاعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	تَفَاعَلْتُ	تَفَاعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَتَفَاعَلُ	يَتَفَاعَلَانِ	يَتَفَاعَلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَتَفَاعَلُ	تَتَفَاعَلَانِ	يَتَفَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	تَتَفَاعَلُ	تَتَفَاعَلَانِ	تَتَفَاعَلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَتَفَاعَلِيْنَ	تَتَفَاعَلَانِ	تَتَفَاعَلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَتَفَاعَلُ	نَتَفَاعَلُ	

خصوصیت: تشارک: کسی کام کے ہونے میں دو افراد یا دو چیزوں کا شریک ہونا اس شرط کے ساتھ کہ دونوں فاعل ہوں۔

غ م ز　تَغَامَزَ　يَتَغَامَزُ　تَغَامُزًا　(ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کرنا)

وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ

د ر س　تَدَارَسَ　يَتَدَارَسُ　تَدَارُسًا　(باہم پڑھنا)

يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ　(صحیح مسلم)

ع ق ب　تَعَاقَبَ　يَتَعَاقَبُ　تَعَاقُبًا　(یکے بعد دیگرے آنا)

إِنَّ الْعُسْرَ وَالْيُسْرَ يَتَعَاقَبَانِ

ن ص ر　تَنَاصَرَ　يَتَنَاصَرُ　تَنَاصُرًا　(ایک دوسرے کی مدد کرنا)

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ

خ ف ت　تَخَافَتَ　يَتَخَافَتُ　تَخَافُتًا　(ایک دوسرے سے چپکے چپکے بات کرنا)

وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ

ن ز ع　تَنَازَعَ　يَتَنَازَعُ　تَنَازُعًا　(باہم جھگڑنا)

لَا يَتَنَازَعُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى الْمَالِ

ك ث ر　تَكَاثَرَ　يَتَكَاثَرُ　تَكَاثُرًا　(باہم کثرت طلب کرنا)

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

ف خ ر　تَفَاخَرَ　يَتَفَاخَرُ　تَفَاخُرًا　(ایک دوسرے پر فخر کرنا)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ

مشق

دی گئی مثال کے مطابق درج ذیل مادوں کو باب میں ڈال کر خالی کالمز مکمل کریں۔

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
خ ص م						باہم جھگڑا کرنا
ض ھ ر						باہم پشت پناہی کرنا
د ر ك						پیچھا کر کے پکڑنا
ع س ر						مشکل میں پڑنا
ر ج ع						باہم رجوع کرنا
ح ك م						مل کر فیصلہ کرنا
ق س م						باہم قسم کھانا
ق ب ل						آمنے سامنے ہونا
ر ك ب						ڈھیروں پڑے ہونا
ج ن ف						برائی کی طرف جھکنا

تفعّل اور تفاعل کا خصوصی قاعدہ

ت ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ

باب تفعّل اور تفاعل میں "ف" کلمہ اگر مندرجہ بالا حروف میں سے کوئی حرف ہو تو ان دونوں ابواب کی "ت" تبدیل ہو کر وہی حرف بن جاتی ہے جو "ف" کلمہ پر ہے۔ پھر ادغام کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً:

ذ ک ر (تفعّل) تَذَكَّرَ ذَذَكَّرَ ذْذَكَّرَ اذْذَكَّرَ اِذْذَكَّرَ اِذَّكَّرَ

يَتَذَكَّرُ يَذَذَكَّرُ يَذْذَكَّرُ يَذَّكَّرُ

ث ق ل (تفاعل) تَثَاقَلَ ثَثَاقَلَ ثْثَاقَلَ اثْثَاقَلَ اِثْثَاقَلَ اِثَّاقَلَ

يَتَثَاقَلُ يَثَثَاقَلُ يَثْثَاقَلُ يَثَّاقَلُ

اِفْتِعَال

اختلاف اجتناب اقتدار اقتباس اجتهاد اکتساب اشتغال امتحان
اجتماع اختیار احترام اہتمام اعتراف اعتبار اختصار انتقام
انتظار انتشار انتخاب انتقال

اِفْتَعَلَ يَفْتَعِلُ اِفْتِعَالًا

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اِفْتَعَلَ	اِفْتَعَلَا	اِفْتَعَلُوا
3rd Person	مؤنث	اِفْتَعَلَتْ	اِفْتَعَلَتَا	اِفْتَعَلْنَ
حاضر	مذکر	اِفْتَعَلْتَ	اِفْتَعَلْتُمَا	اِفْتَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اِفْتَعَلْتِ	اِفْتَعَلْتُمَا	اِفْتَعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	اِفْتَعَلْتُ	اِفْتَعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَفْتَعِلُ	يَفْتَعِلَانِ	يَفْتَعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفْتَعِلُ	تَفْتَعِلَانِ	يَفْتَعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَفْتَعِلُ	تَفْتَعِلَانِ	تَفْتَعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفْتَعِلِيْنَ	تَفْتَعِلَانِ	تَفْتَعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَفْتَعِلُ	نَفْتَعِلُ	

خصوصیت: جس فعل کا ذکر ہو اس کو اہتمام سے کرنا اہمیت دے کر کرنا

نوٹ: باب افتعال کا ھمزہ، ھمزۃ الوصل ہوتا ہے۔

ک س ب	اِكْتَسَبَ	يَكْتَسِبُ	اِكْتِسَابًا	(کمانا)

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

ق ر ب	اِقْتَرَبَ	يَقْتَرِبُ	اِقْتِرَابًا	(قریب ہونا)

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ

ج م ع	اِجْتَمَعَ	يَجْتَمِعُ	اِجْتِمَاعًا	(اکٹھا ہونا)

وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ (متفق علیہ)

ع ر ف	اِعْتَرَفَ	يَعْتَرِفُ	اِعْتِرَافًا	(اعتراف کرنا)

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ

ن ق م	اِنْتَقَمَ	يَنْتَقِمُ	اِنْتِقَامًا	(انتقام لینا)

وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللهُ مِنْهُ

ع ذ ر	اِعْتَذَرَ	يَعْتَذِرُ	اِعْتِذَارًا	(عذر پیش کرنا)

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ

افتعال کا خصوصی قواعد

باب افتعال میں ''ف'' کلمہ اگر (د ذ ز) میں سے کوئی حرف ہو تو باب افتعال کی ''ت'' کو ''د'' میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

''ف'' کلمہ اگر ''د'' ہے تو ''ت'' سے تبدیل شدہ ''د'' میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

دخ ل   اِدْتَخَلَ   اِدْدَخَلَ   اِدَّخَلَ

یَدْتَخِلُ   یَدْدَخِلُ   یَدَّخِلُ

''ف'' کلمہ اگر ''ذ'' یا ''ز'' ہے تو ''ت'' سے تبدیل شدہ ''د'' کے مختلف احوال ہیں۔

''ز'' کی صورت میں ''د'' اپنی حالت میں باقی رہے گی یا ''د'' کو ''ف'' کلمہ کے ہم جنس سے بدل دیا جائے گا مثلاً:

ز ج ر   اِزْتَجَرَ   اِزْدَجَرَ   یا   اِزْزَجَرَ   اِزَّجَرَ

یَزْتَجِرُ   یَزْدَجِرُ   یا   یَزْزَجِرُ   یَزَّجِرُ

''ذ'' کی صورت میں ''د'' اپنی حالت میں باقی رہے گی یا ''د'' کو ''ف'' کلمہ کے ہم جنس سے بدل دیا جائے گا یا ''ف'' کلمہ کو ''د'' کے ہم جنس سے بدل دیں گے مثلاً:

ذ ک ر   اِذْتَکَرَ   اِذْدَکَرَ   یا   اِذْذَکَرَ   اِذَّکَرَ   یا   اِدْدَکَرَ   اِدَّکَرَ

یَذْتَکِرُ   یَذْدَکِرُ   یا   یَذْذَکِرُ   یَذَّکِرُ   یا   یَدْدَکِرُ   یَدَّکِرُ

باب افتعال کا ''ف'' کلمہ اگر (ص ض ط ظ) میں سے کوئی حرف ہو تو باب افتعال کی ''ت'' تبدیل ہو کر ''ط'' بن جاتی ہے۔ پھر اُس بدلے ہوئے ''ط'' کو ''ف'' کلمہ کے ہم جنس سے بدلنا جائز ہے مثلاً:

ص ب ر	اِصْتَبَرَ	اِصْطَبَرَ	یا	اِصْصَبَرَ	اِصَّبَرَ
	یَصْتَبِرُ	یَصْطَبِرُ	یا	یَصْصَبِرُ	یَصَّبِرُ
ض ر ب	اِضْتَرَبَ	اِضْطَرَبَ	یا	اِضْضَرَبَ	اِضَّرَبَ
	یَضْتَرِبُ	یَضْطَرِبُ	یا	یَضْضَرِبُ	یَضَّرِبُ

ط ل ع	اِطْتَلَعَ	اِطْطَلَعَ	اِطَّلَعَ
	یَطْتَلِعُ	یَطْطَلِعُ	یَطَّلِعُ

ظ ل م	اِظْتَلَمَ	اِظْطَلَمَ	یا	اِظْظَلَمَ	اِظَّلَمَ
	یَظْتَلِمُ	یَظْطَلِمُ	یا	یَظْظَلِمُ	یَظَّلِمُ

باب افتعال میں ”ع“ کلمہ (ت ث ج ر و ذ س ش ص ض ط ظ) ہو تو باب افتعال کی ”ت“ کو ان حروف سے تبدیل کر کے آپس میں ادغام کر دیا جاتا ہے اور **همزة الوصل** کو گرا دیا جاتا ہے۔

خ ص م	اِخْتَصَمَ	اِخْصَصَمَ	اِخْصَّمَ	خَصَّمَ	
	یَخْتَصِمُ	یَخْصَصِمُ	یَخَصِّمُ		
ه د ی	اِهْتَدَی	اِهْدَدَی	اِهَدَّی	هَدَّی	هِدّٰی
	یَهْتَدِیُ	یَهْدَدِیُ	یَهَدِّیُ	یَهِدِّیُ	

فعل مضارع میں ”ف“ کلمہ پر کسرہ پڑھنا بھی جائز ہے یعنی:

یَخَصِّمُ	سے	یَخِصِّمُ
یَهَدِّیُ	سے	یَهِدِّیُ

باب افتعال میں ”ف“ کلمہ اگر (و یا ی) ہو تو اسے ”ت“ میں تبدیل کر کے باب افتعال کی ”ت“ میں مدغم کر دیتے ہیں۔

و ق ی	اِوْتَقٰى	اِتْتَقٰى	اِتَّقٰى
	يَوْتَقِىْ	يَتْتَقِىْ	يَتَّقِىْ
ی س ر	اِيْتَسَرَ	اِتْتَسَرَ	اِتَّسَرَ
	يَيْتَسِرُ	يَتْتَسِرُ	يَتَّسِرُ

''وْ'' کی تبدیلی لازمی ہے جبکہ ''ی'' کی تبدیلی اختیاری ہے۔

''اَخَذَ'' جب باب افتعال سے آتا ہے تو خلاف قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

ا خ ذ	اِأْتَخَذَ	اِتْتَخَذَ	اِتَّخَذَ
	يَأْتَخِذُ	يَتْتَخِذُ	يَتَّخِذُ

مشق

دی گئی مثال کے مطابق درج ذیل مادوں کو باب میں ڈال کر خالی کالمز مکمل کریں۔

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
خ ل ف						اختلاف کرنا
خ ص م						تکرار کرنا
ع ذ ر						عذر پیش کرنا
ن ق م						برائی کا بدلہ لینا
ل م س						تلاش کرنا
م ح ن						آزمائش کرنا
ع ب ر						عبرت حاصل کرنا
ن ش ر						منتشر ہونا
ن ث ر						بکھر جانا
س ب ق						سبقت لے جانے کی کوشش کرنا

اِنْفِعَال

انقلاب انکسار انکشاف انحراف انفطار

انشقاق انشراح انحصار انحطاط انقطاع

اِنْفَعَلَ يَنْفَعِلُ اِنْفِعَالًا

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اِنْفَعَلَ	اِنْفَعَلَا	اِنْفَعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	اِنْفَعَلَتْ	اِنْفَعَلَتَا	اِنْفَعَلْنَ
حاضر	مذکر	اِنْفَعَلْتَ	اِنْفَعَلْتُمَا	اِنْفَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اِنْفَعَلْتِ	اِنْفَعَلْتُمَا	اِنْفَعَلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اِنْفَعَلْتُ	اِنْفَعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَنْفَعِلُ	يَنْفَعِلَانِ	يَنْفَعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَنْفَعِلُ	تَنْفَعِلَانِ	يَنْفَعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَنْفَعِلُ	تَنْفَعِلَانِ	تَنْفَعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَنْفَعِلِيْنَ	تَنْفَعِلَانِ	تَنْفَعِلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَنْفَعِلُ	نَنْفَعِلُ	

خصوصیت: متعدی افعال کو لازم بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
باب انفعال کا همزه بھی همزة الوصل ہوتا ہے۔

ك س ر   اِنْكَسَرَ   يَنْكَسِرُ   اِنْكِسَارًا   (ٹوٹ جانا)

اِنْكَسَرَ الْقَلَمُ

ص ر ف   اِنْصَرَفَ   يَنْصَرِفُ   اِنْصِرَافًا   (پھر جانا)

اِنْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ (التوبة:127)

ك د ر   اِنْكَدَرَ   يَنْكَدِرُ   اِنْكِدَارًا   (گدلا ہو جانا)

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ (التکویر:2)

ب ع ث   اِنْبَعَثَ   يَنْبَعِثُ   اِنْبِعَاثًا   (اٹھ کھڑا ہونا)

اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا

ط ل ق   اِنْطَلَقَ   يَنْطَلِقُ   اِنْطِلَاقًا   (چلنا)

لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ (الشعراء:13)

ق ل ب   اِنْقَلَبَ   يَنْقَلِبُ   اِنْقِلَابًا   (واپس مڑنا)

وَيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا (الانشقاق:9)

ف ج ر   اِنْفَجَرَ   يَنْفَجِرُ   اِنْفِجَارًا   (پھٹ پڑنا)

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (البقرة:60)

ق ط ع   اِنْقَطَعَ   يَنْقَطِعُ   اِنْقِطَاعًا   (کٹ جانا)

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ (صحیح مسلم)

ف ط ر   اِنْفَطَرَ   يَنْفَطِرُ   اِنْفِطَارًا   (پھٹ جانا)

اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ (الانفطار:1)

مشق

دی گئی مثال کے مطابق درج ذیل مادوں کو باب میں ڈال کر خالی کالمز مکمل کریں۔

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
ص ر ف						پھر جانا
س ل خ						نکل بھاگنا
ب ع ث						اٹھ کھڑا ہونا
ك د ر						گدلا ہو جانا
ف ل ق						پھٹ جانا
ھ م ر						زور سے بارش ہونا
ف ص م						ٹوٹ جانا
ط ل ق						روانہ ہونا
ق ع ر						جڑ سے اکھڑ جانا
ب ج س						پھوٹ نکلنا

اِسْتِفْعَال

استغفار استقبال استخراج استکبار استحصال

استقرار استحکام استہزاء استدراج استخلاف

اِسْتَفْعَلَ يَسْتَفْعِلُ اِسْتِفْعَالًا

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اِسْتَفْعَلَ	اِسْتَفْعَلَا	اِسْتَفْعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	اِسْتَفْعَلَتْ	اِسْتَفْعَلَتَا	اِسْتَفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	اِسْتَفْعَلْتَ	اِسْتَفْعَلْتُمَا	اِسْتَفْعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اِسْتَفْعَلْتِ	اِسْتَفْعَلْتُمَا	اِسْتَفْعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	اِسْتَفْعَلْتُ	اِسْتَفْعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَسْتَفْعِلُ	يَسْتَفْعِلَانِ	يَسْتَفْعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَسْتَفْعِلُ	تَسْتَفْعِلَانِ	يَسْتَفْعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَسْتَفْعِلُ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَسْتَفْعِلِيْنَ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَسْتَفْعِلُ	نَسْتَفْعِلُ	

خصوصیت: زیادہ تر کسی کام کو طلب کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

باب استفعال کا ہمزہ بھی ہمزۃُ الوصل ہوتا ہے۔

غ ف ر اِسْتَغْفَرَ يَسْتَغْفِرُ اِسْتِغْفَارًا (بخشش مانگنا)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

ك ب ر اِسْتَكْبَرَ يَسْتَكْبِرُ اِسْتِكْبَارًا (بڑائی چاہنا۔ تکبر کرنا)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ (غافر:60)

ب د ل اِسْتَبْدَلَ يَسْتَبْدِلُ اِسْتِبْدَالًا (بدلنا چاہنا)

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ (البقرۃ:61)

ط ع م اِسْتَطْعَمَ يَسْتَطْعِمُ اِسْتِطْعَامًا (کھانا طلب کرنا)

اِسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا

ع ج ل اِسْتَعْجَلَ يَسْتَعْجِلُ اِسْتِعْجَالًا (جلدی مانگنا)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ (العنکبوت:54)

مشق

دی گئی مثال کے مطابق درج ذیل مادوں کو باب میں ڈال کر خالی کالمز مکمل کریں۔

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
م ت ع						فائدہ اٹھانا
ن ص ر						مدد طلب کرنا
ح ف ظ						کسی کی حفاظت میں دینا
ب ش ر						خوشی منانا
د ر ج						آہستہ آہستہ پکڑنا
خ ل ف						جانشین بنانا
ش ھ د						گواہی کے لیے بلانا
ق د م						آگے چلنے کی خواہش کرنا
ع ص م						اپنے آپ کو بچانا
م س ك						مضبوطی سے پکڑنا

ثلاثی مزید فیہ

(فعل مجہول)

ماضی مجہول :

ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب میں ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ ایک ہی ہے جو تین Steps پر مشتمل ہے۔

1. آخری حرف کو ویسے ہی رہنے دیں۔
2. آخری حرف سے پہلے حرف پر زیر لگادیں۔
3. باقی تمام متحرک حروف کی حرکت کو پیش میں تبدیل کردیں۔

مضارع مجہول :

ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب میں مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ بھی ایک ہی ہے یہ قاعدہ بھی تین Steps پر مشتمل ہے۔

1. آخری حرف کو ویسے ہی رہنے دیں۔
2. آخری حرف سے پہلے حرف پر زبر لگادیں۔
3. علامت مضارع پر پیش لگادیں اور باقی حروف کو ویسے ہی رہنے دیں۔

ثلاثی مزید فیہ ابواب سے مجہول

باب	مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	ماضی مجہول	مضارع مجہول
اِفْعَال	ن ز ل	اَنْزَلَ	يُنْزِلُ	اُنْزِلَ	يُنْزَلُ
	خ ر ج	اَخْرَجَ	يُخْرِجُ	اُخْرِجَ	يُخْرَجُ
تَفْعِيْل	ک و ر	كَوَّرَ	يُكَوِّرُ	كُوِّرَ	يُكَوَّرُ
	خ ف ف	خَفَّفَ	يُخَفِّفُ	خُفِّفَ	يُخَفَّفُ
مُفَاعَلَه	ن د ی	نَادٰی	يُنَادِیْ	نُوْدِیَ	يُنَادٰی
	ح س ب	حَاسَبَ	يُحَاسِبُ	حُوْسِبَ	يُحَاسَبُ
تَفَعُّل	ق ب ل	تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	تُقُبِّلَ	يُتَقَبَّلُ
	خ ط ف	تَخَطَّفَ	يَتَخَطَّفُ	تُخُطِّفَ	يُتَخَطَّفُ
تَفَاعُل	ن ف س	تَنَافَسَ	يَتَنَافَسُ	تُنُوْفِسَ	يُتَنَافَسُ
اِفْتِعَال	خ ل ف	اِخْتَلَفَ	يَخْتَلِفُ	اُخْتُلِفَ	يُخْتَلَفُ
	ن ف ع	اِنْتَفَعَ	يَنْتَفِعُ	اُنْتُفِعَ	يُنْتَفَعُ
اِنْفِعَال	ف ط ر	اِنْفَطَرَ	يَنْفَطِرُ	×	×
اِسْتِفْعَال	ھ ز ء	اِسْتَهْزَءَ	يَسْتَهْزِءُ	اُسْتُهْزِءَ	يُسْتَهْزَءُ
	ع ت ب	اِسْتَعْتَبَ	يَسْتَعْتِبُ	اُسْتُعْتِبَ	يُسْتَعْتَبُ

۱۔ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ (البقرۃ:4)

۲۔ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا (الجاثیۃ:35)

۳۔ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (التکویر:1)

۴۔ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ (عمران: 88)

۵۔ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ (الجمعۃ: 9)

۶۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا (الانشقاق:7)

۷۔ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا (المائدۃ: 27)

۸۔ اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ (العنکبوت:27)

۹۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ (ھود:110)

۱۰۔ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ (صحیح مسلم)

۱۱۔ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ (الانعام:10)

۱۲۔ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ (الروم:57)

ابواب رباعی

عربی زبان میں بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جن کے حروف مادہ کی تعداد چار ہوتی ہے ایسے افعال کو رباعی افعال کہا جاتا ہے۔

رباعی افعال کے ابواب بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔

1۔ رباعی مجرد

2۔ رباعی مزید فیہ

رباعی مجرد

رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے جس کا ماضی اور مضارع درج ذیل وزن پر آتا ہے۔

فَعْلَلَ - يُفَعْلِلُ

قرآن مجید میں رباعی مجرد کے افعال میں سے زَلْزَلَ ، وَسْوَسَ ، زَحْزَحَ جیسے افعال استعمال ہوئے ہیں۔

رباعی مزید فیہ

رباعی مزید فیہ کے تین ابواب ہیں جن کا ماضی اور مضارع درج ذیل اوزان پر آتا ہے۔

1۔ تَفَعْلَلَ - يَتَفَعْلَلُ

2۔ اِفْعَنْلَلَ - يَفْعَنْلِلُ

3۔ اِفْعَلَلَّ - يَفْعَلِلُّ

ان ابواب میں سے باب نمبر تین کی کچھ مثالیں قرآن میں موجود ہیں جیسے:

☆ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد: 28)

☆ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (الزمر: 23)

رباعی ابواب سے فعل مجہول اسی قاعدے سے بنتا ہے جس قاعدے سے ثلاثی مزید فیہ ابواب میں بنتا ہے۔

اسمائے مُشْتَقَّه

① عربی زبان میں بننے والے الفاظ خواہ وہ افعال ہوں یا اسماء ان کا ایک مادہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر الفاظ کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔

② بعض مادوں سے بہت کم الفاظ بنتے ہیں اور بعض سے بہت زیادہ

③ ان الفاظ کی بناوٹ دو طرح کی ہوتی ہے۔

1 کچھ الفاظ ایک قاعدے اور اصول کے تحت بنتے ہیں۔ یعنی وہ تمام مادوں سے ایک ہی طریقے پر یعنی ایک ہی مقررہ وزن پر بنائے جا سکتے ہیں ایسے الفاظ مشتقات کہلاتے ہیں۔

2 کچھ الفاظ کسی قاعدے اور اصول کے تحت نہیں بنتے بلکہ اہل زبان انھیں جس طرح استعمال کرتے آئے ہیں وہ اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ انھیں جامد کہتے ہیں۔

④ افعال سب کے سب مشتقات ہیں کیونکہ ہر فعل کی بناوٹ مقررہ قواعد کے مطابق عمل میں آتی ہے۔
سینکڑوں اسماء ایسے ہیں جو کسی قاعدے کے تحت نہیں بنائے گئے بس اہل زبان ان کو اس طرح استعمال کرتے ہیں۔
جیسے عربی زبان میں ثلاثی مجرد کا ''مصدر'' کسی قاعدے کے تحت نہیں بنتا مثلاً

مارنا	ضَرْبٌ
جانا	ذَهَابٌ
طلب کرنا	طَلَبٌ
بخش دینا	غُفْرَانٌ
بیٹھنا	قُعُوْدٌ

اسی طرح بے شمار اشخاص، مقامات اور دیگر اشیاء کے نام بھی کسی قاعدہ اور اصول کے تحت نہیں آتے مثلاً مَلِكٌ، مَلَكٌ، رَجُلٌ، رِجْلٌ

ان تمام اسماء کا یقیناً مادہ تو ہے لیکن ان کی بناوٹ کسی خاص اصول کے تحت نہیں ہے۔ ان اسماء کو اسمائے جامد کہتے ہیں۔ تاہم کچھ اسماء ایسے بھی ہیں جو تمام مادوں سے تقریباً ایک ہی طریقے سے بنائے جاتے ہیں ایسے اسماء کو اسماء مشتقہ کہتے ہیں۔ اسمائے مشتقہ کی درج ذیل اقسام ہیں۔

اسم الفاعل   اسم المفعول   اسم الظرف   اسم الصفّه   اسم الآله

اسم الفاعل

وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کو کرنے والے کا مفہوم دے۔ مثلاً لکھنے والا، پڑھنے والا، مارنے والا، پینے والا، مدد کرنے والا وغیرہ

ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ مختلف ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ

ثلاثی مجرد کے تمام ابواب (سواۓ کَرُمَ) سے اسم الفاعل فَاعِلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔

ن ص ر	(ن)	نَاصِرٌ	مدد کرنے والا
ف ت ح	(ف)	فَاتِحٌ	کھولنے والا
ض ر ب	(ض)	ضَارِبٌ	مارنے والا
ش ر ب	(س)	شَارِبٌ	پینے والا

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل کی گردان

(ق ت ل)

جنس	عدد	حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
	واحد	قَاتِلٌ	قَاتِلًا	قَاتِلٍ
مذکر	مثنی	قَاتِلَانِ	قَاتِلَيْنِ	قَاتِلَيْنِ
	جمع	قَاتِلُوْنَ	قَاتِلِيْنَ	قَاتِلِيْنَ
	واحد	قَاتِلَةٌ	قَاتِلَةً	قَاتِلَةٍ
مؤنث	مثنی	قَاتِلَتَانِ	قَاتِلَتَيْنِ	قَاتِلَتَيْنِ
	جمع	قَاتِلَاتٌ	قَاتِلَاتٍ	قَاتِلَاتٍ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ:

ثلاثی مزید فیہ ابواب سے اسم الفاعل بنانے کے لیے فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے پھر درج ذیل Steps کے تحت اسم الفاعل بنایا جاتا ہے۔

i۔ علامت مضارع ہٹا کر اس کی جگہ مضموم میم (مُ) لگا دیں۔

ii۔ عین کلمہ پر اگر زیر نہیں ہے تو زیر لگا دیں۔

iii۔ لام کلمہ پر دو پیش (تنوین) لگا دیں۔

س ل م	(افعال)	يُسْلِمُ	سے	مُسْلِمٌ	اسلام لانے والا
ع ل م	(تفعیل)	يُعَلِّمُ	سے	مُعَلِّمٌ	علم دینے والا
ج ه د	(مفاعلہ)	يُجَاهِدُ	سے	مُجَاهِدٌ	جہاد کرنے والا
ك ب ر	(تفعّل)	يَتَكَبَّرُ	سے	مُتَكَبِّرٌ	تکبر کرنے والا
ش ب ه	(تفاعل)	يَتَشَابَهُ	سے	مُتَشَابِهٌ	ایک دوسرے سے ملتا جلتا
ن ظ ر	(افتعال)	يَنْتَظِرُ	سے	مُنْتَظِرٌ	انتظار کرنے والا
ح ر ف	(انفعال)	يَنْحَرِفُ	سے	مُنْحَرِفٌ	انحراف کرنے والا
ن ص ر	(استفعال)	يَسْتَنْصِرُ	سے	مُسْتَنْصِرٌ	مدد طلب کرنے والا

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل کی گردان

(افعال)

جنس	عدد	حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
	واحد	مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ
مذکر	مثنی	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمَيْنِ
	جمع	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمِيْنَ
	واحد	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَةٍ
مؤنث	مثنی	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَيْنِ	مُسْلِمَتَيْنِ
	جمع	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ

اسم الفاعل اور فاعل میں فرق:

فاعل ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہو سکتا ہے۔

دَخَلَ زَيْدٌ	فاعل ہے لہٰذا حالت رفع میں ہے۔
ضَرَبَ زَيْدًا	مفعول ہے لہٰذا حالت نصب میں ہے۔

جبکہ

دَخَلَ سَارِقٌ	سَارِق اسم الفاعل ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے۔
ضَرَبَ سَارِقًا	سَارِق اسم الفاعل ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
بَيْتُ السَّارِقِ	سَارِق اسم الفاعل ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔
فاعل	حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے۔
اسم الفاعل	حسب موقع حالت رفع، حالت نصب اور حالت جر میں استعمال ہو سکتا ہے۔

اسم المفعول

اسم المفعول وہ اسم مشتق ہے جس پر فعل واقع ہوا ہو۔ مثلاً مارا ہوا، کھولا ہوا، مدد کیا ہوا وغیرہ
اسم الفاعل کی طرح ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ ابواب میں اسم المفعول بنانے کا طریقہ بھی مختلف ہے۔
ثلاثی مجرد سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ: ثلاثی مجرد سے اسم المفعول **مَفْعُوْلٌ** کے وزن پر بنتا ہے

ن ص ر	(ن)	مَنْصُوْرٌ	مدد کیا ہوا
ف ت ح	(ف)	مَفْتُوْحٌ	کھلا ہوا
ض ر ب	(ض)	مَضْرُوْبٌ	مارا ہوا
ش ر ب	(س)	مَشْرُوْبٌ	پیا ہوا

ثلاثی مجرد سے اسم المفعول کی گردان

(ق ت ل)

جنس	عدد	حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
مذکر	واحد	مَقْتُوْلٌ	مَقْتُوْلًا	مَقْتُوْلٍ
	مثنی	مَقْتُوْلَانِ	مَقْتُوْلَيْنِ	مَقْتُوْلَيْنِ
	جمع	مَقْتُوْلُوْنَ	مَقْتُوْلِيْنَ	مَقْتُوْلِيْنَ
مؤنث	واحد	مَقْتُوْلَةٌ	مَقْتُوْلَةً	مَقْتُوْلَةٍ
	مثنی	مَقْتُوْلَتَانِ	مُقْتُوْلَتَيْنِ	مُقْتُوْلَتَيْنِ
	جمع	مَقْتُوْلَاتٌ	مَقْتُوْلَاتٍ	مَقْتُوْلَاتٍ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ:

ثلاثی مزید فیہ ابواب سے اسم المفعول بنانے کے لیے بھی فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے اور پھر درج ذیل (Steps) کے تحت اسم المفعول بنایا جاتا ہے۔

i۔ علامت مضارع ہٹا کر اسکی جگہ مضموم میم (مُ) لگادیں۔

ii۔ عین کلمہ پر زبر لگادیں۔

iii۔ لام کلمہ پر تنوین لگادیں۔

ك ر م	(افعال)	يُكْرِمُ	سے	مُكْرَمٌ
ح د ث	(تفعيل)	يُحَدِّثُ	سے	مُحَدَّثٌ
خ ط ب	(مفاعله)	يُخَاطِبُ	سے	مُخَاطَبٌ
ف ر ق	(تفعل)	يَتَفَرَّقُ	سے	مُتَفَرَّقٌ
ن ظ ر	(افتعال)	يَنْتَظِرُ	سے	مُنْتَظَرٌ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم المفعول کی گردان:

(تفعیل)

جنس	عدد	حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
مذکر	واحد	مُحَدَّثٌ	مُحَدَّثًا	مُحَدَّثٍ
	تثنیہ	مُحَدَّثَانِ	مُحَدَّثَيْنِ	مُحَدَّثَيْنِ
	جمع	مُحَدَّثُوْنَ	مُحَدَّثِيْنَ	مُحَدَّثِيْنَ
مؤنث	واحد	مُحَدَّثَةٌ	مُحَدَّثَةً	مُحَدَّثَةٍ
	تثنیہ	مُحَدَّثَتَانِ	مُحَدَّثَتَيْنِ	مُحَدَّثَتَيْنِ
	جمع	مُحَدَّثَاتٌ	مُحَدَّثَاتٍ	مُحَدَّثَاتٍ

اسم المفعول اور مفعول میں فرق:

مفعول ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہو سکتا ہے۔

ضَرَبَ زَيْدًا	زید مفعول ہے لہٰذا حالت نصب میں ہے جبکہ
ذَهَبَ مَحْمُودٌ	محمود اسم المفعول ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے۔
ضَرَبَ مَحْمُودًا	محمود اسم المفعول ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
بَيْتُ مَحْمُودٍ	محمود اسم المفعول ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔
مفعول	حالت نصب میں آتا ہے۔
اسم المفعول	حسب موقع حالت رفع، حالت نصب اور حالت جر میں آسکتا ہے۔

اسم الظرف

ایسا اسم مشتق جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کا وقت یا اسکی جگہ کا مفہوم رکھتا ہو۔ اگر کام کے وقت اور زمانے کو ظاہر کرے تو ظرف زمان اور اگر کام کرنے کی جگہ کا مفہوم دے تو ظرف مکان کہلاتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ:

فعل ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کے لیے دو وزن استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ مَفْعَلٌ

۲۔ مَفْعِلٌ

جن ابواب کے مضارع میں عین کلمہ پیش والا یا زبر والا ہو ان ابواب سے اسم الظرف عام طور پر مَفْعَلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔ اور جب ابواب کے مضارع میں عین کلمہ زیر والا ہو ان سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔ مختصراً یوں کہ سکتے ہیں کہ ثلاثی مجرد ابواب میں باب ضَرَبَ اور باب حَسِبَ سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِلٌ کے وزن پر بنتا ہے جبکہ باقی ابواب سے عموماً مَفْعَلٌ کے وزن پر بنتا ہے (کچھ مَفْعِلٌ کے وزن پر بھی بنتے ہیں)

مَفْعَلٌ :- مَكْتَبٌ - مَنْظَرٌ - مَرْقَدٌ - مَشْرَبٌ - مَطْلَعٌ - مَسْكَنٌ

مَفْعِلٌ :- مَجْلِسٌ - مَنْزِلٌ - مَرْجِعٌ - (مَسْجِدٌ - مَشْرِقٌ - مَغْرِبٌ)

اگر کوئی کام کسی جگہ بکثرت ہوتا ہو تو اس کا اسم الظرف مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ یہ وزن صرف ظرف مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مَفْعَلَةٌ : مَدْرَسَةٌ - مَطْبَعَةٌ - مَزْرَعَةٌ - مَقْبَرَةٌ - مَكْتَبَةٌ

اسم الظرف خواہ مَفْعَلٌ کے وزن پر آئے، مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے یا مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آئے ان کی جمع مکسر ہی استعمال ہوتی ہے جس کا وزن مَفَاعِلُ ہے جو غیر منصرف ہے۔

مَفَاعِلُ: مَسَاجِدُ- مَنَاظِرُ- مَكَاتِبُ- مَدَارِسُ- مَجَالِسُ- مَشَارِقُ- مَغَارِبُ- مَسَاكِنُ

کچھ اسم الظرف مِفْعَالٌ کے وزن پر بھی آتے ہیں۔

و ق ت	مِيْقَاتٌ
و ع د	مِيْعَادٌ
و ز ن	مِيْزَانٌ
ح ر ب	مِحْرَابٌ
ء ذ ن	مِئْذَانٌ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ:

مزید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے بلکہ مزید فیہ سے بنائے گئے اسم المفعول کو ہی اسم الظرف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور فیصلہ سیاق وسباق سے کیا جاتا ہے۔

د خ ل	(افعال)	مُدْخَلٌ
خ ر ج	(افعال)	مُخْرَجٌ

میم کی پیش اور زبر ثلاثی مجرد اور مزید فیہ کے اسم الظرف ہونے کا پتا دے گی۔

ظرف اور اسم الظرف میں فرق

ظرف صرف جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً فَوْقَ ، تَحْتَ ، عِنْدَ ، لَيْلاً ، نَهَارًا ، صُبْحًا وغیرہ جبکہ اسم الظرف جگہ یا وقت کے ساتھ کام کے کرنے یا ہونے کا مفہوم بھی دیتا ہے۔

ظرف حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے جبکہ اسم الظرف حسب موقع حالت رفع، نصب یا جر میں استعمال ہوسکتا ہے۔

مَسَاجِدُ الْمُسْلِمِيْنَ		(حالت رفع)
قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ	(البقرۃ:65)	(حالت نصب)
سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ	(القدر:6)	(حالت جر)

اسم الصّفہ

ایسا اسم مشتق جو مستقل طور پر کسی اسم کی وقتی یا دائمی صفت کو ظاہر کرے اسم الصِّفة یا صفت مشبہ کہلاتا ہے۔

اسم الصِّفة کے اوزان

اسم الصِّفة کے کئی اوزان ہیں۔

- فَعْلٌ صَعْبٌ (مشکل)
- فِعْلٌ صِفْرٌ (خالی)
- فُعْلٌ حُلْوٌ (میٹھا)
- فَعَلٌ حَسَنٌ (اچھا)
- فَعِلٌ فَرِحٌ (خوش)
- فَعُلٌ
- فَعَالٌ جَبَانٌ (بزدل)
- فُعَالٌ شُجَاعٌ (بہادر)
- فَعِيْلٌ كَرِيْمٌ - سَمِيْعٌ - حَرِيْصٌ - رَحِيْمٌ - بَصِيْرٌ

فعیل کے وزن میں کبھی اسم الفاعل کا مفہوم ہوتا ہے اور کبھی اسم المفعول کا

سَمِيْعٌ	سننے والا	بَصِيْرٌ	دیکھنے والا
قَتِيْلٌ	قتل کیا ہوا	رَجِيْمٌ	رجم کیا ہوا

مندرجہ بالا اوزان ایک درخت کے تنے کی مانند ہیں اس سے نکلنے والی شاخیں درج ذیل ہیں۔

① اِسْمُ الْمُبَالَغَة:

اسم الصّفۃ کی وہ قسم جس میں کسی کام کی کثرت یا زیادتی کا مفہوم پایا جائے اسم المبالغہ میں بھی زیادہ تر "کام کرنے والا" کا ہی مفہوم ہوتا ہے لیکن کام کی کثرت اور زیادتی کے معنی کے ساتھ

ح م د حَامِدٌ (اسم الفاعل) حَمَّادٌ (اسم المبالغہ)

اسم المبالغہ کے بھی کئی اوزان ہیں جن میں سے زیادہ استعمال ہونے والے اوزان درج ذیل ہیں۔

۱۔ فَعَّالٌ غَفَّارٌ ۔ سَتَّارٌ ۔ تَوَّابٌ ۔ حَمَّالٌ ۔ خَبَّازٌ ۔ خَيَّاطٌ

۲۔ فَعُوْلٌ غَفُوْرٌ ۔ صَبُوْرٌ ۔ شَكُوْرٌ ۔ غَرُوْرٌ

۳۔ فَعِيْلٌ یہ وزن صفت مشبہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ فَعْلَانُ غَضْبَانُ ۔ عَطْشَانُ ۔ جَوْعَانُ ۔ كَسْلَانُ

۵۔ فَعْلَانٌ تَعْبَانٌ

اسم المبالغہ کے مزید اوزان:

- فُعَالٌ عُجَافٌ (بہت دبلا ہونا)
- فَعَّالَةٌ عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم)
- فُعَّالٌ كُبَّارٌ
- فَاعُوْلٌ طَاغُوْتٌ ۔ فَارُوْقٌ
- فَعُّوْلٌ قَيُّوْمٌ
- فُعُّوْلٌ قُدُّوْسٌ
- فِعِّيْلٌ صِدِّيْقٌ
- فُعَلَةٌ هُمَزَةٌ
- فَاعِلَةٌ قَارِعَةٌ
- مِفْعِيْلٌ مِسْكِيْنٌ
- مِفْعَالٌ مِدْرَارٌ

② اَلْوَانٌ و عُيُوْبٌ:

یہ اسمائے الصفۃ کی ایک خاص اور اہم قسم ہے۔ جو افعال رنگ، ظاہری عیب یا حلیہ کے معنی دیتے ہیں ان سے اسم الصفۃ مذکر کے لیے اَفْعَلُ کے وزن پر استعمال ہوتا ہے اور مؤنث کے لیے فَعْلَاءُ کے وزن پر اور یہ دونوں وزن غیر منصرف ہیں، ان دونوں کی جمع کا ایک ہی ہے وزن ہے جو فُعْلٌ ہے مثلاً

اَسْوَدُ (کالا۔مذکر) سَوْدَاءُ (کالا۔مؤنث) سُوْدٌ (جمع)

اَحْمَرُ (سرخ) حَمْرَاءُ حُمْرٌ

اَزْرَقُ (نیلا) زَرْقَاءُ زُرْقٌ

اَصْفَرُ	(زرد)	صَفْرَاءُ	صُفْرٌ
اَخْضَرُ	(سبز)	خَضْرَاءُ	خُضْرٌ
اَبْيَضُ	(سفید)	بَيْضَاءُ	بِيْضٌ
اَبْكَمُ	(بہرا)	بَكْمَاءُ	بُكْمٌ
اَصَمُّ	(گونگا)	صَمَّاءُ	صُمٌّ
اَعْمٰى	(اندھا)	عَمْيَاءُ	عُمْيٌ
اَحْوَرُ	(آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی کا نمایاں ہونا)	حَوْرَاءُ	حُوْرٌ
اَعْيَنُ	(موٹی آنکھ والا)	عَيْنَاءُ	عِيْنٌ

		رفع	نصب	جر
مذکر	واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
	مثنی	اَفْعَلَان	اَفْعَلَيْنِ	اَفْعَلَيْنِ
	جمع	فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٍ
مؤنث	واحد	فَعْلَاءُ	فَعْلَاءَ	فَعْلَاءَ
	مثنی	فَعْلَاوَانِ	فَعْلَاوَيْنِ	فَعْلَاوَيْنِ
	جمع	فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٍ

③ اِسْمُ التَّفْضِيْلِ:

ایسا اسم مشتق جو کسی موصوف کی صفت کو دوسرے کے مقابلے میں برتر یا زیادہ ظاہر کرے اسم التفضیل کہلاتا ہے۔ یہ برتری یا زیادتی اچھائی یا برائی دونوں کے اظہار کے لیے ہوسکتی ہے۔ یہ برتری کلی بھی ہوسکتی ہے اور موازنہ کے طور پر بھی کلی برتری یا کمتری کو تفضیل کل کہتے ہیں جسے ہم Superlative degree کے نام سے جانتے ہیں۔ موازنہ کے طور پر برتری یا کمتری تفضیل بعض کہلاتی ہے جس سے ہم Comparative degree کے حوالے سے واقف ہیں۔

☆ اسم التفضیل مذکر کے لیے أَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اور مؤنث کے لیے فُعْلٰى کے وزن پر۔ مذکر اور مؤنث دونوں کی جمع سالم بھی استعمال ہوتی ہے اور جمع مکسر بھی۔

		رفع	نصب	جر
مذکر	واحد	أَفْعَلُ	أَفْعَلَ	أَفْعَلَ
	مثنّٰی	أَفْعَلَانِ	أَفْعَلَيْنِ	أَفْعَلَيْنِ
	جمع سالم	أَفْعَلُوْنَ	أَفْعَلِيْنَ	أَفْعَلِيْنَ
	جمع مکسر	أَفَاعِلُ	أَفَاعِلَ	أَفَاعِلَ
مؤنث	واحد	فُعْلٰى	فُعْلٰى	فُعْلٰى
	مثنّٰی	فُعْلَيَانِ	فُعْلَيَيْنِ	فُعْلَيَيْنِ
	جمع سالم	فُعْلَيَاتٌ	فُعْلَيَاتٍ	فُعْلَيَاتٍ
	جمع مکسر	فُعَلٌ	فُعَلًا	فُعَلٍ

تفضیل بعض:

تفضیل بعض سے مراد ہے دو چیزوں یا اشخاص میں سے کسی ایک کی صفت (اچھی یا بری) کو دوسری کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔ اسے ہم انگریزی میں Comparative degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید عمر سے زیادہ اچھا ہے۔

☆ تفضیل بعض میں اسم التفضیل خبر ہو کر آتا ہے لہٰذا نکرہ ہوتا ہے اور ہمیشہ واحد مذکر آتا ہے (جملہ اسمیہ میں خبر کے مبتدا کی مطابقت میں ہونے والا قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے) اور اس سے پہلے حرف مِنْ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

اَلرَّجُلُ اَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ — اَلرَّجُلَانِ اَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ

اَلرِّجَالُ اَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ — اَلْبِنْتُ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ

اَلْبِنْتَانِ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ — اَلْبَنَاتُ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ

وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ — وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا

أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا (الکہف:۳۴) هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا (القصص:۳۴)

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللهِ (الانعام:۱۵۷)

تفضیل کل

تفضیل کل سے مراد ہے کسی چیز یا شخص کی صفت کو باقی تمام چیزوں یا اشخاص کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔ اسے ہم Superlative Degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید سب سے اچھا ہے۔

اسم التفضیل کو تفضیل کل کے مفہوم میں استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں

① اسم التفضیل کو معرف باللام کردیں اور مرکب توصیفی بنادیں۔

اَلرَّجُلُ الْأَفْضَلُ (سب سے زیادہ افضل مرد)

اَلرَّجُلَانِ الْأَفْضَلَانِ

اَلرِّجَالُ الْأَفَاضِلُ

اَلْعَالِمَةُ الْفُضْلٰى

اَلْعَالِمَتَانِ الْفُضْلَيَانِ

اَلْعَالِمَاتُ الْفُضْلَيَاتُ

② اسم التفضیل کو مضاف بنا کر لائیں اور مضاف الیہ میں ان کا ذکر ہو جن پر برتری ظاہر کرنا مقصود ہو مثلاً

أَعْلَمُ النَّاسِ (تمام لوگوں سے زیادہ عالم)

جب اسم التفضیل مرکب اضافی کی صورت میں جملے میں خبر بن کر استعمال ہو تو اس وقت عدد اور جنس کے اعتبار سے اسکا اپنے موصوف یعنی مبتداء کے مطابق یا مبتدا کے مطابق نہ ہونا دونوں طرح جائز ہے۔

- زَيْدٌ أَعْلَمُ النَّاسِ
- مَرْيَمُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ یا
  مَرْيَمُ فُضْلَى النِّسَاءِ
- اَلْأَنْبِيَاءُ أَفْضَلُ النَّاسِ یا
  اَلْأَنْبِيَاءُ أَفَاضِلُ النَّاسِ
- فَيُعَذِّبُهُ اللهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ (الغاشیۃ:۲۴)

۞ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى (الاعلیٰ:12)

۞ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (یوسف:92)

۞ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ (التین:8)

☆ خَيْرٌ اور شَرٌّ کے الفاظ بطور اسم التفضیل تفضیل بعض اور تفضیل کل دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

۞ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ (ص:76)

۞ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (البینۃ:6)

☆ اگر قرینہ موجود ہو تو حرف جر اور اس کے بعد والے اسم کو حذف کیا جا سکتا ہے۔

۞ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (الاعلیٰ:16)

یعنی

۞ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَاَبْقٰى مِنْهَا (الاعلیٰ:17)

☆ اسم التفضیل ہمیشہ فعل ثلاثی مجرد سے ہی بنتا ہے اور صرف ان افعال سے بنتا ہے جن میں الوان وعیوب والا مفہوم نہ ہو۔

اگر کسی ضرورت کے تحت مزید فیہ یا الوان وعیوب والے افعال سے اسم التفضیل استعمال کرنا پڑے تو حسب موقع اَشَدُّ (زیادہ سخت)، اَكْثَرُ (مقدار یا تعداد میں زیادہ)، اَعْظَمُ (عظمت میں زیادہ) وغیرہ کے ساتھ متعلقہ فعل کا مصدر لگا دیتے ہیں جسے تمییز کہتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ تمییز حالت نصب میں استعمال ہوتی ہے۔

۞ اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)

۞ اَكْثَرُ اِخْتِيَارًا (اختیار میں زیادہ)

۞ اَعْظَمُ تَوْقِيْرًا (عزت کی عظمت میں زیادہ)

☆ جن افعال سے افعل التفضیل بن سکتا ہے بعض اوقات ان میں بھی اَكْثَرُ جیسے الفاظ کے ساتھ اس فعل کا مصدر بطور تمییز استعمال کرتے ہیں جو بہتر ادبی انداز بیان ہے۔

۞ اَكْثَرُ نَفْعًا

اسم الآلہ

وہ اسم مشتق جس سے یہ پتا چلے کہ فعل کس ذریعے سے واقع ہوا ہے اسم الآلہ زیادہ تر متعدی افعال سے بنتا ہے اور صرف ثلاثی مجرد سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔	مِفْعَلٌ	مِبْرَدٌ	(ریتی)	مِعْرَجٌ	(سیڑھی)
۲۔	مِفْعَلَةٌ	مِطْرَقَةٌ	(ہتھوڑا)	مِكْنَسَةٌ	(جھاڑو)
۳۔	مِفْعَالٌ	مِفْتَاحٌ	(چابی)	مِصْبَاحٌ	(چراغ)

☆ مِفْعَلٌ اور مِفْعَلَةٌ دونوں اوزان کی جمع مَفَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے جبکہ مِفْعَالٌ کی جمع مَفَاعِيْلُ کے وزن پر آتی ہے۔

- مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ (النور:35)
- لَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ (ھود:84)
- وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ (الملک:5)

غیر صحیح افعال

عربی زبان میں حروف مادہ کے اعتبار سے فعل دو طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ صحیح فعل ۲۔ غیر صحیح فعل

کسی فعل کے حروف مادہ میں یعنی فا، عین یا لام کلمہ میں سے کسی جگہ پر اگر ہمزہ آجائے، ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے یا حرف علت (یعنی "و" اور "ی" میں سے کوئی حرف) آجائے تو وہ فعل غیر صحیح فعل کہلاتا ہے۔

غیر صحیح فعل کی درج ذیل اقسام ہیں۔

۱	مَهْمُوز	ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں کسی جگہ ہمزہ آجائے مثلاً: أَمَرَ - سَئَلَ - قَرَءَ
۲	مُضَاعَف	ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں کسی حرف کی تکرار ہو مثلاً فَرَرَ - تَبَبَ - حَضَضَ
۳	مِثَال	ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں فا کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے مثلاً وَجَدَ - وَعَدَ - يَسَرَ
۴	أَجْوَف	ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں عین کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے مثلاً: قَوَلَ - خَوِفَ - بَيَعَ
۵	نَاقِص	ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے مثلاً: دَعَوَ - تَلَوَ - هَدَيَ
۶	لَفِيف	ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں دو جگہ حرف علت آجائے مثلاً: وَقَيَ - حَيِيَ - رَوَيَ

کسی فعل کے غیر صحیح ہونے کی صورت میں فعل کی گردان میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ کہیں تبدیلی کم ہوتی ہے کہیں زیادہ لیکن ہر تبدیلی ایک قاعدہ کے تحت ہوتی ہے۔ ہمارے بزرگوں نے غیر صحیح افعال میں ہونے والی تبدیلیوں کے جس طرح قواعد مرتب کیے واقعی وہ قابل تحسین ہیں۔ آئندہ آنے والے اسباق میں ضروری قواعد کو آسان کر کے بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی اور مزید قواعد مطالعے میں اضافے کے ساتھ معلوم ہوتے جائیں گے۔

مہموز

جس فعل کے حروف مادہ میں کسی جگہ ہمزہ آجائے تو اسے مہموز کہتے ہیں۔

☆ اگر فاء کلمہ کی جگہ ہمزہ آجائے تو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں مثلاً: أَمَرَ - أَكَلَ - أَخَذَ

☆ اگر عین کلمہ کی جگہ ہمزہ آجائے تو اُسے مہموز العین کہتے ہیں مثلاً: سَئَلَ - يَئِسَ

☆ اگر لام کلمہ کی جگہ ہمزہ آجائے تو اُسے مہموز اللام کہتے ہیں مثلاً: قَرَءَ

مہموز الفاء میں تبدیلیاں زیادہ ہوتی ہیں جبکہ مہموز العین اور مہموز اللّام میں بہت کم
مہموز الفاء میں اگر کسی لفظ میں دو ہمزہ اکٹھے ہو جائیں اسطرح کہ پہلا ہمزہ متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزے کو پہلے ہمزے کی حرکت کے موافق حرف میں لازماً تبدیل کردیا جاتا ہے۔

مثلاً: أَأْمُرُ سے آمُرُ
أَأْكُلُ سے آكُلُ

اگر کسی لفظ میں ساکن ہمزہ سے پہلے کوئی اور حرف (ہمزہ کے علاوہ) متحرک ہو تو ہمزہ کو پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرف میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

رَأْسٌ سے رَاسٌ
ذِئْبٌ سے ذِيْبٌ
مُؤْمِنٌ سے مُوْمِنٌ

نوٹ: ثلاثی مجرد کے ۶ ابواب کے مضارع میں صرف واحد متکلم کے صیغے میں یہ Situation واقع ہوتی ہے لہٰذا قاعدہ بھی صرف وہیں استعمال ہوگا:

میں اسے حکم دیتا ہوں آمُرُهٗ

مہموز ثلاثی مزید فیہ کے تقریباً تمام ابواب سے استعمال ہوتا ہے۔ تبدیلی صرف باب افعال اور افتعال میں ہوتی ہے۔

فعل معروف (مہموز)

ماضی		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	أَمَرَ	أَمَرَا	أَمَرُوْا
3rd Person	مؤنث	أَمَرَتْ	أَمَرَتَا	أَمَرْنَ
حاضر	مذکر	أَمَرْتَ	أَمَرْتُمَا	أَمَرْتُمْ
2nd Person	مؤنث	أَمَرْتِ	أَمَرْتُمَا	أَمَرْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	أَمَرْتُ	أَمَرْنَا	

مضارع		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	يَأْمُرُ	يَأْمُرَانِ	يَأْمُرُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَأْمُرُ	تَأْمُرَانِ	يَأْمُرْنَ
حاضر	مذکر	تَأْمُرُ	تَأْمُرَانِ	تَأْمُرُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَأْمُرِيْنَ	تَأْمُرَانِ	تَأْمُرْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	آمُرُ	نَأْمُرُ	

فعل مجہول (مہموز)

ماضی		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	أُمِرَ	أُمِرَا	أُمِرُوْا
3rd Person	مؤنث	أُمِرَتْ	أُمِرَتَا	أُمِرْنَ
حاضر	مذکر	أُمِرْتَ	أُمِرْتُمَا	أُمِرْتُمْ
2nd Person	مؤنث	أُمِرْتِ	أُمِرْتُمَا	أُمِرْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	أُمِرْتُ	أُمِرْنَا	

مضارع		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	يُؤْمَرُ	يُؤْمَرَانِ	يُؤْمَرُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُؤْمَرُ	تُؤْمَرَانِ	يُؤْمَرْنَ
حاضر	مذکر	تُؤْمَرُ	تُؤْمَرَانِ	تُؤْمَرُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُؤْمَرِيْنَ	تُؤْمَرَانِ	تُؤْمَرْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	أُوْمَرُ	نُؤْمَرُ	

ء م ن	(افعال)	اٰمَنَ	يُؤْمِنُ	اِيْمَانًا	(ایمان لانا)

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

ا خ ر	(تفعیل)	اَخَّرَ	يُؤَخِّرُ	تَاْخِيْرًا	(پیچھے کرنا)

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ (الانفطار:5)

رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ (المنافقون:10)

ء خ ذ	(مفاعلہ)	اٰخَذَ	يُؤَاخِذُ	مُؤَاخَذَةً	(گرفت کرنا)

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى (النحل:61)

ء خ ر	(تفعل)	تَاَخَّرَ	يَتَاَخَّرُ	تَاَخُّرًا	(دیر کرنا)

وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ (البقرۃ:203)

س ء ل	(تفاعل)	تَسَاءَلَ	يَتَسَاءَلُ	تَسَاءُلًا	(ایک دوسرے سے سوال کرنا)

عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ (النبا:1)

م ل ء	(افتعال)	اِمْتَلَاَ	يَمْتَلِاُ	اِمْتِلَاءً	(بھر جانا)

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ

ء ذ ن	(استفعال)	اِسْتَاْذَنَ	يَسْتَاْذِنُ	اِسْتِئْذَانًا	(اجازت طلب کرنا)

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبۃ:44)

ھ ز ء	(استفعال)	اِسْتَهْزَءَ	يَسْتَهْزِءُ	اِسْتِهْزَاءً	(استہزاء کرنا)

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِءُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (البقرۃ:15)

مضاعف

ایسے اسماء وافعال جن کے حروفِ مادہ میں ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے۔ انھیں مضاعف کہتے ہیں۔

ایک ہی حرف کے دو مرتبہ آنے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔ جب فا اور عین کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً بَبَرٌ

۲۔ جب فا اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً ثُلُثٌ

۳۔ جب عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً مَدَدٌ

اس سبق میں ہم صرف تیسری صورت کے متعلق پڑھیں گے۔ یعنی وہ صورت جب حروفِ مادہ کا عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً:

(م د د) (ق ص ص) (ض ر ر) (د ع ع)

(ف ر ر) (ت ب ب) (م س س)

عین اور لام کلمہ کے حروف کے لیے ہم ''مثلین'' کی اصطلاح استعمال کریں گے۔ جن میں عین کلمہ مثلِ اول اور لام کلمہ مثلِ ثانی ہوگا۔ ایسی صورت میں کبھی مثلین کا ادغام کیا جائے گا اور کبھی نہیں۔

ادغام کی آئیڈیل صورت:

مثلِ اوّل ساکن اور مثلِ ثانی متحرک۔

مثلِ اوّل اگر ساکن نہ ہو تو اسے ساکن کریں گے۔

مثلِ اوّل کو ساکن کرنے کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ مثلِ اول کی حرکت ماقبل منتقل کرکے (اگر ماقبل ساکن ہو) ورنہ

۲۔ مثلِ اول کو زبردستی ساکن کردیں گے یعنی حرکت ختم کردیں گے۔

مثلِ ثانی اگر متحرک نہ ہو تو اسے متحرک نہیں کریں گے اور اس صورت میں ادغام نہیں ہوگا۔

مضاعف ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔	نَصَرَ	يَنْصُرُ	مثلاً	ضَرَرَ	يَضْرُرُ	سے	ضَرَّ	يَضُرُّ
۲۔	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	مثلاً	فَرَرَ	يَفْرِرُ	سے	فَرَّ	يَفِرُّ
۳۔	سَمِعَ	يَسْمَعُ	مثلاً	مَسِسَ	يَمْسَسُ	سے	مَسَّ	يَمَسُّ

ض ر ر (ن) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ (سنن ابی داود)
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

د ع ع (ن) يَدُعُّ الْيَتِيْمَ

ح ض ض (ن) وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ (الماعون: 3)

ت ب ب (ن) تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ (المسد: 1)

ق ص ص (ن) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (یوسف: 3)

م ن ن (ن) قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا

ف ر ر (ض) يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ (عبس: 36)

م س س (س) وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا
مِنْ لُّغُوْبٍ (ق: 38)

ح ب ب (افعال) اَحَبَّ يُحِبُّ اِحْبَابًا (محبت کرنا)

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَاَحَبَّنِيْ
بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ

ح ج ج (مفاعلہ) حَاجَّ يُحَاجُّ مُحَاجَّةً (بحث کرنا۔ جھگڑا کرنا)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَاجَّ اِبْرٰهِيْمَ فِىْ رَبِّهٖٓ (البقرة: 258)

ج س س (تفعل) تَجَسَّسَ يَتَجَسَّسُ تَجَسُّسًا (تجسس کرنا)

لَا يَتَجَسَّسُ الْمُؤْمِنُوْنَ

ح ب ب (تفاعل) تَحَابَّ يَتَحَابُّ تَحَابًّا (ایک دوسرے سے محبت کرنا)

وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِى اللّٰهِ (متفق علیہ)

ھ ز ز (افتعال) اِهْتَزَّ يَهْتَزُّ اِهْتِزَازًا (ہلنا۔ بل کھانا)

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ

ش ق ق (انفعال) اِنْشَقَّ يَنْشَقُّ اِنْشِقَاقًا (پھٹ جانا)

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (الانشقاق: 1)

ق ر ر (استفعال) اِسْتَقَرَّ يَسْتَقِرُّ اِسْتِقْرَارًا (قرار پکڑنا)

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِىْ (الاعراف: 143)

مضاعف ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب سے استعمال ہوتا ہے سوائے اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ

نَصَرَ يَنْصُرُ

ماضی		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	ضَرَّ	ضَرَّا	ضَرُّوْا
3rd Person	مؤنث	ضَرَّتْ	ضَرَّتَا	ضَرَرْنَ
حاضر	مذکر	ضَرَرْتَ	ضَرَرْتُمَا	ضَرَرْتُمْ
2nd Person	مؤنث	ضَرَرْتِ	ضَرَرْتُمَا	ضَرَرْتُنَّ
متکلم	مذکر	ضَرَرْتُ		ضَرَرْنَا
1st Person	مؤنث			

مضارع		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	يَضُرُّ	يَضُرَّانِ	يَضُرُّوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَضُرُّ	تَضُرَّانِ	يَضْرُرْنَ
حاضر	مذکر	تَضُرُّ	تَضُرَّانِ	تَضُرُّوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَضُرِّيْنَ	تَضُرَّانِ	تَضْرُرْنَ
متکلّم	مذکر	اَضُرُّ		نَضُرُّ
1st Person	مؤنث			

ضَرَبَ يَضْرِبُ

ماضی		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	فَرَّ	فَرَّا	فَرُّوْا
3rd Person	مؤنث	فَرَّتْ	فَرَّتَا	فَرَرْنَ
حاضر	مذکر	فَرَرْتَ	فَرَرْتُمَا	فَرَرْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَرَرْتِ	فَرَرْتُمَا	فَرَرْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	فَرَرْتُ	فَرَرْنَا	

مضارع		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	يَفِرُّ	يَفِرَّانِ	يَفِرُّوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفِرُّ	تَفِرَّانِ	يَفْرِرْنَ
حاضر	مذکر	تَفِرُّ	تَفِرَّانِ	تَفِرُّوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفِرِّيْنَ	تَفِرَّانِ	تَفْرِرْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفِرُّ	نَفِرُّ	

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	مَسَّ	مَسَّا	مَسُّوْا
3rd Person	مؤنث	مَسَّتْ	مَسَّتَا	مَسِسْنَ
حاضر	مذکر	مَسِسْتَ	مَسِسْتُمَا	مَسِسْتُمْ
2nd Person	مؤنث	مَسِسْتِ	مَسِسْتُمَا	مَسِسْتُنَّ
متکلّم	مذکر	مَسِسْتُ	مَسِسْنَا	
1st Person	مؤنث			

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَمَسُّ	يَمَسَّانِ	يَمَسُّوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَمَسُّ	تَمَسَّانِ	يَمْسَسْنَ
حاضر	مذکر	تَمَسُّ	تَمَسَّانِ	تَمَسُّوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَمَسِّيْنَ	تَمَسَّانِ	تَمْسَسْنَ
متکلّم	مذکر	اَمَسُّ	نَمَسُّ	
1st Person	مؤنث			

فعل مجہول (مضاعف)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	مُدَّ	مُدَّا	مُدُّوا
3rd Person	مؤنث	مُدَّتْ	مُدَّتَا	مُدِدْنَ
حاضر	مذکر	مُدِدْتَ	مُدِدْتُمَا	مُدِدْتُمْ
2nd Person	مؤنث	مُدِدْتِ	مُدِدْتُمَا	مُدِدْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	مُدِدْتُ	مُدِدْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُمَدُّ	يُمَدَّانِ	يُمَدُّوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُمَدُّ	تُمَدَّانِ	يُمْدَدْنَ
حاضر	مذکر	تُمَدُّ	تُمَدَّانِ	تُمَدُّوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُمَدِّيْنَ	تُمَدَّانِ	تُمْدَدْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	أُمَدُّ	نُمَدُّ	

مثال

حروف مادہ میں فاکلمہ اگر حرف علت یعنی "و" یا "ی" ہو تو اس فعل کو مثال کہتے ہیں۔

فاکلمہ اگر "و" ہو تو مثال واوی مثلاً (و ج د) (و ع د) (و ذ ر)

اگر "ی" ہو تو مثال یائی مثلاً (ی ق ن) (ی س ر) (ی ء س)

مثال واوی میں تبدیلیاں زیادہ ہوتی ہیں اور مثال یائی میں تبدیلیاں کم

مثال واوی:

☆ مثال واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے استعمال نہیں ہوتا۔

☆ مثال واوی میں تبدیلی صرف مضارع معروف میں ہوتی ہے۔

☆ تبدیلی صرف 3 ابواب میں ہوتی ہے۔

۱۔	فَتَحَ	یَفْتَحُ
۲۔	ضَرَبَ	یَضْرِبُ
۳۔	حَسِبَ	یَحْسِبُ

تبدیلی یہ ہوتی ہے کہ مضارع معروف میں "و" گر جاتا ہے۔

مثلاً:	و ھ ب (ف)	وَھَبَ	یَھَبُ	(عطا کرنا)
	و ل ج (ض)	وَلَجَ	یَلِجُ	(داخل ہونا)
	و ر ث (ح)	وَرِثَ	یَرِثُ	(وارث ہونا)

مثال یائی:

مثال یائی ثلاثی مجرد کے ابواب (ن) اور (ح) سے استعمال نہیں ہوتا

ی س ر	(ض)	یَسَرَ	یَیْسِرُ	(آسان ہونا)
ی ن ع	(ف)	یَنَعَ	یَیْنَعُ	(میوے کا پکنا)
ی ت م	(س)	یَتِمَ	یَیْتَمُ	(یتیم ہونا)
ی ق ظ	(ك)	یَقُظَ	یَیْقُظُ	(جاگنا)

مثال کے چند اور قواعد:

ا۔ "و" ساکن کے ماقبل اگر کسرہ (زیر) ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اور

۲۔ "ی" ساکن کے ماقبل ضَمَّہ (پیش) ہو تو "ی" کو "و" میں بدل دیتے ہیں۔

مثلاً:

اِوْصَالٌ سے اِیْصَالٌ

اور

یُیْقِنُ سے یُوْقِنُ

و ج د (ض) وَوَجَدَكَ عَآئِلًا (الضحیٰ: 8)

وَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا (الکہف: 77)

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ (الاعراف: 17)

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا (آل عمران: 30)

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ (یوسف: 94)

و ز ر (ض) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (الانعام:164)

و ل ج (ض) يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا

و ع د (ض) اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ (البقرۃ:268)

و ع ظ (ض) وَهُوَ يَعِظُهٗ

و ر ث (ح) اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا (مریم:40)

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ (النمل:16)

و ذ ر (ف) وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ (القیامۃ:21)

و ه ب (ف) وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ (الشوری:49)

ی ء س (س) لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ

و ل ج (افعال) اَوْلَجَ يُوْلِجُ اِيْلَاجًا (داخل کرنا)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝6

ی ق ن (افعال) اَيْقَنَ يُوْقِنُ اِيْقَانًا (یقین رکھنا)

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

و د ع (تفعیل) وَدَّعَ يُوَدِّعُ اِيْدَاعًا (چھوڑ دینا)

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ (الضحیٰ:3)

ی س ر (تفعیل) يَسَّرَ يُيَسِّرُ تَيْسِيْرًا (آسان کرنا)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ (القمر:17)

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى (اللیل:7)

و ع د (مفاعلہ) وَاعَدَ يُوَاعِدُ مُوَاعِدَةً يا مِيْعَادًا (وعدہ کرنا)

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً (البقرة:51)

و ك ل (تفعّل) تَوَكَّلَ يَتَوَكَّلُ تَوَكُّلًا (توکل کرنا)

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (الشوریٰ: 36)

و د ق (استفعال) اِسْتَوْقَدَ يَسْتَوْقِدُ اِسْتِيْقَادًا (آگ روشن کرنا)

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا (البقرة:17)

مثال مزید فیہ ابواب میں باب انفعال، افعلّ اور افعالّ کے علاوہ تمام ابواب سے استعمال ہوتا ہے۔

ضَرَبَ يَضْرِبُ

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
وَجَدُوْا	وَجَدَا	وَجَدَ	مذکر	غائب
وَجَدْنَ	وَجَدَتَا	وَجَدَتْ	مؤنث	3rd Person
وَجَدْتُمْ	وَجَدْتُمَا	وَجَدْتَ	مذکر	حاضر
وَجَدْتُنَّ	وَجَدْتُمَا	وَجَدْتِ	مؤنث	2nd Person
وَجَدْنَا		وَجَدْتُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَجِدُوْنَ	يَجِدَانِ	يَجِدُ	مذکر	غائب
يَجِدْنَ	تَجِدَانِ	تَجِدُ	مؤنث	3rd Person
تَجِدُوْنَ	تَجِدَانِ	تَجِدُ	مذکر	حاضر
تَجِدْنَ	تَجِدَانِ	تَجِدِيْنَ	مؤنث	2nd Person
نَجِدُ		اَجِدُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

فَتَحَ يَفْتَحُ

ماضی		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	وَذَرَ	وَذَرَا	وَذَرُوْا
3rd Person	مؤنث	وَذَرَتْ	وَذَرَتَا	وَذَرْنَ
حاضر	مذکر	وَذَرْتَ	وَذَرْتُمَا	وَذَرْتُمْ
2nd Person	مؤنث	وَذَرْتِ	وَذَرْتُمَا	وَذَرْتُنَّ
متکلّم	مذکر	وَذَرْتُ	وَذَرْنَا	
1st Person	مؤنث			

مضارع		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	يَذَرُ	يَذَرَانِ	يَذَرُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَذَرُ	تَذَرَانِ	يَذَرْنَ
حاضر	مذکر	تَذَرُ	تَذَرَانِ	تَذَرُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَذَرِيْنَ	تَذَرَانِ	تَذَرْنَ
متکلّم	مذکر	اَذَرُ	نَذَرُ	
1st Person	مؤنث			

حَسِبَ يَحْسِبُ

ماضی		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	وَرِثَ	وَرِثَا	وَرِثُوْا
3rd Person	مؤنث	وَرِثَتْ	وَرِثَتَا	وَرِثْنَ
حاضر	مذکر	وَرِثْتَ	وَرِثْتُمَا	وَرِثْتُمْ
2nd Person	مؤنث	وَرِثْتِ	وَرِثْتُمَا	وَرِثْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	وَرِثْتُ	وَرِثْنَا	

مضارع		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	يَرِثُ	يَرِثَانِ	يَرِثُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَرِثُ	تَرِثَانِ	يَرِثْنَ
حاضر	مذکر	تَرِثُ	تَرِثَانِ	تَرِثُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَرِثِيْنَ	تَرِثَانِ	تَرِثْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَرِثُ	نَرِثُ	

فعل مجہول (مثال)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	وُلِدَ	وُلِدَا	وُلِدُوْا
3rd Person	مؤنث	وُلِدَتْ	وُلِدَتَا	وُلِدْنَ
حاضر	مذکر	وُلِدْتَ	وُلِدْتُمَا	وُلِدْتُمْ
2nd Person	مؤنث	وُلِدْتِ	وُلِدْتُمَا	وُلِدْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	وُلِدْتُ	وُلِدْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُوْلَدُ	يُوْلَدَانِ	يُوْلَدُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُوْلَدُ	تُوْلَدَانِ	يُوْلَدْنَ
حاضر	مذکر	تُوْلَدُ	تُوْلَدَانِ	تُوْلَدُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُوْلَدِيْنَ	تُوْلَدَانِ	تُوْلَدْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اُوْلَدُ	نُوْلَدُ	

اجوف

حروف مادہ میں عین کلمہ اگر حرف علت یعنی "و" یا "ی" ہو تو اس فعل کو اجوف کہتے ہیں۔

عین کلمہ اگر "و" ہو تو اجوف واوی مثلاً: (ق و ل) (ك و ن) (خ و ف)

اگر "ی" ہو تو اجوف یائی مثلاً: (ب ی ع) (ز ی د) (ش ی ء)

اجوف واوی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ نَصَرَ يَنْصُرُ

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ

اجوف یائی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ

اجوف کے قواعد کا تعلق تین Situations کے ساتھ ہے۔ فعل کی گردان میں جہاں جو Situation واقع ہو گی اسی کے مطابق قاعدہ استعمال ہو گا۔

	ماقبل	حرف علت	مابعد
۱	فتحہ	متحرک	متحرک
۲	ساکن	متحرک	متحرک
۳	فتحہ یا ساکن	متحرک	ساکن

قاعدہ نمبر۔۱ حرف علت متحرک ہو، ماقبل فتحہ ہو اور مابعد بھی متحرک ہو تو حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً:

اجوف یائی			اجوف واوی		
زَادَ	سے	زَيَدَ	قَالَ	سے	قَوَلَ
شَاءَ	سے	شَيِءَ	خَافَ	سے	خَوِفَ

قاعدہ نمبر۔۲ حرف علت متحرک ہو، ماقبل ساکن ہو اور مابعد متحرک ہو تو حرف علت اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے خود اس حرکت کے موافق حرف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

اجوف یائی			اجوف واوی		
يَزِيْدُ	سے	يَزْيِدُ	يَقُوْلُ	سے	يَقْوُلُ
يَشَاءُ	سے	يَشْيَءُ	يَخَافُ	سے	يَخْوَفُ

قاعدہ نمبر۔۳ الف حرف علت متحرک ہو، ماقبل فتحہ یا ساکن ہو لیکن مابعد ساکن ہو تو حرف علت قاعدہ نمبر (۱) یا قاعدہ نمبر (۲) کی Application کے بعد ڈراپ ہو جاتا ہے۔ پھر

قاعدہ نمبر۔ ۳ ب کے تحت فاکلمہ کی حرکت کا فیصلہ کیا جاتا ہے کہ فاکلمہ کی حرکت تبدیل کی جائے یا نہیں۔ اصول یہ ہے کہ اگر فاکلمہ کی حرکت اصلی ہے تو وہ لازماً تبدیل ہوگی اور اگر منتقل ہو کر آئی ہے تو تبدیل نہیں ہوگی۔ تبدیل ہونے کی صورت میں باب (ن) اور (ک) میں پیش آتی ہے باقی میں زیر۔ جبکہ اجوف یائی میں زیر ہی آتی ہے۔ مثلاً

اجوف یائی			اجوف واوی		
زِدْنَ	سے	زَيَدْنَ	قُلْنَ	سے	قَوَلْنَ
شِئْنَ	سے	شَيِئْنَ	خِفْنَ	سے	خَوِفْنَ
يَشَئْنَ	سے	يَشْيَئْنَ	يَقُلْنَ	سے	يَقْوُلْنَ
يَزِدْنَ	سے	يَزْيِدْنَ	يَخَفْنَ	سے	يَخْوَفْنَ

نوٹ: ۱۔ اجوف کے قاعدہ نمبر (۳ب) کا اطلاق ثلاثی مزید فیہ ابواب میں نہیں ہوتا۔

۲۔ اجوف کے قواعد کا اطلاق اسم الآلہ، اسم التفضیل، الوان وعیوب اور افعال تعجب میں نہیں ہوتا (جن کے بارے میں آپ آخر میں پڑھیں گے)

☆ اجوف میں مجہول "قِیْلَ" کے وزن پر استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً:	قُوِلَ	سے	قِیْلَ
	سُوِقَ	سے	سِیْقَ
	جُیِءَ	سے	جِیْءَ

ق و ل	(ن)	وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ (الحجر: 28)
		وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ (طٰہٰ: 116)
		يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ (ق: 30)
		وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ (البقرۃ: 11)
ق و م	(ن)	يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا (النبا: 38)
		قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (مسند احمد، سنن ابی داود)
ك و ن	(ن)	يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ (القارعۃ: 4)
		وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ (القارعۃ: 5)
ع و ذ	(ن)	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
س و ق	(ن)	وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ (الزمر: 71)
خ و ف	(س)	وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (الرحمٰن: 46)
ز ی د	(ض)	فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا (البقرۃ: 10)
		زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا (التوبۃ: 124)
ج ی ء	(ض)	اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (النصر: 1)
		فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (النساء: 41)
		وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى (الفجر: 23)
ش ی ء	(س)	اِنْ شَآءَ اللّٰهُ (الکہف: 69)

م و ت (افعال) اَمَاتَ يُمِيْتُ اِمَاتَةً (مارنا)

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ

ز ی غ (افعال) اَزَاغَ يُزِيْغُ اِزَاغَةً (ٹیڑھا کرنا)

فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

ص و ر (تفعیل) صَوَّرَ يُصَوِّرُ تَصْوِيْرًا (صورت بنانا)

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ (آل عمران: 6)

ب ی ن (تفعیل) بَيَّنَ يُبَيِّنُ تَبْيِيْنًا (واضح کردینا)

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (النور: 61)

ر و د (مفاعلہ) رَاوَدَ يُرَاوِدُ مُرَاوَدَةً (پھسلانا)

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (یوسف: 30)

ط و ع (تفعل) تَطَوَّعَ يَتَطَوَّعُ تَطَوُّعًا (خوشی سے نیکی کرنا)

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ (البقرۃ: 158)

م ی ز (تفعل) تَمَيَّزَ يَتَمَيَّزُ تَمَيُّزًا (پھٹ جانا)

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ (الملک: 8)

ج و ز (تفاعل) تَجَاوَزَ يَتَجَاوَزُ تَجَاوُزًا (درگزر کرنا۔ معاف کرنا)

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ (الاحقاف: 16)

د ی ن (تفاعل) تَدَايَنَ يَتَدَايَنُ تَدَايُنًا (ایک دوسرے کو ادھار دینا)

اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ (البقرۃ: 182)

ك ی ل (افتعال) اِكْتَالَ يَكْتَالُ اِكْتِيَالًا (ماپ کر لینا)

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ

ع و ن (استفعال) اِسْتَعَانَ يَسْتَعِيْنُ اِسْتِعَانَةً (مدد طلب کرنا)

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (الفاتحہ:5)

خ ی ر (استفعال) اِسْتَخَارَ يَسْتَخِيْرُ اِسْتِخَارَةً (بھلائی طلب کرنا)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ (سنن ابی داود)

اجوف مزید فیہ ابواب تفعیل، مفاعلہ، تفاعل اور تفعّل سے استعمال ہوتا ہے اور گردان میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

نَصَرَ يَنْصُرُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	قَالَ	قَالَا	قَالُوْا
3rd Person	مؤنث	قَالَتْ	قَالَتَا	قُلْنَ
حاضر	مذکر	قُلْتَ	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	قُلْتُ	قُلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَقُوْلُ	يَقُوْلَانِ	يَقُوْلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَقُوْلُ	تَقُوْلَانِ	يَقُلْنَ
حاضر	مذکر	تَقُوْلُ	تَقُوْلَانِ	تَقُوْلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَقُوْلِيْنَ	تَقُوْلَانِ	تَقُلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَقُوْلُ	نَقُوْلُ	

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	خَافَ	خَافَا	خَافُوْا
3rd Person	مؤنث	خَافَتْ	خَافَتَا	خِفْنَ
حاضر	مذکر	خِفْتَ	خِفْتُمَا	خِفْتُمْ
2nd Person	مؤنث	خِفْتِ	خِفْتُمَا	خِفْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	خِفْتُ	خِفْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَخَافُ	يَخَافَانِ	يَخَافُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَخَافُ	تَخَافَانِ	يَخَفْنَ
حاضر	مذکر	تَخَافُ	تَخَافَانِ	تَخَافُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَخَافِيْنَ	تَخَافَانِ	تَخَفْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	أَخَافُ	نَخَافُ	

ضَرَبَ يَضْرِبُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	بَاعَ	بَاعَا	بَاعُوْا
3rd Person	مؤنث	بَاعَتْ	بَاعَتَا	بِعْنَ
حاضر	مذکر	بِعْتَ	بِعْتُمَا	بِعْتُمْ
2nd Person	مؤنث	بِعْتِ	بِعْتُمَا	بِعْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	بِعْتُ	بِعْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَبِيْعُ	يَبِيْعَانِ	يَبِيْعُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَبِيْعُ	تَبِيْعَانِ	يَبِعْنَ
حاضر	مذکر	تَبِيْعُ	تَبِيْعَانِ	تَبِيْعُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَبِيْعِيْنَ	تَبِيْعَانِ	تَبِعْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَبِيْعُ	نَبِيْعُ	

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	شَاءَ	شَاءَا	شَاؤُوْا
3rd Person	مؤنث	شَاءَتْ	شَاءَتَا	شِئْنَ
حاضر	مذکر	شِئْتَ	شِئْتُمَا	شِئْتُمْ
2nd Person	مؤنث	شِئْتِ	شِئْتُمَا	شِئْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	شِئْتُ	شِئْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَشَاءُ	يَشَاءَانِ	يَشَاؤُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَشَاءُ	تَشَاءَانِ	يَشَأْنَ
حاضر	مذکر	تَشَاءُ	تَشَاءَانِ	تَشَاؤُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَشَائِيْنَ	تَشَاءَانِ	تَشَأْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	أَشَاءُ	نَشَاءُ	

فعل مجہول (اجوف)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	قِيْلَ	قِيْلَا	قِيْلُوْا
3rd Person	مؤنث	قِيْلَتْ	قِيْلَتَا	قُلْنَ
حاضر	مذکر	قُلْتَ	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	قُلْتُ	قُلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُقَالُ	يُقَالَانِ	يُقَالُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُقَالُ	تُقَالَانِ	يُقَلْنَ
حاضر	مذکر	تُقَالُ	تُقَالَانِ	تُقَالُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُقَالِيْنَ	تُقَالَانِ	تُقَلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	أُقَالُ	نُقَالُ	

ناقص

حروف مادہ میں لام کلمہ اگر حرف علت یعنی "و" یا "ی" ہو تو اس فعل کو ناقص کہتے ہیں۔

لام کلمہ اگر "و" ہو تو ناقص واوی مثلاً (دع و) (ت ل و) (ر ض و)

اگر "ی" ہو تو ناقص یائی مثلاً (ھ د ی) (س ع ی) (ن س ی)

☆ ناقص واوی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ نَصَرَ يَنْصُرُ مثلاً دَعَوَ يَدْعُوُ

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً رَضِوَ يَرْضَوُ

☆ ناقص یائی زیادہ تر تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ مثلاً هَدَيَ يَهْدِيُ

۲۔ فَتَحَ يَفْتَحُ مثلاً سَعَيَ يَسْعَيُ

۳۔ سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً نَسِيَ يَنْسَيُ

ناقص کے قواعد:

① حرف علت متحرک ہو اور ماقبل فتحہ ہو تو حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے ناقص واوی میں اسے الف یعنی: "ا" اور ناقص یائی میں اسے الف مقصورہ یعنی "ىٰ" کی صورت میں لکھتے ہیں مثلاً:

دَعَوَ سے دَعَا هَدَيَ سے هَدٰى

الف مقصورہ کے بعد اگر کوئی ضمیر مفعول کے طور پر آجائے تو اس الف مقصورہ کو بھی الف کی صورت میں ہی لکھتے ہیں مثلاً: عَصٰى + هُ = عَصَاهُ

② ناقص کا حرف علت اور صیغے کا حرف علت اکٹھے ہو جائیں تو ناقص کا حرف علت گر جاتا ہے پھر اگر ماقبل حرف پر زبر ہو تو وہ برقرار رہتا ہے ورنہ صیغے کے حرف علت کی مناسبت سے حرکت لگائی جاتی ہے مثلاً:

دَعَوُوْا سے دَعَوْا نَسِيُوْا سے نَسُوْا

يَدْعُوُوْنَ	سے	يَدْعُوْنَ		يَنْسَيُوْنَ	سے	يَنْسَوْنَ
تَدْعُوِيْنَ	سے	تَدْعِيْنَ		تَنْسَيِيْنَ	سے	تَنْسَيْنَ
هَدَيُوْا	سے	هَدَوْا		يَهْدِيُوْنَ	سے	يَهْدُوْنَ
تَهْدِيِيْنَ	سے	تَهْدِيْنَ				

③ حرف علت متحرک ہو ما قبل فتحہ ہو اور مابعد ساکن ہو تو حرف علت گر جاتا ہے مثلاً:

دَعَوَتْ سے دَعَتْ — هَدَيَتْ سے هَدَتْ

④ فعل ماضی میں پانچواں صیغہ یعنی مثنٰی مؤنث غائب کا صیغہ چوتھے صیغے یعنی واحد مؤنث غائب کے صیغے سے بنتا ہے مثلاً:

دَعَتْ سے دَعَتَا — هَدَتْ سے هَدَتَا

⑤ مضموم واو سے پہلے پیش ہو تو واو ساکن ہو جاتی ہے مثلاً:

يَدْعُوُ سے يَدْعُوْ

مضموم یاء سے پہلے زیر ہو تو یاء ساکن ہو جاتی ہے۔

يَهْدِيُ سے يَهْدِيْ

⑥ کسی لفظ کے آخر میں آنے والی واو "وْ" (جو عموماً ناقص واوی کا لام کلمہ ہوتا ہے) کے ماقبل کسرہ ہو تو "وْ" کو "یْ" میں تبدیل کر دیتے ہیں مثلاً:

رَضِوَ سے رَضِيَ

⑦ جب "وْ" کسی لفظ میں تین حروف یا اس کے بھی بعد واقع ہو اور اس کے ماقبل ضمہ نہ ہو تو بھی "وْ" کو "یْ" میں تبدیل کر دیتے ہیں مثلاً:

يَرْضَوُ سے يَرْضَيُ پھر يَرْضٰى

نوٹ: قاعدہ نمبر ۶ اور ۷ کا اطلاق زیادہ تر ماضی مجہول اور مضارع مجہول پر ہوتا ہے۔

د ع و (ن) قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا (نوح:5)

ر ض و (س) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (المائدة:119)

ه د ی (ض) اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ (المنافقون:6)

س ع ی (ف) یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ (الحدید:12)

ن س ی (س) وَنَسِیَ خَلْقَهٗ

ل ه و (افعال) اَلْهٰى یُلْهِیْ اِلْهَاءً (غافل کرنا)

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝

ء ذ ی (افعال) اٰذٰى یُؤْذِیْ اِیْذَاءً (اذیت دینا)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ

ز ك و (تفعیل) زَكّٰى یُزَكِّیْ تَزْكِیَةً (پاک کرنا)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشمس:9)

وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ (آل عمران:77)

ج ل ی (تفعیل) جَلّٰى یُجَلِّیْ تَجْلِیَةً (روشن کرنا۔ظاہر کرنا)

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا (الشمس:3)

ع ف و (مفاعلہ) عَافٰى یُعَافِیْ مُعَافَاةً (صحت دینا۔بلا اور برائی سے بچانا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیَ الْاَذٰى وَعَافَانِیْ

ن د ی (مفاعلہ) نَادٰى یُنَادِیْ نِدَاءً (پکارنا)

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَاءً خَفِیًّا (مریم:3)

ع ل و (تفاعل) تَعَالٰی يَتَعَالٰی تَعَالِيًا (بلند و برتر ہونا)

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (المؤمنون:92)

ع ط ی (تفاعل) تَعَاطٰی يَتَعَاطٰی تَعَاطِيًا (کی چیز کی طرف ہاتھ بڑھانا۔پکڑنا)

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ (القمر:29)

ب ل و (افتعال) اِبْتَلٰی يَبْتَلِيْ اِبْتِلَاءً (آزمانا)

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ (الفجر:15)

ن ھ ی (افتعال) اِنْتَھٰی يَنْتَهِيْ اِنْتِهَاءً (باز آنا)

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ

ب غ ی (انفعال) اِنْبَغٰی يَنْبَغِيْ اِنْبِغَاءً (شایان شان ہونا)

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ

ع ل و (استفعال) اِسْتَعْلٰی يَسْتَعْلِيْ اِسْتِعْلَاءً (بلندی چاہنا)

وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى (طہ:64)

س ق ی (استفعال) اِسْتَسْقٰی يَسْتَسْقِيْ اِسْتِسْقَاءً (پانی مانگنا)

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ (البقرۃ:60)

نَصَرَ يَنْصُرُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	دَعَا	دَعَوَا	دَعَوْا
3rd Person	مؤنث	دَعَتْ	دَعَتَا	دَعَوْنَ
حاضر	مذکر	دَعَوْتَ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ
2nd Person	مؤنث	دَعَوْتِ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	دَعَوْتُ	دَعَوْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَدْعُوْ	يَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَدْعُوْ	تَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ
حاضر	مذکر	تَدْعُوْ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَدْعِيْنَ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	أَدْعُوْ	نَدْعُوْ	

سَمِعَ یَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	رَضِیَ	رَضِیَا	رَضُوْا
3rd Person	مؤنث	رَضِیَتْ	رَضِیَتَا	رَضِیْنَ
حاضر	مذکر	رَضِیْتَ	رَضِیْتُمَا	رَضِیْتُمْ
2nd Person	مؤنث	رَضِیْتِ	رَضِیْتُمَا	رَضِیْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	رَضِیْتُ	رَضِیْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	یَرْضٰی	یَرْضَیَانِ	یَرْضَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَرْضٰی	تَرْضَیَانِ	یَرْضَیْنَ
حاضر	مذکر	تَرْضٰی	تَرْضَیَانِ	تَرْضَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَرْضَیْنَ	تَرْضَیَانِ	تَرْضَیْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَرْضٰی	نَرْضٰی	

فَتَحَ يَفْتَحُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	سَعٰی	سَعَیَا	سَعَوْا
3rd Person	مؤنث	سَعَتْ	سَعَتَا	سَعَیْنَ
حاضر	مذکر	سَعَیْتَ	سَعَیْتُمَا	سَعَیْتُمْ
2nd Person	مؤنث	سَعَیْتِ	سَعَیْتُمَا	سَعَیْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	سَعَیْتُ	سَعَیْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	یَسْعٰی	یَسْعَیَانِ	یَسْعَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَسْعٰی	تَسْعَیَانِ	یَسْعَیْنَ
حاضر	مذکر	تَسْعٰی	تَسْعَیَانِ	تَسْعَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَسْعَیْنَ	تَسْعَیَانِ	تَسْعَیْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَسْعٰی	نَسْعٰی	

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	نَسِیَ	نَسِیَا	نَسُوْا
3rd Person	مؤنث	نَسِیَتْ	نَسِیَتَا	نَسِیْنَ
حاضر	مذکر	نَسِیْتَ	نَسِیْتُمَا	نَسِیْتُمْ
2nd Person	مؤنث	نَسِیْتِ	نَسِیْتُمَا	نَسِیْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	نَسِیْتُ	نَسِیْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	یَنْسٰی	یَنْسَیَانِ	یَنْسَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَنْسٰی	تَنْسَیَانِ	یَنْسَیْنَ
حاضر	مذکر	تَنْسٰی	تَنْسَیَانِ	تَنْسَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَنْسَیْنَ	تَنْسَیَانِ	تَنْسَیْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَنْسٰی	نَنْسٰی	

ضَرَبَ يَضْرِبُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	هَدٰی	هَدَیَا	هَدَوْا
3rd Person	مؤنث	هَدَتْ	هَدَتَا	هَدَیْنَ
حاضر	مذکر	هَدَیْتَ	هَدَیْتُمَا	هَدَیْتُمْ
2nd Person	مؤنث	هَدَیْتِ	هَدَیْتُمَا	هَدَیْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	هَدَیْتُ	هَدَیْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	یَهْدِیْ	یَهْدِیَانِ	یَهْدُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَهْدِیْ	تَهْدِیَانِ	یَهْدِیْنَ
حاضر	مذکر	تَهْدِیْ	تَهْدِیَانِ	تَهْدُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَهْدِیْنَ	تَهْدِیَانِ	تَهْدِیْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَهْدِیْ	نَهْدِیْ	

فعل مجہول (ناقص)

ماضی		واحد	مثنّیٰ	جمع
غائب	مذکر	دُعِيَ	دُعِيَا	دُعُوْا
3rd Person	مؤنث	دُعِيَتْ	دُعِيَتَا	دُعِيْنَ
حاضر	مذکر	دُعِيْتَ	دُعِيْتُمَا	دُعِيْتُمْ
2nd Person	مؤنث	دُعِيْتِ	دُعِيْتُمَا	دُعِيْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	دُعِيْتُ	دُعِيْنَا	

مضارع		واحد	مثنّیٰ	جمع
غائب	مذکر	يُدْعٰى	يُدْعَيَانِ	يُدْعَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُدْعٰى	تُدْعَيَانِ	يُدْعَيْنَ
حاضر	مذکر	تُدْعٰى	تُدْعَيَانِ	تُدْعَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُدْعَيْنَ	تُدْعَيَانِ	تُدْعَيْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	أُدْعٰى	نُدْعٰى	

لفیف

حروف مادہ میں اگر دو جگہ پر حرف علت آجائے تو اس فعل کو **لفیف** کہتے ہیں۔ مثلاً:

(و ق ی) - (س و ی) - (ح ی ی)

لفیف کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ لفیف مفروق: جب دونوں حروف علت کے درمیان کوئی اور حرف آجائے تو اُسے لفیف مفروق کہتے ہیں۔

مثلاً: (و ق ی) (و ف ی) (و ل ی)

۲۔ لفیف مقرون: جب دونوں حروف علت ساتھ ساتھ واقع ہوں تو اسے لفیف مقرون کہتے ہیں۔

مثلاً: (ر و ی) (ھ و ی) (ح ی ی)

لفیف مفروق

ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ

۳۔ حَسِبَ يَحْسِبُ

لفیف مفروق = مثال + ناقص

مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کا اطلاق ہوگا

۱۔ و ق ی (ض) وَقَىٰ يَوْقِيُ وَقَىٰ يَقِيْ

۲۔ و ھ ی (س) وَهِيَ يَوْهَيُ وَهِيَ يَوْهَىٰ

۳۔ و ل ی (ح) وَلِيَ يَوْلِيُ وَلِيَ يَلِيْ

فا کلمہ پر ہمیشہ ''وْ'' اور لا کلمہ پر ''یْ'' آتا ہے

لفیف مقرون

ثلاثی مجرد کے دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ

لفیف مقرون = اجوف + ناقص

صرف ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوگا

۱۔ ر و ی (ض) رَوَيَ يَرْوِيُ رَوٰی يَرْوِيْ

۲۔ ح ی ی (س) حَيِيَ يَحْيَيُ حَيِيَ يَحْيٰى

عین کلمہ پر ''وْ'' اور لام کلمہ پر ''یْ'' آتا ہے

نوٹ: ۱۔ فا اور عین کلمہ پر حروف علت کے یکجا ہونے والے مادے بہت کم ہیں اور اگر ہیں تو ان سے فعل استعمال نہیں ہوتا مثلاً:

وَيْلٌ - يَوْمٌ

۲۔ بعض اوقات لفیف مقرون مضاعف بھی ہوتا ہے۔ مثلاً (ح ی ی) - (ع ی ی) ایسی صورت میں مثلین کا ادغام کرنا یا نا کرنا دونوں جائز ہیں۔

ح ی ی	(س)	حَيِيَ يَحْيٰى	یا	حَيَّ يَحَيُّ		(زندہ ہونا)
ع ی ی	(س)	عَيِيَ يَعْيٰى	یا	عَيَّ يَعَيُّ		(تھک جانا)

م و ت (ن) ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى (الاعلیٰ: 13)

ح ی ی (س) اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى (صحیح بخاری)

ع ی ی (س) اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ (قٓ: 15)

و ح ی	(افعال)	اَوْحٰى	يُوْحِيْ	اِيْحَاءً	(وحی کرنا)

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ

ح ی ی	(افعال)	اَحْيٰى	يُحْيِيْ	اِحْيَاءً	(زندہ کرنا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا

و ص ی	(تفعیل)	وَصّٰى	يُوَصِّيْ	تَوْصِيَةً	(وصیت کرنا)

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (البقرۃ: 132)

س و ی	(تفعیل)	سَوّٰى	يُسَوِّيْ	تَسْوِيَةً	(برابر کرنا۔ سنوارنا)

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا (الشمس: 7)

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ (الحجر: 29)

و ر ی (مفاعلہ) وَارٰی يُوَارِیْ مُوَارَاةً (چھپانا)

كَيْفَ يُوَارِیْ سَوْءَةَ أَخِيْهِ (المائدۃ:31)

و ف ی (تفعّل) تَوَفّٰی يَتَوَفّٰی تَوَفِّيًا (پورا پورا لینا۔ وفات دینا)

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْإِيْمَانِ (سنن ابی داود)

و ص ی (تفاعل) تَوَاصٰی يَتَوَاصٰی تَوَاصِيًا (ایک دوسرے کو وصیت کرنا)

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر:3)

س و ی (افتعال) اِسْتَوٰی يَسْتَوِیْ اِسْتِوَاءً (برابر ہونا)

لَا يَسْتَوِی الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ (المائدۃ:100)

لَا يَسْتَوِیْ أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ (الحشر:20)

و ف ی (استفعال) اِسْتَوْفٰی يَسْتَوْفِیْ اِسْتِيْفَاءً (پورا پورا مانگنا)

اَلَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ (المطففین:2)

ح ی ی (استفعال) اِسْتَحْيٰی يَسْتَحْيِیْ اِسْتِحْيَاءً (شرمانا۔ زندہ رکھنا)

وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ (الاحزاب:53)

يُذَبِّحُوْنَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاءَكُمْ (ابراہیم:6)

لسان القرآن جدید ایڈیشن

ترمیم و اضافہ کے ساتھ (دو رنگوں میں)

4
پارٹ

مرتب

عامر سہیلؒ

الف التانیث

حصہ اوّل میں ہم مؤنث کی علامات میں سے تائے مربوطہ (گول تاء) کے بارے میں پڑھ چکے ہیں، اس حصے میں مؤنث کی دوسری علامت الف التانیث کے بارے میں پڑھا جائے گا۔

الف التانیث سے مراد تانیث والا الف ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

① اَلِفُ التَّانِيْثِ الْمَقْصُوْرَةُ (الف المقصورۃ للتانیث)

مثلاً: حُبْلٰی - کُبْرٰی - رُجْعٰی

مَرْضٰی - کَسْلٰی - دَعْوٰی

سُكَارٰي - ذِكْرٰی

② اَلِفُ التَّانِيْثِ الْمَمْدُوْدَةُ (الف الممدودۃ للتانیث)

مثلاً: حَمْرَاء - صَفْرَاء - خَضْرَاء

عَرْجَاء - بَكْمَاء

صَحْرَاء

☆ یاد رہے کہ الف مقصورہ وہ الف ہے جو کلمہ کے آخر میں آتا ہے اور اس سے پہلے لازماً فتحہ یعنی زبر ہوتا ہے۔ اسے مقصورہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کو پڑھنے میں لمبا نہیں کیا جاتا۔ نیز مؤنث کی علامت کے طور پر یہ ہمیشہ زائدہ ہوتا ہے۔ اور اسم (بُهْمٰی ۔ ایک بوٹی)، صفت (کُبْرٰی ۔ سب سے بڑی)، جمع (مَرْضٰی ۔ مریض) اور مصدر (رُجْعٰی ۔ لوٹنا) کے آخر میں آتا ہے۔

الف مقصورہ کے ساتھ مؤنث بننے والے اسماء کے چند اوزان درج ذیل ہیں۔

فُعْلٰی - فَعْلٰی - فِعْلٰی - فُعَالٰی

☆ جبکہ الف ممدودہ اسم کے آخر میں آنے والے دو زائد الفوں کے اس مجموعے کو کہا جاتا ہے جن میں سے دوسرے الف کو ہمزہ سے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اسے ممدودہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس الف پر مدّ کی جاتی ہے یعنی قراءۃ میں اسے تین الف کے برابر لمبا پڑھا جاتا ہے۔

الف الممدودہ للتانیث اسم (صَحْرَاء ۔ صحرا)، مصدر (رَغْبَاء ۔ رغبت) اور صفت (زَرْقَاء ۔ نیلی، عَرْجَاء ۔ لنگڑی) کے آخر میں آتا ہے اور اس کا مشہور وزن فَعْلَاء ہے۔

الف مقصورہ اور الف ممدودہ والے اسماء کا مثنیٰ اور جمع

اسم ممدود

جس اسم کے آخر میں الف اور ہمزہ ہو اسے اسم ممدود کہتے ہیں۔ اگر اسم ممدود میں ہمزہ اصلی ہو یعنی مادے کا حرف ہو تو مثنیٰ بناتے ہوئے ہمزہ برقرار رہتا ہے جیسے:

اِبْتِدَاءٌ سے اِبْتِدَاءَانِ

رِفَاءٌ سے رِفَاءَانِ

لیکن اگر ہمزہ تانیث کا ہو تو اسے واو میں بدل دیا جاتا ہے جیسے:

صَحْرَاءُ سے صَحْرَاوَانِ

حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ

لیکن اگر ہمزہ نہ تو اصلی ہو اور نہ ہی تانیث کے لیے ہو تو اسے برقرار رکھنا یا واو سے بدلنا دونوں طرح درست ہے جیسے:

سَمَاءٌ سے سَمَاءَانِ یا سَمَاوَانِ

جو اسم ممدود مذکر ہوگا اس سے جمع سالم مذکر آئے گی اور جو مؤنث ہوگا اس سے جمع سالم مؤنث آئے گی جیسے:

رِفَاءٌ سے رِفَاءُوْنَ

سَمَاءٌ سے سَمَاوَاتٌ

اور وہ صفات جو الوان وعیوب سے بحث کرتی ہے ان کی جمع مکسّر آئے گی۔ الوان وعیوب والی مؤنث صفات کا چارٹ درج ذیل ہے۔

	رفع	نصب	جرّ
واحد	فَعْلَاءُ	فَعْلَاءَ	فَعْلَاءَ
مثنیٰ	فَعْلَاوَانِ	فَعْلَاوَيْنِ	فَعْلَاوَيْنِ
جمع	فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٍ

اسم مقصور

جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ ہو اسے اسم مقصور کہتے ہیں۔ اگر اسم مقصور تین حروف پر مشتمل ہو تو مثنیٰ بناتے ہوئے الف مقصورہ کی جگہ اس اصل حرف کو واپس لے آتے ہیں جس کی جگہ یہ آیا تھا جیسے:

عَصًا (اَصْلًا عَصَوٌ) سے عَصَوَانِ

فَتًى (اَصْلًا فَتَيٌ) سے فَتَيَانِ

اگر اسم مقصور تین حروف سے زائد ہو تو مثنیٰ بناتے ہوئے الف مقصورہ کو یاء سے بدل دیتے ہیں جیسے:

مُصْطَفٰى سے مُصْطَفَيَانِ

حُبْلٰى سے حُبْلَيَانِ

اسم مقصور سے جمع سالم مذکر بناتے ہوئے الف مقصورہ کو حذف کر دیتے ہیں اور ماقبل زبر کو برقرار رکھتے ہیں یعنی اسے پیش سے نہیں بدلتے جیسے:

مُصْطَفٰى سے مُصْطَفَوْنَ

اسم مقصور سے جمع سالم مؤنث بناتے ہوئے مثنیٰ بنانے والے قواعد کا اطلاق کیا جاتا ہے جیسے:

عَصًا سے عَصَوَاتٌ

حُبْلٰى سے حُبْلَيَاتٌ

اِسْمُ التَّفْضِيْل (برتری یعنی Comparison) کی مؤنث صفات کا چارٹ درج ذیل ہے۔

	رفع	نصب	جرّ
واحد	فُعْلٰى	فُعْلٰى	فُعْلٰى
مثنّٰی	فُعْلَيَانِ	فُعْلَيَيْنِ	فُعْلَيَيْنِ
جمع سالم	فُعْلَيَاتٌ	فُعْلَيَاتٍ	فُعْلَيَاتٍ
جمع مکسر	فُعَلٌ	فُعَلًا	فُعَلٍ

اسم منقوص

جس اسم کے آخر میں یاء ماقبل کسرہ ہو اسے اسم منقوص کہتے ہیں جیسے:

اَلْبَاقِیْ - اَلْقَاضِیْ - اَلْهَادِیْ - اَلدَّاعِیْ

اسم منقوص سے اگر اَلْ ہٹا دیا جائے تو آخر میں آنے والی یاء گر جاتی ہے اور آخری حرف پر ڈبل حرکت آجاتی ہے جیسے:

بَاقٍ - قَاضٍ - هَادٍ - دَاعٍ

مثنیٰ بناتے ہوئے یاء واپس آجاتی ہے جیسے:

بَاقِیَانِ - قَاضِیَانِ - هَادِیَانِ - دَاعِیَانِ

جمع سالم مذکر بناتے ہوئے یاء کو حذف کردیتے ہیں اور زیر کی جگہ پیش لگا دیتے ہیں جیسے:

بَاقُوْنَ - قَاضُوْنَ - هَادُوْنَ - دَاعُوْنَ

جمع سالم مؤنث بناتے ہوئے یاء واپس آجاتی ہے اور الف اور لمبی تاء کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے:

بَاقِیَاتٌ - قَاضِیَاتٌ - هَادِیَاتٌ - دَاعِیَاتٌ

اسم منقوص کا اَلْ کے ساتھ اور اَلْ کے بغیر مکمل چارٹ درج ذیل ہے۔

		رفع	نصب	جر
اَلْ کے بغیر	مذکر	هَادٍ	هَادِیًا	هَادٍ
	مؤنث	هَادِیَةٌ	هَادِیَةً	هَادِیَةٍ
اَلْ کے ساتھ	مذکر	اَلْهَادِیْ	اَلْهَادِیَ	اَلْهَادِیْ
	مؤنث	اَلْهَادِیَةُ	اَلْهَادِیَةَ	اَلْهَادِیَةِ

اَلْمَمْنُوْعُ مِنَ الصَّرْفِ

(غیر منصرف)

ہم جانتے ہیں کہ عربی زبان میں استعمال ہونے والے تقریباً 13% اسماء غیر منصرف ہوتے ہیں۔ غیر منصرف اسماء پر ایک تو تنوین نہیں آتی اور دوسرے یہ کہ حالتِ جرّ میں یہ زیر نہیں ہوتے۔ یعنی ان پر حالت جرّ میں کسرہ نہیں آتا۔ جیسے:

حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
اِبْرَاهِيْمُ	اِبْرَاهِيْمَ	اِبْرَاهِيْمَ
أُسَامَةُ	أُسَامَةَ	أُسَامَةَ
فَاطِمَةُ	فَاطِمَةَ	فَاطِمَةَ
بَاكِسْتَانُ	بَاكِسْتَانَ	بَاكِسْتَانَ
عُمَرُ	عُمَرَ	عُمَرَ
اَكْبَرُ	اَكْبَرَ	اَكْبَرَ
عِمْرَانُ	عِمْرَانَ	عِمْرَانَ
وِلْيَمُ	وِلْيَمَ	وِلْيَمَ
صَفْرَاءُ	صَفْرَاءَ	صَفْرَاءَ
غُرَبَاءُ	غُرَبَاءَ	غُرَبَاءَ
مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	مَسَاجِدَ

عربی زبان میں استعمال ہونے والے غیر منصرف اسماء کون کون سے ہیں؟ یہ ایک دلچسپ موضوع ہے۔ گرامر والوں کے مطابق غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب پائے جائیں یا ان میں سے ایک ایسا سبب ہو جو دو کے قائم مقام ہو۔

اَسْبَابُ مَنْعِ الصَّرْفِ

کسی اسم کے غیر منصرف ہونے کے کچھ سبب ہوتے ہیں جو اسباب منع صرف کہلاتے ہیں۔

اسباب منع صرف مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ وصف 2۔ تانیث 3۔ معرفہ 4۔ عُجمہ

5۔ جمع 6۔ ترکیب 7۔ الف ونون زائدتان

8۔ وزنِ فعل 9۔ عدل

دو کے قائم مقام اسباب

1۔ تانیث 2۔ جمع

ان اسباب کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

① وصف:

وصف سے مراد صفت ہے۔ جو لفظ کسی چیز کی اچھائی یا برائی بیان کرے اسے وصف کہتے ہیں۔ کسی اسم کے غیر منصرف ہونے کا سبب وہ وصف بنتا ہے جو اصل میں وصفی معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے اَحْمَر، اَسْوَد وغیرہ۔

② تانیث:

تانیث سے مراد مؤنث ہے اور تانیث میں سے صرف الف التانیث دو سببوں کے قائم مقام ہوتا ہے۔ جیسے حَمْرَاءُ اور صُغْرٰی۔

گول تاء کے ساتھ تانیث غیر منصرف کا سبب اس وقت بنے گی جب یہ علم ہوگی۔ جیسے طَلْحَةُ۔

اسی طرح تانیث معنوی بھی غیر منصرف کا سبب اس وقت بنے گی جب یہ علم ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ مزید کچھ شرائط ہیں۔

1۔ تین حروف سے زائد ہو جیسے زَیْنَبُ

2۔ اگر تین حروف سے زائد نہ ہو تو درمیان والا حرف متحرک ہو جیسے سَقَرُ

3۔ اگر درمیان والا حرف متحرک نہ بھی ہو تو کم از کم وہ علم عجمی ہو جیسے جُوْرُ (ایک شہر کا نام)

③ **معرفہ:**

معرفہ کی اقسام میں سے صرف علم اسم کے غیر منصرف ہونے کا سبب بنتا ہے۔

④ **عجمہ:**

عجمہ وہ اسم جو عربی کے سوا کسی دوسری زبان کا لفظ ہو۔ اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ کلمہ عجمی زبان میں بھی علم ہو اور دوسری یہ کہ وہ تین حروف سے زائد پر مشتمل ہو۔ تین حروف پر مشتمل وہ عجمی نام غیر منصرف ہوں گے جن کا درمیان والا حرف متحرک ہو۔

یاد رہے کہ مُحَمَّد، صَالِح، شُعَیب، نُوْح، لُوْط، هُوْد، شِیْث اور عُزَیْر نام منصرف ہیں۔

⑤ **جمع:**

جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ منتہی الجموع کا صیغہ ہو۔ منتہی الجموع کے اوزان درج ذیل ہیں۔

1۔ ـَـ ـَـ ا ـّـ	دَوَابُّ	دَابَّةٌ	کی جمع
2۔ ـَـ ـَـ ا ـِـ ـ	مَسَاجِدُ	مَسْجِدٌ	کی جمع
3۔ ـَـ ـَـ ا ـِـ ـْـ ـ	مَسَاكِيْنُ	مِسْكِيْنٌ	کی جمع

جمع منتہی الجموع دو سببوں کے قائم مقام ہے۔

ایسے مفرد الفاظ جو منتہی الجموع کے وزن پر ہوں وہ بھی غیر منصرف قرار دیے جاتے ہیں جیسے طَمَاطِمُ (ٹماٹر) طَبَاشِيْرُ (چاک) وغیرہ۔

⑥ **ترکیب:**

دو کلموں کا ملانا ترکیب کہلاتا ہے۔ اور دو کلموں کے ملنے سے جو لفظ بنتا ہے اسے مرکب کہتے ہیں۔ مرکبات ناقصہ اور جملہ اس ترکیب میں شامل نہیں ہیں۔

⑦ **الف ونون زائدتان:**

الف نون زائدتان سے مراد یہ ہے کہ وہ الف ونون کلمہ کے حروف اصلیہّ میں سے نہ ہوں۔ ان کے غیر منصرف کا سبب بننے کی تین صورتیں ہیں۔

1۔ علم کے آخر میں ہوں جیسے عُثْمَان، نُعْمَان

2۔ ایسی صفت کے آخر میں ہوں جس کی مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے سَکْرَانُ کیونکہ اس کی مؤنث سَکْرٰی آتی ہے۔

3۔ ایسے اسم کے آخر میں ہوں جس کی مؤنث ہی نہ ہو جیسے رَحْمٰنُ

⑧ وزن فعل:

کسی اسم کا ایسے وزن پر ہونا جو صرف افعال کے ساتھ خاص ہو۔ اگر وہ اسم ایسے وزن پر آئے جو اسم اور فعل میں مشترک ہو تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کے شروع میں علامات مضارع (ا۔ن۔ی۔ت) میں سے کوئی حرف ہو اور اس کی مؤنث گول تاء کے ساتھ نہ آئے جیسے اَحْمَدُ اور یَشْکُرُ۔

⑨ عدل:

عدل کے لغوی معنی پھیرنا ہیں۔ صیغے کو ایک قانونی صورت سے دوسری صورت کی طرف پھیرنا گرامر کی اصطلاح میں عدل کہلاتا ہے۔ مثلاً عُمَر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی اصل عَامِر تھی لیکن عَامِر سے پھیر کر ایسے عُمَر بنا دیا گیا۔

اگر اس کی دلیل موجود ہو تو اس کو عدل تحقیقی کہتے ہیں اور اگر دلیل موجود نہ ہو تو یہ عدل تقدیری کہلاتا ہے۔ عدل تحقیقی کی مثال مَثْنٰی، ثُلَاثُ، رُبَاعُ ہیں کہ ان کے معنی بالترتیب دو دو، تین تین اور چار چار ہیں اور اصل میں یہ اِثْنَانِ اِثْنَانِ، ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ اور اَرْبَعَةٌ اَرْبَعَةٌ تھے۔

جبکہ عدل تقدیری کی مثال عُمَر، زُفَر ہیں کہ یہ فَاعِلٌ کے وزن سے بدلے گئے ہیں اور یہ فرض کیا گیا ہے۔

کسی اسم کے غیر منصرف ہونے کے دو اسباب میں سے ایک سبب یا تو لازماً علم ہوگا یا پھر وصف۔ علم اور وصف دونوں ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

علم کے ساتھ دوسرا سبب

1۔ تانیث: جیسے زَیْنَبُ۔ فَاطِمَةُ

2۔ عجمہ: جیسے اِبْرَاهِیْمُ۔ بَاکِسْتَانُ

3۔ الف ونون زائدتان: جیسے عِمْرَانُ ۔ شَعْبَانُ

4۔ وزن فعل: جیسے اَحْمَدُ ۔ یَشْکُرُ

5۔ ترکیب: جیسے حَضْرَمَوْتُ ۔ مَعْدِیْکَرِبُ

6۔ عدل: جیسے عُمَرُ ۔ هُبَلُ ۔ زُحَلُ

اس کا وزن فُعَلُ ہے

وصف کے ساتھ دوسرا سبب

1۔ وزن فعل: جیسے اَکْبَرُ ۔ اَحْمَرُ

2۔ الف ونون زائدتان جیسے جَوْعَانُ ۔ سَکْرَانُ

3۔ عدل: جیسے ثُلَاثُ ۔ رُبَاعُ ۔ مَثْلَثُ ۔ مَرْبَعُ

اس کے دو اوزان ہیں

1۔ فُعَالُ 2۔ مَفْعَلُ

ہم پڑھ چکے ہیں کہ غیر منصرف اسماء حالت جر میں زیر قبول نہیں کرتے لیکن دو صورتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں حالت جر میں وہ زیر قبول کر لیتے ہیں۔

1۔ اَلْ داخل ہونے سے جیسے

مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	مَسَاجِدَ
اَلْمَسَاجِدُ	اَلْمَسَاجِدَ	اَلْمَسَاجِدِ

2۔ مضاف ہونے سے جیسے

فِیْ مَسَاجِدَ

فِیْ مَسَاجِدِ اللّٰهِ

مرکب اضافی میں صفت کا استعمال

بعض مرکب اضافی ایسے ہوتے ہیں جن میں صفت استعمال ہوتی ہے۔ صفت مضاف کی بھی ہو سکتی ہے، مضاف الیہ کی بھی ہو سکتی ہے اور دونوں کی بھی مثلاً:

اللہ کا باعزت رسول ۔ (مضاف کی صفت)

باعزت اللہ کا رسول ۔ (مضاف الیہ کی صفت)

باعزت اللہ کا باعزت رسول ۔ (مضاف، مضاف الیہ دونوں کی صفات)

ایسے مرکبات کا عربی میں ترجمہ کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ صفت کو نظر انداز کر کے پہلے صرف مرکب اضافی کا ترجمہ کرلیں اب اس کے آگے صفت لگائیں جو اسم کے چاروں پہلوں کے لحاظ سے اپنے موصوف کے مطابق ہو۔

۱۔ اللہ کا باعزت رسول رَسُوْلُ اللّٰہِ الْکَرِیْمُ

یہاں اَلْکَرِیْمُ مضاف رَسُوْلُ کی صفت ہے جو اسم کے چاروں پہلوں کے اعتبار سے موصوف کے مطابق ہے۔

۲۔ باعزت اللہ کا رسول رَسُوْلُ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ

یہاں اَلْکَرِیْمِ مضاف الیہ اللّٰہِ کی صفت ہے اور اسم کے چاروں پہلوں کے اعتبار سے اپنے موصوف کے مطابق ہے۔

۳۔ باعزت اللہ کا باعزت رسول رَسُوْلُ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ الْکَرِیْمُ

ایسی تراکیب میں پہلے صفت اُس اسم کی آئے گی جو قریب ہوگا اور وہ مضاف الیہ ہے۔

مشق

عربی میں ترجمہ کریں۔

استاد کا نیک شاگرد	
محنتی استاد کا شاگرد	
اللہ کی عظیم نعمت	
عظیم اللہ کی نعمت	
اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ	
نیک مومنوں کے دل	
محنتی استانی کا نیک شاگرد	

مرکب اضافی میں اشارہ کا استعمال

بعض مرتبہ مرکب اضافی میں مضاف یا مضاف الیہ کی طرح اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے مثلاً:

لڑکے کی یہ کتاب (مضاف کی طرف اشارہ)

اِس لڑکے کی کتاب (مضاف الیہ کی طرف اشارہ)

ایسے مرکبات کا عربی میں ترجمہ کرنے کے لیے پہلے یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اشارہ مضاف کی طرف ہے یا مضاف الیہ کی طرف پھر

☆ اگر اشارہ مضاف کی طرف ہو تو مرکب اضافی کے آخر میں لگا دیں

☆ اگر اشارہ مضاف الیہ کی طرف ہو تو مضاف الیہ سے پہلے لگا دیں

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ اسم اشارہ اپنے مشارٌ الیہ کے مطابق استعمال ہوتا ہے۔

لڑکے کی یہ کتاب — كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا

اِس لڑکے کی کتاب — كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ

مشق

عربی میں ترجمہ کریں۔

	اُس سکول کا لڑکا
	سکول کی یہ لڑکی
	اِس گھر کا رب
	میری یہ قمیض (قَمِيْصٌ)
	میرے استاد کی یہ گاڑی (سَيَّارَةٌ)
	تمہارا یہ بھائی
	لڑکے کی وہ سائیکل (دَرَّاجَةٌ)
	نیک معلمہ کا یہ لڑکا
	میرے بھائی کا وہ گھر
	شہر کی یہ مساجد

اسمائے خمسہ

عربی زبان میں استعمال ہونے والے پانچ اسماء ایسے ہیں جن کا اعراب مضاف ہونے کی صورت میں مختلف طریقے سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہ اسماء درج ذیل ہیں۔

1۔ اَبٌ (باپ)

2۔ اَخٌ (بھائی)

3۔ حَمٌ (سسرالی رشتے دار)

4۔ فَمٌ (منہ)

5۔ ذُوْ (والا)

ان میں سے ذُوْ ہمیشہ مضاف ہو کر ہی استعمال ہوتا ہے۔

مضاف ہونے کی صورت میں اسمائے خمسہ درج ذیل طریقے سے استعمال ہوتے ہیں۔

اَسْمَاء	رفع	نصب	جرّ
اَبٌ	اَبُوْ	اَبَا	اَبِیْ
اَخٌ	اَخُوْ	اَخَا	اَخِیْ
حَمٌ	حَمُوْ	حَمَا	حَمِیْ
فَمٌ	فُوْ	فَا	فِیْ
ذُوْ	ذُوْ	ذَا	ذِیْ

اَبٌ ، اَخٌ ، حَمٌ اور فَمٌ جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہوتے ہیں تو تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل میں رہتے ہیں۔

اَبِیْ - اَخِیْ - حَمِیْ - فِیْ

ذُوْ صرف اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوتا ہے۔

اسمائے خمسہ کے مثنیٰ اور جمع کچھ اس طرح استعمال ہوتے ہیں۔

اسماء	مثنیٰ	جمع
اَبٌ	اَبَوَانِ اَبَوَیْنِ	اٰبَاءٌ
اَخٌ	اَخَوَانِ اَخَوَیْنِ	اِخْوَانٌ - اِخْوَةٌ
حَمٌ	حَمَوَانِ حَمَوَیْنِ	اَحْمَامٌ
فَمٌ	فَمَوَانِ فَمَوَیْنِ	اَفْمَامٌ - اَفْوَاهٌ

ذُوْ

اس لفظ (ذو) کی مذکر مؤنث کے لیے مختلف صورتیں ہیں (والا، والی کے معنی میں) پھر ہر ایک کے مثنیٰ اور جمع کی الگ صورتیں ہیں (والے، والیاں کے معنی میں) اور اسماء کی طرح ہر ایک (واحد، مثنیٰ، جمع، مذکر، مؤنث) کی رفع، نصب، جر میں الگ الگ شکل ہوتی ہے، یعنی اس کی اپنی اعرابی گردان ہے جو درج ذیل ہیں۔

مذکر کی صورتیں

	رفع	نصب	جرّ
واحد	ذُوْ	ذَا	ذِیْ
مثنیٰ	ذَوَا	ذَوَیْ	ذَوَیْ
	-	-	-
جمع	ذَوُوْ	ذَوِیْ	ذَوِیْ
	اُولُوْ	اُولِیْ	اُولِیْ

مؤنث کی صورتیں

	رفع	نصب	جرّ
واحد	ذَاتُ	ذَاتَ	ذَاتِ
مثنیٰ	ذَاتَا	ذَاتَیْ	ذَاتَیْ
	ذَوَاتَا	ذَوَاتَیْ	ذَوَاتَیْ
جمع	ذَوَاتُ	ذَوَاتِ	ذَوَاتِ
	اُولَاتُ	اُولَاتِ	اُولَاتِ

ان اسماء کے متعلق اہم باتیں :

1۔ تمام اسماء(ذُوْ کی مختلف شکلیں)ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتی ہیں ۔

2۔ ان کا مضاف الیہ ہمیشہ کوئی اسم ظاہر ہوتا ہے یعنی یہ کسی ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتے ان کا اردو ترجمہ حسب موقع والا، والے، والیاں سے کیا جائے گا۔

3۔ مثنیٰ مؤنث کی دو مختلف صورتوں میں سے قرآن میں صرف دوسری صورت کا ایک ہی لفظ رفع کی حالت میں (ذَوَاتَا) استعمال ہوا ہے۔ مثنیٰ مؤنث کی پہلی صورت قرآن میں استعمال نہیں ہوئی۔

4۔ جمع میں مذکر مؤنث دونوں کے لیے دو دو صورتیں ہیں۔ قرآن میں زیادہ تر دوسری صورت (اُولُوْ - اُولَاتُ - والی) استعمال ہوئی ہے۔

5۔ جمع کی مختلف صورتوں میں ابتدائی ہمزہ کے بعد جو "وْ" ہے وہ تلفظ میں نہیں آتی لکھی ضرور جاتی ہے اُولٰئِكَ کی طرح یہ زائد "وْ" رسم قرآنی اور رسم املائی دونوں میں لکھی ضرور جاتی ہے۔

كُلٌّ ، بَعْضٌ ، اَكْثَرُ ، غَيْرُ

☆ لفظ كُلٌّ اور بَعْضٌ بھی مضاف بن کر آتے ہیں۔ كُلٌّ کا مضاف الیہ اگر مفرد اور نکرہ ہو تو اس سے "ہر" یا "ہر ایک" کا مفہوم ادا ہوتا ہے جیسے:

كُلُّ مُسْلِمٍ ہر مسلمان كُلُّ شَیْءٍ ہر چیز

☆ كُلٌّ کا مضاف الیہ اگر مفرد اور معرّف باللّام ہو تو "پورا کا پورا" یا "سارا کا سارا" مفہوم ادا ہوتا ہے جیسے:

كُلُّ الْمُسْلِمِ مسلمان کا سب کچھ كُلُّ الْكِتَابِ پوری کتاب

☆ كُلٌّ کا مضاف الیہ اگر جمع اور معرف باللام ہو تو "تمام" کا مفہوم ادا ہوتا ہے۔

كُلُّ الطُّلَّابِ تمام طالب علم

اس مفہوم کے لیے جَمِيْعٌ کا لفظ بھی استعمال ہوسکتا ہے۔

جَمِيْعُ الطُّلَّابِ تمام طالب علم

☆ بَعْضٌ کا مضاف الیہ معرّف باللّام اور جمع بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں کہ جب بہت سوں میں سے کچھ کا اظہار کرنا ہو اور مفرد اور معرّف باللّام بھی ہوسکتا ہے جیسے:

بَعْضُ الطُّلَّابِ بعض طلباء

جب ایک چیز کے کچھ حصے کا اظہار کرنا ہو جیسے:

بَعْضُ الْكِتَابِ کتاب کا کچھ حصہ

☆ كُلٌّ اور بَعْضٌ کی طرح اَكْثَرُ (اکثر و بیشتر) بھی مضاف کے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے:

اَكْثَرُ النَّاسِ اکثر لوگ

اَكْثَرُ کی بجائے مُعْظَمُ بھی استعمال ہوسکتا ہے۔

مُعْظَمُ الطُّلَّابِ اکثر طالب علم

☆ غَيْرُ کا لفظ بھی مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ غَيْرُ لفظ اسم معرفہ کی طرف مضاف ہو تو بھی نکرہ ہی رہتا ہے۔

☆ عرب کنیت کے لیے بھی مرکب اضافی استعمال کرتا ہے جیسے:

اَبُوْبَكْرٍ اَبُوْتُرَابٍ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَبُوْجَهْلٍ اَبُوْلَهَبٍ اُمُّ جَمِيْلٍ

☆ تفضیل کل (Superlative Degree) کے لیے افعل التفضیل (اَفْعَلُ ۔ فُعْلٰی) کو بھی مضاف بنا کر لایا جاتا ہے جیسے:

اَفْضَلُ النَّاسِ - فُضْلَى النِّسَاءِ

☆ تین سے لے کر دس تک اور سو اور ہزار کے اعداد بھی مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں جیسے:

سَبْعُ سَمٰوٰتٍ - سِتَّةُ اَيَّامٍ - مِائَةُ طَالِبٍ - اَلْفُ شَهْرٍ

جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر کی مختلف صورتیں

حصہ اوّل میں ہم جملہ اسمیہ اور اس کے بنیادی اجزاء ''مبتدا اور خبر'' کے بارے میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ مبتدا کے لیے معرفہ ہونا ضروری ہے۔ نکرہ اسم مبتدا واقع نہیں ہوسکتا۔

نکرہ اسم مبتدا واقع ہوسکتا ہے جب اس میں تخصیص پیدا ہو جائے۔ نکرہ اسم میں تخصیص پیدا ہونے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے خاص خاص درج ذیل ہیں۔

1۔ صفت لانے سے جیسے:

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ (البقرۃ:221)

2۔ کسی نکرہ کی طرف مضاف بنانے سے جیسے:

خَمْسُ صَلَوٰتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ

3۔ استفہام سے جیسے:

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ

4۔ نفی سے جیسے:

مَا اَحَدٌ خَيْرٌ مِنْكَ

نکرہ تحت النفی عموم کا فائدہ دیتا ہے۔ جب میں نے کہا کہ مَا اَحَدٌ خَيْرٌ مِنْكَ تو میں نے تمہارے سوا سب کی نفی کردی اب اَحَدٌ سے مراد کوئی معین فرد نہیں بلکہ مخاطب کے علاوہ سارے افراد مراد ہے اور افراد کا مجموعہ بمنزلہ ایک معین فرد کے ہو جاتا ہے۔

5۔ خبر مقدم کرنے سے جیسے:

فِي الدَّارِ رَجُلٌ

6۔ دعا یا بددعا کے کلمات لانے سے جیسے:

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (الھمزۃ:1)

مَاوَلَا مُشَابِہ بِلَيْسَ

حصہ اوّل میں جملہ اسمیہ کو منفی بنانے کے لیے ہم ''مَا'' کا استعمال پڑھ چکے ہیں۔ ''مَا'' کے علاوہ دوسرے الفاظ بھی جملہ اسمیہ کو منفی بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

لَيْسَ - لَا - لَاتَ - اِنْ

مندرجہ بالا الفاظ میں سے ''لَيْسَ'' فعل ہے جبکہ باقی حروف مَا اور لَا گرامر کی کتابوں میں مشابہ بِلَيْسَ کے عنوان کے تحت ذکر کیے جاتے ہیں یعنی وہ مَا اور لَا جو ''لَيْسَ'' کے مشابہ ہیں۔ جس طرح ''لَيْسَ'' جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، معنی میں نفی پیدا کرتا ہے اور جملہ اسمیہ کی خبر کو نصب دیتا ہے، اسی طرح مَا اور لَا بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، معنی میں نفی پیدا کرتے ہیں اور جملہ اسمیہ کی خبر کو نصب میں لے جاتے ہیں۔ اس لیے انہیں مَاوَلَا مشابہ بِلَيْسَ کہتے ہیں۔

مَا اور لَا کے بارے میں چند ضروری باتیں درج ذیل ہیں۔

☆ مَا کا اسم معرفہ بھی ہوسکتا ہے اور نکرہ بھی لیکن لَا کا اسم ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے جیسے:

لَا وَلَدٌ صَالِحًا (کوئی لڑکا نیک نہیں ہے)

لَا رَجُلٌ مُجْتَهِدًا (کوئی آدمی محنتی نہیں ہے)

☆ مَا کی خبر پر لَيْسَ کی طرح زور پیدا کرنے کے لیے حروف جرّ ''ب'' بھی داخل کیا جاتا ہے جبکہ لَا کی خبر کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا۔

☆ کبھی لَا کے آخر میں مبالغہ کے لیے (ت) لگا دیتے ہیں اس وقت اس کا اسم اور خبر دونوں ایسا اسم ہوتے ہیں جو زمانے پر دلالت کرتے ہیں مثلاً وَقْت۔ حِيْن۔ سَاعَة۔ ان میں سے ایک کا حذف کرنا ضروری ہے عام طور پر اسم حذف ہوتا ہے جیسے: لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ جو اصل میں لَاتَ الْحِيْنُ حِيْنَ مَنَاصٍ تھا۔

☆ کبھی حرف اِنْ کو بھی نفی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جیسے:

اِنْ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے)

اِنِ الْمُجْتَهِدُ رَاسِبًا (محنتی ناکام ہونے والا نہیں ہے)

''اِنْ'' بھی ''مَا'' کی طرح نکرہ اور معرفہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔

☆ اگر مَا، لَا اور اِنْ کے اسم اور خبر کے درمیان

اگر مَا، لَا اور اِنْ کے اسم اور خبر کے درمیان اِلَّا آجائے یا ان کی خبر اس کے اسم پر مقدم ہو جائے، مَا کے بعد حرف زائد اِنْ آجائے یا لَا کے اسم اور خبر میں سے کوئی معرفہ آجائے تو ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے

مَا اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا (الشعراء:186)

لَا رَجُلٌ اِلَّا خَائِنٌ

اِنِ الْاِسْلَامُ اِلَّا دِيْنٌ نَاصِحٌ

مَا كَذَّابٌ الْمُؤْمِنُ

مَا اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ

لَا اَلْمَالُ بَاقٍ فِيْ يَدِ الْمُبَذِّرِ

لائے نفی جنس

حصہ اوّل میں "لائے نفی جنس" کے بارے میں ہم مختصراً پڑھ چکے ہیں۔ لائے نفی جنس کے بارے میں مزید کچھ باتیں درج ذیل ہیں۔

☆ لائے نفی جنس کا اسم تین صورتوں میں آتا ہے۔

① مضاف :

لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ

اس صورت میں یہ منصوب ہوتا ہے۔

② مشابہ مضاف :

اس سے مراد وہ اسم ہے جو اپنے معنی مکمل کرنے کے لیے بعد میں آنے والے اسم کا اسی طرح محتاج ہوتا ہے جس طرح مضاف اپنے مضاف الیہ کا محتاج ہوتا ہے جیسے:

لَا رَاكِبًا فَرَسًا ذَاهِبٌ

اس صورت میں بھی یہ منصوب ہوتا ہے۔

③ مفرد نکرہ :

اس صورت میں یہ مبنی بر علامت نصب ہوتا ہے یعنی جس اسم کی جو نصب کی علامت ہوتی ہے اسی طرح استعمال ہوتا ہے جیسے:

لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ

لَا رِجَالَ فِي الدَّارِ

واحد اور جمع مکسر اسماء کی نصب کی علامت فتحہ ہوتی ہے۔

لَا رَجُلَيْنِ فِي الدَّارِ

لَا حَارِسِيْنَ نَائِمُوْنَ

مثنی اور جمع مذکر سالم اسماء کی نصب کی علامت ''یاء'' ہوتی ہے۔

لَا طَالِبَاتِ مُجْتَهِدَاتٍ

جمع مؤنث سالم اسماء کی نصب کی علامت کسرہ ہوتی ہے۔

☆ لائے نفی جنس کا اسم اگر معرفہ ہو تو لائے نفی جنس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور اس صورت میں لا کی تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ ضروری ہوتی ہے جیسے:

لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو

☆ لائے نفی جنس کی خبر جب اِلَّا کے بعد واقع ہو یا لائے نفی جنس پر حرف جر داخل ہو تو بھی لائے نفی جنس کا عمل باطل ہو جاتا ہے جیسے:

لَا شَجَرَةٌ اِلَّا مُثْمِرَةٌ

حَضَرْتُ بِلَا تَأْخِيرٍ

☆ لائے نفی جنس اور اس کے اسم کے درمیان فاصلہ آجائے تو بھی لائے نفی جنس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور اس صورت میں بھی لَا کو مکرر لایا جاتا ہے جیسے:

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْزَفُوْنَ

حروفِ نداء

حصہ اوّل میں ہم حرفِ نِداء ''یَا'' کے بارے میں پڑھ چکے ہیں اور ''یَا'' کے ساتھ مُنادٰی کی مختلف صورتیں بھی دیکھ چکے ہیں۔

اس سبق میں ہم حروفِ نداء اور مُنادٰی کے بارے میں مزید کچھ باتیں تفصیل سے پڑھیں گے۔

☆ حرفِ نِداء ''یَا'' کے علاوہ مزید پانچ اور حروف نداء کے لیے استعمال ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

اَیَا - هَیَا - اَیْ - آ - اَ

ان میں سے پہلے چار حروف مناڈی بعید کے لیے استعمال ہوتے ہیں جبکہ حرف ''اَ'' مناڈی قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ سب ایک دوسرے کی جگہ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ حرفِ نِداء ''یَا'' مناڈی قریب اور بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

☆ جو مناڈی یائے متکلم کی طرف مضاف ہو اس کو چار طرح سے پڑھا جا سکتا ہے۔

ا۔ یاء کے سکون کے ساتھ جیسے یَا رَبِّیْ

۲۔ یاء کے فتحہ کے ساتھ جیسے یَا رَبِّیَ

۳۔ یاء کے حذف کے ساتھ جیسے یَا رَبِّ

۴۔ یا کو الف سے بدلنے کے ساتھ جیسے یَا رَبَّا

☆ درج ذیل مقامات میں حرف نداء کا حذف کرنا جائز ہے:

ا۔ مناڈی علَم ہو جیسے یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا (یوسف: 29)

ا۔ مناڈی معرف باللّام ہو اَیُّ کے ساتھ جیسے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

۳۔ مناڈی مضاف ہو معرفہ کی طرف جیسے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً (البقرۃ: 201)

☆ مناڈی اگر مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معیّن ہو تو بھی منصوب ہوتا ہے۔ جیسے

۱۔ يَا رَاكِبًا فَرَسًا

۲۔ يَا مُسَافِرًا اِلٰى پَاكِسْتَانَ

۳۔ يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ

☆ اگر مناڈی مفرد معرفہ کے بعد اِبْنٌ یا بِنْتٌ کا لفظ آجائے تو مناڈی اِبْنٌ اور بِنْتٌ سمیت منصوب ہوتا ہے۔ جیسے

يَا عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ

نوٹ: اِبْنٌ کا لفظ ماقبل کے لیے صفت اور مابعد کے لیے مضاف بنتا ہے۔

☆ عربی میں میم مشدّد (مّ) بھی حرف ندا ہے لیکن

✦ مناڈی کے بعد آتا ہے

✦ صرف اللہ کے ساتھ مخصوص ہے (اسلام سے پہلے بھی اور آج بھی)

اَللّٰهُ + مّ = اَللّٰهُمَّ

عربی میں ترجمہ کریں۔

اے آسمانوں اور زمین کے رب	
اے جیل کے دو ساتھیو	
اے میری قوم	
اے میرے بیٹو	
اے اسرائیل کے بیٹو	

جملہ شرطیہ

جملہ شرطیہ کی تعریف اور اس کے اجزاء کے بارے میں ہم حصہ اوّل میں پڑھ چکے ہیں۔ جملہ شرطیہ کے متعلق مزید تفصیلات درج ذیل ہیں:

ہم جانتے ہیں کہ جملہ شرطیہ دو جملوں سے مرکب ہوتا ہے، پہلے جملے کو شرط کہتے ہیں اور دوسرا شرط یا جزاء کہلاتا ہے۔ شرط والا جملہ، جملہ فعلیہ ہوتا ہے جبکہ جواب شرط یا جزاء والا جملہ، جملہ فعلیہ بھی ہوسکتا ہے اور جملہ اسمیہ بھی۔

شرط اور جواب شرط جب دونوں جملہ فعلیہ ہوں تو دونوں کا فعل، فعل مضارع بھی ہوسکتا ہے اور فعل ماضی بھی۔ اسی طرح دونوں میں سے کسی ایک کا فعل، فعل مضارع ہوسکتا ہے اور دوسرے کا فعل ماضی۔ فعل مضارع تو قاعدے کے مطابق اخف ہوجاتا ہے لیکن فعل ماضی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ جیسے:

اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا	(دونوں فعل مضارع)
اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ	(دونوں فعل ماضی)
اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ	(پہلا فعل مضارع اور دوسرا فعل ماضی)
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ	(پہلا فعل ماضی اور دوسرا فعل مضارع)
مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ	(پہلا جملہ فعلیہ اور دوسرا جملہ اسمیہ)

جواب شرط پر حرف "فَ" (جسے فاء جزائیہ کہتے ہیں) کا داخل کرنا واجب ہے جب وہ

1- جملہ اسمیّہ ہو

2- امر، نہی اور استفہام ہو۔ ان کو طلبی افعال کہتے ہیں۔

3- فعل جامد ہو۔ جامد وہ فعل ہے جسکا صرف ایک ہی صیغہ ہو، مضارع اور امر وغیرہ نہ ہوں۔ جیسے لَيْسَ اور عَسٰى۔

4- قَدْ، مَا نافیہ، لَنْ، سَ، سَوْفَ اور كَاَنَّمَا سے شروع ہو

نوٹ: اگر جواب شرط پر "فَ" ہو تو فعل مضارع اخف نہیں ہوگا۔

مندرجہ ذیل اسماء بھی شرط کے لیے استعمال ہوتے ہیں:

مَنْ ۔ مَا ۔ اَیْنَ ۔ اَنّٰی ۔ مَتٰی ۔ اَیَّانَ ۔ اَیٌّ ۔ مَھْمَا

☆ مَنْ یَّجْتَھِدْ یَنْجَحْ	جو محنت کرے گا کامیاب ہو جائے گا
☆ مَا تَشْرَبْ اَشْرَبْ	جو تو پیئے گا میں پیوں گا
☆ اَیْنَ تَذْھَبُوْا اَذْھَبْ	جہاں تم جاؤ گے ہم بھی وہاں جائیں گے
☆ مَتٰی تَذْھَبْ اَذْھَبْ	جب تو جائے گا تو میں جاؤں گا
☆ اَیُّھُمْ یَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْهُ	ان میں سے جو مجھے مارے گا میں بھی اسے ماروں گا
☆ مَھْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ	جو کچھ تو کرے گا وہی میں کروں گا

اِذَا ایک اسم ظرف ہے لیکن اس میں شرط کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ اِذَا کے ساتھ اکثر فعل ماضی استعمال ہوتا ہے لیکن معنی مضارع کے دیتا ہے، جیسے:

☆ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ	جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

حرف لَوْ بھی شرط کے لیے آتا ہے لیکن یہ صرف ماضی میں ایک غیر تکمیل شدہ شرط کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

☆ لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتُّ	اگر تو بوتا تو کاٹتا
☆ لَوْ ذَھَبْتَ لَذَھَبْتُ	اگر تو جاتا تو میں جاتا

عموماً فعل ماضی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے بلکہ اگر مضارع کے ساتھ آئے تو عموماً اس میں بھی ماضی کے معنی پیدا کرتا ہے۔ فعل مضارع کو اخف بھی نہیں کرتا۔ جیسے:

☆ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا — اگر ہم چاہتے تو اسے چورا چورا کر دیتے

لَوْ کے جواب پر اکثر لام استعمال ہوتا ہے لیکن کبھی نہیں بھی ہوتا۔ منفی جملے کے ساتھ لام کا استعمال نہیں کیا جاتا۔

جیسے:

☆ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا — اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں

☆ لَوْ صَدَقْتَ مَا ضُرِبْتَ — اگر تو سچ بولتا تو نہ پٹتا

لَوْلَا بھی شرط کے لیے آتا ہے جس کے معنی ہیں "اگر نہ ہوتا"۔ اس کو حرف امتناع لوجود کہتے ہیں۔ یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ کسی چیز کے نہ پائے جانے کی وجہ سے دوسری چیز پائی گئی۔ جیسے:

☆ لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ — اگر علی نہ ہوتا تو عمر ہلاک ہو جاتا

☆ لَوْلَا اخْتِبَارٌ مَا حَضَرْتُ الْيَوْمَ — اگر امتحان نہ ہوتا تو آج میں نہ آتا

لَوْلَا کے بعد والا اسم مبتدا ہوتا ہے جسکی خبر محذوف ہوتی ہے۔ دوسرا جملہ لَوْلَا کا جواب کہلاتا ہے اور ایسا جملہ فعلیّہ ہوتا ہے جسکا فعل ماضی ہوتا ہے۔

جملہ میں حصر، قصر اور تخصیص پیدا کرنا

عربی زبان میں حصر، قصر اور تخصیص ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ بلاغت کی کتابوں میں "قصر" کے نام سے باقاعدہ ایک باب لکھا جاتا ہے۔ چونکہ قرآن فہمی کے لیے یہ اسلوب سمجھنا ضروری ہے۔ لہٰذا خاص اس موضوع پر ضروری تفصیل درج ذیل ہے۔

قصر کا لغوی معنی "حبس" یعنی روکنا ہے اور اصطلاح میں ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ قصر کے کسی ایک طریقے کے ذریعے خاص کرنے کو کہتے ہیں۔ قصر کی دو اقسام ہیں۔

1۔ قصر حقیقی 2۔ قصر اضافی

1۔ قصر حقیقی:

ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ اس طرح خاص کرنا کہ وہ چیز واقع اور حقیقت میں اس کے ساتھ خاص ہو، کسی اور کے ساتھ خاص نہ ہو۔ جیسے کسی گاؤں میں زید کے علاوہ کوئی ڈاکٹر ہی نہ ہو تو اس وقت کہا جائے گا کہ اس گاؤں میں زید ہی ڈاکٹر ہے یا اس گاؤں میں صرف زید ڈاکٹر ہے۔

2۔ قصر اضافی:

ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی معیّن چیز کی طرف نسبت و اضافت کے اعتبار سے خاص کیا گیا ہو۔ جیسے میرا مخاطب زید کے بارے میں یہ یقین رکھتا ہو کہ وہ بیٹھا ہے اور میں اس کے یقین کو رد کرنا چاہتا ہوں اور زید کے لیے کھڑے ہونے کو ثابت کرنا چاہتا ہوں تو میں کہوں گا کہ زید تو کھڑا ہی ہے۔ میں نے زید کے لیے ایک چیز قیام کو خاص کیا اور صرف ایک معیّن چیز قعود کی نفی کی۔

قصر کے متعلق مزید تفصیل بلاغت کی کتب میں دیکھی جاسکتی ہے۔

قصر کے مختلف طریقے ہیں جن میں سے چار مشہور درج ذیل ہیں:

1۔ نفی اور استثناء کے ذریعے

نفی اور استثناء کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ میں سے کسی کو استعمال کرنا۔ جیسے:

اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ	یہ آدمی نہیں کوئی بزرگ فرشتہ ہے
مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ	ہماری نشانیوں سے وہی انکار کرتے ہیں جو عہد شکن اور ناشکرے ہیں
لَا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ	صرف اللہ کی عبادت کرو

2۔ کلمہ اِنَّمَا کے ذریعے

اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ	(قیامت کا) علم صرف اللہ کے پاس ہے
وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ	اور میں صرف واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں
اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا	اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے صرف صاحب علم ڈرتے ہیں
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ	اعمال کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے

3۔ تَقْدِيْمُ مَا حَقُّهُ التَّاْخِيْرُ

یعنی "جس کو مؤخر کرنے کا حق ہو اسے مقدّم کرنا" کے ذریعے

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ	آسمان و زمین میں جو کچھ ہے صرف اللہ کا ہے
	(خبر، مبتدا پر مقدم)
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ	ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں
	(مفعول فعل پر مقدّم)

4۔ تین حروف عاطفہ لَا ، بَلْ اور لٰکِنْ کے ذریعے عطف کرنے سے

اَنَا مُدَرِّسٌ لَا مُفْتِیٌ — میں صرف مدرس ہوں کوئی مفتی نہیں

مَا اَنَا مُفْتِیٌ بَلْ مُدَرِّسٌ — میں مفتی نہیں بلکہ صرف ایک مدرس ہوں

جملہ اسمیہ میں صرف خبر کو معرفہ کرنے سے یا ساتھ مبتدا اور خبر کے درمیان مرفوع ضمیر منفصل لانے سے بھی حصر کا مفہوم پیدا کیا جاسکتا ہے۔

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

اَللّٰهُ الصَّمَدُ

یہ تینوں تراکیب مکمل جملے ہیں۔ مرکبات ناقصہ نہیں ہیں۔

اَللّٰهُ هُوَ الْغَفُوْرُ — (اللہ ہی بخشنے والا ہے)

اَلْقُرْاٰنُ هُوَ الْحَقُّ — (قرآن ہی حق ہے)

مبتدا اور خبر کے درمیان حالت رفع والی ضمیر اس وقت بھی استعمال کی جاتی ہے جب خبر معرف باللام ہو اور یہ التباس پیدا ہو کر یہ جملہ نہیں ہے بلکہ مرکب ناقص ہے مثلاً:

هٰذَا الرَّجُلُ — هٰذَا هُوَ الرَّجُلُ

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ — ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

یہ ضمیر ضمیر الفصل کہلاتی ہے۔

مشق

درج ذیل جملوں میں حصر کا مفہوم پیدا کریں:

أُولَٰئِكَ مُفْلِحُوْنَ	
اَلْكَافِرُوْنَ ظَالِمُوْنَ	
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ فَائِزُوْنَ	
هٰذَا كِتَابُكَ	
اَلْاٰخِرَةُ دَارُ الْقَرَارِ	

عربی میں ترجمہ کریں:

یقیناً اللہ ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے	
یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے	
یقیناً وہ ہی سننے والا جاننے والا ہے	
یقیناً وہ ہی بے وقوف ہیں	
یقیناً وہ ہی فساد کرنے والے ہیں	
(اللہ نے فرمایا) یقیناً میں ہی اللہ ہوں	

ذیل کے جملے میں حصر کا مفہوم پیدا کر کے اِنَّ اور لامِ تاکید کا اضافہ کریں:

اَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ حَيَوَانٌ — آخری گھر (آخرت کا گھر) زندگی ہے۔

افعال مدح وذمّ

افعال مدح وذم وہ افعال ہیں جو کسی کی مدح یا مذمت کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ یہ تعداد میں چار ہیں۔ دو مدح کے لیے اور دو ذمّ کے لیے۔ نِعْمَ اور حَبَّذَا مدح کے لیے جبکہ بِئْسَ اور سَاءَ ذمّ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جس کی مدح کی جائے اسے مخصوص بالمدح کہتے ہیں اور جس کی مذمت کی جائے وہ مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔ مثلاً:

نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ	زید اچھا آدمی ہے۔
بِئْسَ الرَّجُلُ خَالِدٌ	خالد برا آدمی ہے۔

مندرجہ بالا جملوں میں نِعْمَ اور بِئْسَ افعال مدح اور ذمّ ہیں۔ اَلرَّجُلُ ان افعال کا فاعل ہے جبکہ زَيْدٌ اور خَالِدٌ بالترتیب مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم ہیں۔

ان افعال کا فاعل چار صورتوں میں آسکتا ہے۔

۱) معرّف باللام: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

۲) معرّف باللام کی طرف مضاف: نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَيْدٌ

۳) ضمیر مستتر (پوشیدہ): نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ

نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اس لیے منصوب ہے۔

۴) مَا بمعنی شَيْءٌ۔ فَنِعِمَّا هِيَ

- حَبَّذَا میں حَبَّ فعل اور ذَا اسم اشارہ اس کا فاعل ہے، جیسے حَبَّذَا زَيْدٌ
- کبھی مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے

نِعْمَ الْعَبْدُ یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوْبُ

نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

بِئْسَ الْقَرَارُ

- نِعْمَ، بِئْسَ اور سَاءَ کا مؤنث بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے

نِعْمَتِ الْمَرْءَةُ فَاطِمَةُ وَبِئْسَتِ الْمَرْءَةُ سُعَادُ

افعالِ تعجب

وہ افعال ہیں جن کو تعجب کے اظہار کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ یہ دو صیغے ہیں جنہیں صِيْغَتَا التَّعَجُّبِ کہا جاتا ہے۔

۱) مَا اَفْعَلَهٗ جیسے مَا اَحْسَنَهٗ وہ کس قدر حسین ہے!
۲) اَفْعِلْ بِهٖ جیسے مَا اَحْسِنْ بِهٖ وہ کیا ہی حسین ہے!

دونوں صیغوں میں ضمیر کی جگہ ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث، واحد، مثنیٰ، جمع) اور تمام ضمائر لگا سکتے ہیں، جیسے:

مَا اَحْسَنَ زَيْدًا — زید کس قدر حسین ہے!
اَحْسِنْ بِزَيْدٍ — زید کیا ہی حسین ہے!
مَا اَطْوَلَ الْوَلَدَيْنِ — دونوں لڑکے کتنے لمبے ہیں!
اَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ — عورتیں کتنی چھوٹی ہیں!

ماضی کے لیے كَانَ اور مستقبل کے لیے يَكُوْنُ بڑھا کر استعمال کر سکتے ہیں، جیسے

مَا كَانَ اَطْوَلَ الْوَلَدَ — لڑکا کتنا لمبا تھا!
مَا يَكُوْنُ اَطْيَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ — سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا!

یہ صرف ثلاثی مجرد کے ان ابواب سے آتے ہیں جن میں رنگ اور عیب کے معنی نہ ہوں۔
رنگ اور عیب کے معنی دینے والے ابواب اور مزید فیہ یا رباعی ابواب کے مصادر پر اَشَدَّ یا اَشْدِدْ یا اَعْظَمَ یا اَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جا سکتے ہیں، جیسے:

مَا اَشَدَّ اِكْرَامَهٗ

اَشْدِدْ بِاِكْرَامِهٖ

افعال ناقصہ

عربی زبان میں استعمال ہونے والا فعل یا تو فعل تامّ ہوتا ہے یا فعل ناقص۔ فعل تامّ اس فعل کو کہتے ہیں جو اگر لازم ہو تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر اور اگر متعدّی ہو تو فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر بات پوری کر دیتا ہے۔ عام افعال اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ جیسے:

ذَهَبَ زَيْدٌ — زید گیا

نَصَرَ زَيْدٌ عَمْرًا — زید نے عمرو کی مدد کی

فعل ناقص ایسا فعل ہوتا ہے جو ہوتا تو لازم ہے لیکن فاعل کے ساتھ مل کر بات پوری نہیں کرتا بلکہ اس کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ جیسے:

كَانَ زَيْدٌ — زید تھا

یہ کوئی بات پوری نہیں ہوتی جب تک یہ نہ کہیں کہ وہ کیا تھا۔ لہٰذا جب کہا جائے گا کہ

كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا — زید کھڑا تھا

اب بات پوری ہو گئی۔ فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم جبکہ صفت کو اس کی خبر کہتے ہیں۔ فعل ناقص کا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے۔ یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ فعل ناقص جملہ اسمیّہ پر داخل ہوتا ہے اور اس جملہ اسمیّہ کا مبتدا تو حالت رفع میں ہی رہتا ہے جبکہ خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے۔

حصّہ اوّل میں "منصوبات" کی بحث میں ہم نے "منصوبات" کی فہرست مکمل کرنے کے لیے فعل ناقص "كَانَ" کے بارے میں مختصراً پڑھا تھا۔ ذیل میں "كَانَ" کے بارے میں مزید تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

اس کا مادہ "ک و ن" ہے اور یہ غیر صحیح افعال کی قسم "اجوف" سے تعلق رکھتا ہے۔ ثلاثی مجرد ابواب کے باب (ن) سے استعمال ہوتا ہے۔ اجوف کے قواعد لاگو کرنے کے بعد اس کی تبدیل شدہ ماضی اور مضارع کی گردانیں درج ذیل ہیں۔

كَانَ يَكُوْنُ

جمع	مثنّٰی	واحد	ماضی	
كَانُوْا	كَانَا	كَانَ	مذکر	غائب
كُنَّ	كَانَتَا	كَانَتْ	مؤنث	3rd Person
كُنْتُمْ	كُنْتُمَا	كُنْتَ	مذکر	حاضر
كُنْتُنَّ	كُنْتُمَا	كُنْتِ	مؤنث	2nd Person
كُنَّا		كُنْتُ	مذکر/مؤنث	متکلّم 1st Person

جمع	مثنّٰی	واحد	مضارع	
يَكُوْنُوْنَ	يَكُوْنَانِ	يَكُوْنُ	مذکر	غائب
يَكُنَّ	تَكُوْنَانِ	تَكُوْنُ	مؤنث	3rd Person
تَكُوْنُوْنَ	تَكُوْنَانِ	تَكُوْنُ	مذکر	حاضر
تَكُنَّ	تَكُوْنَانِ	تَكُوْنِيْنَ	مؤنث	2nd Person
نَكُوْنُ		اَكُوْنُ	مذکر/مؤنث	متکلّم 1st Person

كَانَ - يَكُوْنُ کے استعمالات

☆ كَانَ کے معنی ہیں۔ وہ تھا۔
☆ يَكُوْنُ کے معنی ہیں۔وہ ہوگا یا ہو جائے گا۔

كَانَ عموماً ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے اور يَكُوْنُ عموماً صرف مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔حال کے لیے زیادہ تر جملہ اسمیہ استعمال کیا جاتا ہے مثلاً:

☆ زید بیمار ہے (جملہ اسمیہ)
☆ زید بیمار تھا (كَانَ استعمال کریں گے)
☆ زید بیمار ہو جائے گا (يَكُوْنُ استعمال کریں گے)

ہم جانتے ہیں کہ جملہ اسمیہ پر كَانَ کے داخل ہونے سے جملہ اسمیہ کی خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے۔مندرجہ بالا جملوں کی عربی کچھ اس طرح ہوگی۔

☆ زید بیمار ہے زَيْدٌ مَرِيْضٌ
☆ زید بیمار تھا كَانَ زَيْدٌ مَرِيْضًا
☆ زید بیمار ہو جائے گا يَكُوْنُ زَيْدٌ مَرِيْضًا

كَانَ اگرچہ فعل ناقص ہے لیکن اس پر فعل کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے یعنی فاعل اگر اسم ظاہر ہے تو فعل ہمیشہ واحد آتا ہے خواہ فاعل واحد ہو مثنٰی ہو یا جمع ہو۔

كَانَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا	كَانَتِ الْمُعَلِّمَةُ قَائِمَةً
كَانَ الْمُعَلِّمَانِ قَائِمَيْنِ	كَانَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ قَائِمَتَيْنِ
كَانَ الْمُعَلِّمُوْنَ قَائِمِيْنَ	كَانَتِ الْمُعَلِّمَاتُ قَائِمَاتٍ

فاعل اگر اسم ضمیر ہو تو فعل کی گردان چلے گی:

كَانَ قَائِمًا	كَانَا قَائِمَيْنِ	كَانُوْا قَائِمِيْنَ
كَانَتْ قَائِمَةً	كَانَتَا قَائِمَتَيْنِ	كُنَّ قَائِمَاتٍ
كُنْتَ قَائِمًا	كُنْتُمَا قَائِمَيْنِ	كُنْتُمْ قَائِمِيْنَ
كُنْتِ قَائِمَةً	كُنْتُمَا قَائِمَتَيْنِ	كُنْتُنَّ قَائِمَاتٍ
كُنْتُ قَائِمًا/قَائِمَةً	كُنَّا قَائِمِيْنَ/قَائِمَاتٍ	

كَانَ اور يَكُوْنُ فعل کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ فعل کے ساتھ استعمال کی صورتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ كَانَ + فعل ماضی = ماضی بعید

كَانَ كَتَبَ (اس نے لکھا تھا)

كَانَ اور فعل (ماضی) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

۲۔ كَانَ + فعل مضارع = ماضی استمراری

كَانَ يَكْتُبُ (وہ لکھتا تھا یا لکھا کرتا تھا)

كَانَ اور فعل (مضارع) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

۳۔ يَكُوْنُ + فعل ماضی = ماضی شکیہ

يَكُوْنُ كَتَبَ (اس نے لکھا ہوگا)

يَكُوْنُ اور فعل (ماضی) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

☆ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

☆ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

☆ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ

کچھ آفاقی صداقتیں (Classical truths) ہوتی ہیں جو زمانے سے بے نیاز ہوتی ہیں۔ ماضی میں بھی وہی صداقت، حال میں بھی وہی صداقت اور مستقبل میں بھی وہی صداقت۔ زبانوں کا مسئلہ ہے کہ کوئی ایسا لفظ، فعل یا اسم نہیں ہے جو تینوں زمانوں پر بیک وقت حاوی ہو۔ اس لیے مجبوراً ہر زبان میں ایسی آفاقی صداقت کو بیان کرنے کے لیے کسی

ایک مخصوص زمانہ کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ اردو میں اس کا اظہار زمانہ حال سے کرتے ہیں جبکہ عربی میں ماضی سے۔

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے)

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (اللہ جاننے والا حکمت والا ہے)

كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (شیطان انسان کا دشمن ہے)

اب ہم مزید افعال ناقصہ کا مطالعہ کریں گے جو كَانَ وَاَخَوَاتُهَا عنوان کے تحت گرامر کی کتابوں میں ذکر کیے جاتے ہیں۔

- صَارَ (ہو گیا) — صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا (غریب امیر ہو گیا)
- اَصْبَحَ (صبح کی۔ صبح کے وقت ہوا۔ ہو گیا) — اِنْ اَصْبَحَ مَاۗؤُكُمْ غَوْرًا (اگر تمہارا پانی نیچا ہو جائے)
- اَضْحٰى (چاشت کے وقت ہوا) — اَضْحَى النَّاسُ مَشْغُوْلِيْنَ (چاشت کے وقت لوگ مصروف ہو گئے)
- اَمْسٰى (شام کے وقت ہوا) — اَمْسَى الْهَوَاءُ بَارِدًا (شام کے وقت ہوا ٹھنڈی ہو گئی)
- ظَلَّ (دن بھر رہا) — ظَلَّ الْوَلَدُ لَاعِبًا (لڑکا دن بھر کھیلتا رہا)
- بَاتَ (رات بھر رہا) — بَاتَ الْمَرِيْضُ نَائِمًا (مریض رات بھر سوتا رہا)
- مَادَامَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا) — اَنَا قَائِمٌ مَادَامَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا (جب تک استاد کھڑا ہے میں کھڑا ہوں)

- مَازَالَ — مَازَالَ زَيْدٌ غَنِيًّا
(جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا) — (زید بدستور امیر ہے)
- مَابَرِحَ — مَابَرِحَ زَيْدٌ صَائِمًا
(جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا) — (زید ابھی تک روزہ سے ہے)
- مَا انْفَكَّ — مَا انْفَكَّ الْمُسْلِمُوْنَ خَاسِئِيْنَ
(جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا) — (مسلمان ابھی تک رسوا ہیں)
- مَافَتِیءَ — مَافَتِیءَ الْمُعَلِّمُ اَمِيْنًا
(جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا) — (معلم اب بھی امانت دار ہے)
- لَيْسَ — لَيْسَ زَيْدٌ مُجْتَهِدًا
(نہیں) — (زید محنتی نہیں ہے)

مندرجہ بالا افعال ناقصہ میں سے مَادَامَ اور لَيْسَ کے علاوہ تمام افعال سے مضارع کی گردان بھی بنتی ہے اور پہلے چھ افعال کا امر بھی استعمال ہوتا ہے۔

لَيْسَ جملہ اسمیہ کو منفی بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسکی خبر پر حرف جر بِ داخل ہوتا ہے جو زائد کہلاتا ہے اور اسکے معنی نہیں کیے جاتے لیکن اس کے داخل ہونے سے منفی جملے میں ایک طرح کا زور پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ

لَيْسَ کی گردان درج ذیل ہے۔

ماضی		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	لَيْسَ	لَيْسَا	لَيْسُوْا
3rd Person	مؤنث	لَيْسَتْ	لَيْسَتَا	لَسْنَ
حاضر	مذکر	لَسْتَ	لَسْتُمَا	لَسْتُمْ
2nd Person	مؤنث	لَسْتِ	لَسْتُمَا	لَسْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	لَسْتُ	لَسْنَا	

افعال مقاربہ

یہ افعال بھی افعال ناقصہ (کَانَ وَ اَخَوَاتُھَا) کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں یعنی ان افعال کا بھی ایک اسم اور ایک خبر ہوتی ہے لیکن ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔

کَادَ، کَرَبَ اور اَوْشَكَ خبر کے قرب وقوع پر دلالت کرتے ہیں جبکہ عَسٰی وقوع خبر کی امید پر دلالت کرتا ہے۔

شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، اَخَذَ وغیرہ بھی افعال مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں اور خبر کے شروع ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

کَادَ الطِّفْلُ یَقُوْمُ	قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے
عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ	ہو سکتا ہے کہ زید باہر نکل آئے
اَخَذَ الطِّفْلُ یَمْشِیْ	بچہ چلنے لگا

- کَرَبَ اور اَوْشَكَ قرآن میں استعمال نہیں ہوئے۔
- عَسٰی اور اَوْشَكَ کی خبر پر "اَنْ" لانا بہتر ہے اور کَادَ اور کَرَبَ کے بعد نہ لانا بہتر ہے جبکہ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، اَخَذَ وغیرہ کے بعد اَن نہیں آتا۔
- کَادَ اور اَوْشَكَ کا مضارع بھی استعمال ہوتا ہے جبکہ عَسٰی کا صرف ماضی آتا ہے۔
- یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ (البقرۃ:۲۰)
- تَکَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ (الملک:۸)
- فَذَبَحُوْھَا وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ (البقرۃ:۷۱)
- عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ
- عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِھِمْ جَمِیْعًا (الاسراء:۸)
- وَطَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْھِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (الاعراف:۲۲)
- جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَمْسَحُ رَاْسَهٗ

توابع

توابع جمع ہے تابع کی اور لغت میں بعد میں آنے والا، دوسرے کی پیروی کرنے والا تابع کہلاتا ہے۔ تابع سے مراد وہ اسم ہے جو رفع، نصب، جر میں پہلے کی اتباع میں ہو یعنی جس کا اپنا کوئی مستقل اعراب نہ ہو بلکہ یہ اپنے سے پہلے آنے والے اسم کا تابع ہو۔ جس کی پیروی کی جائے وہ متبوع کہلاتا ہے۔ تابع کی چار اقسام ہیں۔

۱) نعت یعنی صفت ۲) توکید یا تاکید ۳) بدل ۴) معطوف

نعت (صفت)

نعت یا صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی یا اس کے متعلق کی کوئی صفت بیان کرے۔ جس کی صفت بیان کی جائے اسے موصوف یا منعوت کہتے ہیں مثلاً

جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ (متبوع کی صفت)

جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ (متبوع کے متعلق کی صفت)

پہلی قسم کی نعت کو نعت حقیقی اور دوسری کو نعت سببی کہتے ہیں۔ نعت حقیقی اعراب، وسعت، عدد اور جنس کے اعتبار سے اپنے منعوت کے مطابق ہوتی ہے۔ جیسے

اَلْبَیْتُ الْجَدِیْدُ سَیَّارَۃٌ جَدِیْدَۃٌ

وَلَدَانِ صَالِحَانِ اَلْبِنْتَانِ الصَّالِحَتَانِ

اَلطُّلَّابُ الْمُجْتَھِدُوْنَ اَلطَّالِبَاتُ الْمُجْتَھِدَاتُ

رَاَیْتُ الْوَلَدَیْنِ الصَّالِحَیْنِ فِی الْمَسْجِدِ الْکَبِیْرِ

جبکہ نعت سببی صرف اعراب اور وسعت کے اعتبار سے اپنے منعوت کو Follow کرتی ہے۔ مثلاً

اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ اَبُوْہُ

اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحُ اَبَوَاھُمَا

اَلْاَوْلَادُ الصَّالِحُ اٰبَاؤُھُمْ

اَلْوَلَدُ الصَّالِحَۃُ اُخْتُہٗ

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ الظَّالِمِ اَھْلُھَا (النساء:۷۵)

توکید یا تاکید

لغت میں کسی امر کو پختہ کرنا تاکید کہلاتا ہے۔توکید ایسا تابع ہے جو متبوع کے متعلق سننے والے کے وہم اور شک کو دور کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔جس کی تاکید کی جائے اسے مُؤکَّد کہتے ہیں۔تاکید کی دو اقسام ہیں۔

۱) لفظی تاکید

۲) معنوی تاکید

تاکید لفظی میں مؤکد کو بعینہٖ مکرر لے آتے ہیں چاہے وہ

اسم ہو جیسے جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ

فعل ہو جیسے جَلَسَ جَلَسَ زَيْدٌ

حرف ہو جیسے نَعَمْ نَعَمْ هٰذَا كِتَابِيْ

جملہ ہو جیسے كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ

جبکہ تاکید معنوی میں مؤکد کی بجائے درج ذیل کلمات کا ذکر کیا جاتا ہے

نَفْس ۔ عَيْن ۔ كُلّ ۔ اَجْمَعَ ۔ كِلَا اور كِلْتَا

جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُهٗ (زید خود آیا)

رَاَيْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ عَيْنَهٗ

حَفِظْتُ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ

عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (البقرة:31)

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الفتح:28)

سَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ (الحجر:30)

فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ (الزخرف:55)

اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ (طبرانی)

سَاَلْتُ زَيْنَبَ وَمَرْيَمَ كِلْتَيْهِمَا

بدل

بدل وہ تابع ہے جو براہِ راست خود مقصود بالحکم ہوتا ہے اور متبوع کو بطور تمہید و تعارف کے لایا جاتا ہے۔ متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں۔ مثلاً

جَاءَ اَخُوْكَ زَيْدٌ   رَاَيْتُ اَخَاكَ زَيْدًا   مَرَرْتُ بِاَخِيْكَ زَيْدٍ

مندرجہ ذیل بالا مثالوں میں اَخُوْكَ، اَخَاكَ اور اَخِيْكَ مبدل منہ جبکہ زَيْدٌ، زَيْدًا اور زَيْدٍ بدل ہیں۔ بدل کی چار اقسام ہیں۔

① بدل کل یا بدل مطابق:

وہ بدل ہے جو بعینہٖ مبدل منہ ہو یعنی تابع اور متبوع مکمل طور پر ایک ہی شخصیت یا ذات ہوں۔ جیسے

كَتَبَتْ اُخْتُكَ زَيْنَبُ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ:6)

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ (المائدۃ:97)

② بدل بعض:

وہ بدل کہ تابع اپنے متبوع کا ایک حصہ ہو مکمل طور پر مبدل منہ نہ ہو۔ جیسے

اِنْكَسَرَ الْقَلَمُ رِيْشُهٗ

قُطِعَتِ الشَّجَرَةُ فُرُوْعُهَا

③ بدل اشتمال:

وہ بدل ہے جس کا مبدل منہ سے تعلق ہو۔ بدل اشتمال اپنے مبدل منہ کا جز و یا کل نہیں بلکہ مبدل منہ اس کو شامل ہوتا ہے۔ جیسے

نَفَعَنِي الْمُعَلِّمُ عِلْمُهٗ

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ (البقرۃ:218)

بدل اشتمال ایک ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے جو مبدل منہ کی طرف لوٹتی ہے۔

④ **بدل غلط:**

وہ بدل جو غلطی یا نسیان سے زبان سے نکل گیا مگر خود ہی بولنے والے نے اپنی غلطی درست کر کے دوسرا لفظ بولا۔ یہ دوسرا لفظ بدل غلط ہے۔ جیسے

رَاَيْتُ زَيْدًا حَامِدًا

قرآن کریم، حدیث، شعر اور کسی درست کلام میں بدل غلط نہیں ہوگا۔

معطوف

وہ تابع ہے جو متبوع کے بعد بواسطہ حرف عطف آئے۔ متبوع معطوف علیہ جبکہ تابع معطوف کہلاتا ہے۔ مثلاً
اَللّٰهُ خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ (البقرۃ:158)

حروف عطف نو (۹) ہیں۔ وَ - فَ - ثُمَّ - اَوْ - حَتّٰى - اَمْ - لَا - لٰكِنْ - بَلْ

① الواو: یہ صرف اپنے سے پہلے اور بعد والے کو شریک کرنے اور جمع کرنے کا کام دیتا ہے۔ جیسے
جَاءَ زَيْدٌ وَعَلِيٌّ
اس میں ترتیب کا لحاظ نہیں کہ کون پہلے آیا اور کون بعد میں۔

② الفاء: یہ ترتیب اور تعقیب کے لیے ہے یعنی پہلے نے پہلے اور دوسرے نے فوراً ہی اس کے بعد کام کیا ہے، جیسے
جَاءَ زَيْدٌ فَعَلِيٌّ

③ ثُمَّ: یہ ترتیب اور تراخی دونوں کو بیان کرتا ہے یعنی پہلے نے پہلے کام کیا اور دوسرے نے اس کے بعد مگر تاخیر سے، جیسے
جَاءَ زَيْدٌ ثُمَّ عَلِيٌّ

④ اَوْ: مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً
اختیار دینے کے معنی میں، جیسے اِقْرَأْ صَفْحَةً اَوْ صَفْحَتَيْنِ
شک کے معنی میں، جیسے قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ (الکہف:19)

⑤ حَتّٰى: غایت اور انتہا بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے
خَرَجَ الْمُدَرِّسُوْنَ حَتَّى الْمُدِيْرُ

⑥ اَمْ: اس کی دو قسمیں ہیں۔ پہلا اَمْ متصلہ ہے جس کا ماقبل اور مابعد آپس میں متصل ہوتے ہیں اور اس سے پہلے ہمزہ تسویہ یا ہمزہ استفہام ہوتا ہے جس کے ذریعے سے دو چیزوں میں سے ایک کی تعیین کے بارے میں سوال کرنا مقصود ہوتا ہے، جیسے
اَمُسَافِرٌ زَيْدٌ اَمْ حَامِدٌ (کیا مسافر زید ہے یا حامد)
جبکہ دوسرا اَمْ منقطعہ ہے جو دو مستقل جملوں کے درمیان واقع ہوتا ہے اور ان میں سے ہر ایک جملہ معنی کے

اعتبار سے مختلف ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ بَلْ کے معنی ادا کرتا ہے، جیسے

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا (الاحقاف:7,8)

⑦ لَا: اس حرف کے ذریعے سے معطوف سے حکم کی نفی ہوتی ہے، جیسے:

جَاءَ زَيْدٌ لَا حَامِدٌ

قَرَءْتُ كِتَابًا لَا جَرِيدَةً

یہ چند شرائط کے ساتھ عطف کے معنی ادا کرتا ہے۔ مثلاً معطوف مفرد ہو جملہ نہ ہو۔ اس سے ماقبل کلام منفی نہ ہو۔ اس کے ساتھ دوسرا حرف عطف نہ ہو۔

⑧ لٰكِنْ: یہ ماقبل سے وہم دور کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے

مَا جَاءَنِي زَيْدٌ لٰكِنْ حَامِدٌ

اس سے پہلے بھی معطوف مفرد ہونا چاہیے، ماقبل کلام منفی ہو اور لٰكِنْ واو کے فوراً بعد واقع نہ ہو۔

⑨ بَلْ: اس کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے۔

مثبت کلام اور فعل امر کے بعد معطوف علیہ سے حکم سلب کر کے وہی حکم معطوف کے لیے ثابت کرنے کا فائدہ دیتا ہے جسے اضراب کہتے ہیں، جیسے

دَخَلَ الْبَيْتَ زَيْدٌ بَلْ حَامِدٌ

اُكْتُبْ رِسَالَةً بَلْ بَرْقِيَّةً

اور اگر بَلْ نفی یا نہی کے بعد واقع ہو تو مکمل طور پر لٰكِنْ کی طرح ہوتا ہے۔

مَا جَاءَ زَيْدٌ بَلْ حَامِدٌ

اسماء العدد

عربی زبان میں کسی (چیز) کو گننے کے لیے جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں انہیں اسماء العدد کہتے ہیں۔ جس (چیز) کو گنتے ہیں اسے معدود کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں استعمال ہونے والے اسمائے عدد کو چار گروپس میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1۔ مفرد:

یعنی اکیلا لفظ۔ یہ 1 سے 10 تک ہیں۔ 100 اور 1000 بھی اس میں شامل ہیں۔ اس طرح کل 12 عدد مفرد ہیں۔

1 اور 2 کے عدد ترکیب میں معدود کی صفت بن کر آتے ہیں۔ جیسے:

1	رَجُلٌ وَاحِدٌ	اور	اِمْرَءَةٌ وَاحِدَةٌ
2	رَجُلَانِ اثْنَانِ	اور	اِمْرَءَتَانِ اثْنَتَانِ

3 سے 9 تک اعداد عام طور پر ترکیب میں مضاف جبکہ معدود مضاف الیہ ہو کر استعمال ہوتا ہے۔

مذکر معدود کے لیے مونث عدد جبکہ مونث معدود کے لیے مذکر عدد استعمال ہوتا ہے اور معدود جمع استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

3	ثَلَاثَةُ رِجَالٍ	اور	ثَلَاثُ نِسَاءٍ
4	اَرْبَعَةُ رِجَالٍ	اور	اَرْبَعُ نِسَاءٍ
5	خَمْسَةُ رِجَالٍ	اور	خَمْسُ نِسَاءٍ
6	سِتَّةُ رِجَالٍ	اور	سِتُّ نِسَاءٍ
7	سَبْعَةُ رِجَالٍ	اور	سَبْعُ نِسَاءٍ
8	ثَمَانِيَةُ رِجَالٍ	اور	ثَمَانِي نِسَاءٍ
9	تِسْعَةُ رِجَالٍ	اور	تِسْعُ نِسَاءٍ
10	عَشَرَةُ رِجَالٍ	اور	عَشَرُ نِسَاءٍ

100 اور 1000 کے اعداد بھی ترکیب میں مضاف ہو کر آتے ہیں لیکن ان کا معدود واحد استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

100	مِئَةُ رَجُلٍ	اور	مِئَةُ اِمْرَءَةٍ
1000	اَلْفُ رَجُلٍ	اور	اَلْفُ اِمْرَءَةٍ

اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ منصوب اور مجرور حالت میں اِثْنَیْنِ اور اِثْنَتَیْنِ استعمال ہوتے ہیں جبکہ باقی اعداد کا اعراب واحد اسم کے اعراب کی طرح آتا ہے۔

- الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا (الملك:3)
- وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ (ق:38)
- سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ (الحاقه:7)
- وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ (فصلت:10)
- فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ (هود:163)
- وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (البقرہ:163)
- يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا (النساء:1)

2۔ مرکب:

یہ 11 سے لے کر 19 تک ہیں۔ یہ اعداد دو الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں اس لیے مرکب کہلاتے ہیں۔ دونوں الفاظ (جزو) مبنی برفتحہ ہوتے ہیں سوائے 12 میں پہلے جزو کے، ان اعداد کا معدود واحد منصوب استعمال ہوتا ہے۔ بلکہ 11 سے 99 تک اعداد کا معدود واحد منصوب استعمال ہوتا ہے۔ 11 اور 12 میں دونوں جزو جنس کے اعتبار سے معدود کے مطابق ہوتے ہیں جبکہ 13 سے 19 تک دوسرا جزو معدود کے مطابق ہوتا ہے جبکہ پہلا جزو معدود کے مخالف۔ جیسے:

11	اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا	اور	اِحْدٰى عَشْرَةَ اِمْرَءَةً
12	اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا	اور	اِثْنَتَا عَشْرَةَ اِمْرَءَةً
13	ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا	اور	ثَلَاثَ عَشْرَةَ اِمْرَءَةً
14	اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا	اور	اَرْبَعَ عَشْرَةَ اِمْرَءَةً
15	خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلًا	اور	خَمْسَ عَشْرَةَ اِمْرَءَةً
16	سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا	اور	سِتَّ عَشْرَةَ اِمْرَءَةً
17	سَبْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا	اور	سَبْعَ عَشْرَةَ اِمْرَءَةً
18	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا	اور	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اِمْرَءَةً
19	تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا	اور	تِسْعَ عَشْرَةَ اِمْرَءَةً

نوٹ: عَشْرَةَ کو عَشَرَةَ بھی بولا جاتا ہے۔

3۔ عقود (دہائیاں)

یعنی 20، 30، 40، 50۔۔۔90 تک۔ یہ مذکر و مونث دونوں کے لیے یکساں بولے جاتے ہیں۔ ان کا اعراب جمع مذکر سالم اسم کی مانند ہوگا یعنی حالت رفع میں اُوْنَ کی آواز کے ساتھ اور نصب اور جر میں اِیْنَ کی آواز کے ساتھ۔ ان کا معدود ہم پڑھ چکے ہیں کہ واحد منصوب ہوگا۔ جیسے:

20 عِشْرُوْنَ رَجُلًا / اِمْرَءَةً
30 ثَلَاثُوْنَ رَجُلًا / اِمْرَءَةً
40 اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا / اِمْرَءَةً
50 خَمْسُوْنَ رَجُلًا / اِمْرَءَةً
60 سِتُّوْنَ رَجُلًا / اِمْرَءَةً
70 سَبْعُوْنَ رَجُلًا / اِمْرَءَةً
80 ثَمَانُوْنَ رَجُلًا / اِمْرَءَةً
90 تِسْعُوْنَ رَجُلًا / اِمْرَءَةً

- لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ (الاحقاف:15)
- وَوٰعَدْنَا مُوْسٰي ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً (الاعراف:142)
- فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا (المجادلہ:4)
- اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (التوبہ:80)
- ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ (الحاقہ:32)

4۔ معطوف:

عقود کے علاوہ 21 سے لے کر 99 تک کے اعداد۔ یہ اعداد مفرد اور عقود اعداد کو جوڑ کر بنائے جاتے ہیں لہٰذا معدود کی جنس کے اعتبار سے مفرد کے لیے مفرد کے قواعد لاگو ہوتے ہیں اور عقود کے لیے عقود کے۔ باقی ہم جانتے ہیں کہ ان اعداد کا معدود بھی واحد منصوب استعمال ہوتا ہے۔

21 وَاحِدٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا اور اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اِمْرَءَةً
22 اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا اور اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اِمْرَءَةً

23 ثَلٰثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا اور ثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اِمْرَءَةً

24 اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا اور اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اِمْرَءَةً

25 خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا اور خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اِمْرَءَةً

26 سِتَّةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا اور سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اِمْرَءَةً

27 سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا اور سَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اِمْرَءَةً

28 ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا اور ثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ اِمْرَءَةً

29 تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا اور تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اِمْرَءَةً

✦ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ (ص:23)

200 اور 2000 کے لیے مِئَتَانِ اور اَلْفَانِ مضاف بنا کر لایا جاتا ہے جبکہ معدود واحد استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

مِئَتَا رَجُلٍ / اِمْرَءَةٍ

اَلْفَا رَجُلٍ / اِمْرَءَةٍ

300، 400، 500 ...... 900 تک مفرد واحد مذکر عدد کو مِائَة کی طرف مضاف کر دیا جاتا ہے۔ پھر مِائَة کو بھی معدود کی طرف مضاف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

300 ثَلٰثُ مِائَةٍ یا ثَلٰثُمِائَةِ رَجُلٍ / اِمْرَءَةٍ

900 تِسْعُ مِائَةٍ یا تِسْعُمِائَةِ رَجُلٍ / اِمْرَءَةٍ

3000، 4000، 5000.....9000 تک مفرد واحد مونث عدد کو اَلْف کی جمع اٰلَاف کی طرف مضاف کر کے اٰلَاف کو معدود کی طرف مضاف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

3000 ثَلٰثَةُ اٰلَافِ رَجُلٍ / اِمْرَءَةٍ

9000 تِسْعَةُ اٰلَافِ رَجُلٍ / اِمْرَءَةٍ

✦ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ (آل عمران:124)

نوٹ (1): قرآن مجید میں استعمال ہونے والے اعداد کے اعتبار سے ہمارے لیے اتنی گنتی سمجھ لینا کافی ہے مزید آگے جانے کی ضرورت نہیں۔

نوٹ (2): معدود نکرہ استعمال ہوتا ہے البتہ اسے معرّف باللام بھی لایا جا سکتا ہے لیکن اس صورت میں اس کا جمع یا اسم جمع ہونا ضروری ہے اور اس سے قبل حرف جر مِنْ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

عِشْرُوْنَ رَجُلًا = عِشْرُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ

نوٹ(3): معدود کی جگہ میں جمع مذکر سالم استعمال نہیں ہوا کرتا مثلاً ثَلَاثَةُ مُسْلِمِيْنَ نہیں کہتے۔ ایسے موقع پر معدود کو معرّف باللّام کر کے مِنَ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

نوٹ(4): اسم عدد کی تعرف یا تخصیص کی ضرورت ہو تو اسم عدد پر اَلْ داخل کر سکتے ہیں۔ جیسے:

اَلثَّلَاثُوْنَ رَجُلًا

اگر اسم عدد مفرد مضاف ہو تو مضاف الیہ پر اَلْ لگایا جاتا ہے۔ جیسے:

خَمْسَةُ الْكُتُبِ

سِتَّةُ الْأُفِ الْعَسْكَرِيِّ

ورنہ اسم عدد پر

اَلْخَمْسَةُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

مرکب کے پہلے جزو پر جیسے:

اَلْخَمْسَةُ عَشَرَ كِتَابًا

اور معطوف کے دونوں اجزاء پر۔ جیسے:

اَلْأَرْبَعَةُ وَالْأَرْبَعُوْنَ رَجُلًا

اَلْعَدَدُ التَّرْتِيْبِيُّ

اشیاء کی ترتیب یا مرتبہ کو ظاہر کرنے والے عدد کو "عدد ترتیبی" یا "عدد وصفی" کہتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

عدد	مذکر	مونث
پہلا	اَلْاَوَّلُ	اَلْاُوْلٰى
دوسرا	اَلثَّانِيْ	اَلثَّانِيَةُ
تیسرا	اَلثَّالِثُ	اَلثَّالِثَةُ
چوتھا	اَلرَّابِعُ	اَلرَّابِعَةُ
پانچواں	اَلْخَامِسُ	اَلْخَامِسَةُ
چھٹا	اَلسَّادِسُ	اَلسَّادِسَةُ
ساتواں	اَلسَّابِعُ	اَلسَّابِعَةُ
آٹھواں	اَلثَّامِنُ	اَلثَّامِنَةُ
نواں	اَلتَّاسِعُ	اَلتَّاسِعَةُ
دسواں	اَلْعَاشِرُ	اَلْعَاشِرَةُ

2 سے 10 تک عدد ترتیبی اَلْفَاعِلُ کے وزن پر آتا ہے اور اس کی مونث اَلْفَاعِلَةُ کے وزن پر آتی ہے۔

11 سے 19 تک عدد ترتیبی درج ذیل ہیں۔

عدد	مذکر	مونث
گیارہواں	اَلْحَادِيَ عَشَرَ	اَلْحَادِيَةَ عَشَرَةَ
بارہواں	اَلثَّانِيَ عَشَرَ	اَلثَّانِيَةَ عَشَرَةَ
انیسواں	اَلتَّاسِعَ عَشَرَ	اَلتَّاسِعَةَ عَشَرَةَ

دونوں اجزاء اَحَدَ عَشَرَ کی طرح مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں لیکن بعض علمائے نحو کے نزدیک پہلا جز معرب ہوتا ہے۔
عقود، معطوف اور مِائَۃ اور اَلْف اپنی اصل صورت میں عدد وصفی کے لیے استعمال ہوتے ہیں مگر عموماً ان پر اس وقت اَلْ لگایا جاتا ہے۔

بیسواں	اَلْعِشْرُوْنَ
اکیسواں	اَلْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ
سوواں	اَلْمِئَۃُ

- اعداد وصفی ترکیب میں عموماً صفت واقع ہوتے ہیں۔ جیسے

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ
اَلسُّوْرَۃُ السَّادِسَۃُ
اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ   یا   اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ عَشَرَ

- کبھی مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

رَابِعُھُمْ	ان کا چوتھا
خَامِسَۃُ الْبَنَاتِ	پانچویں لڑکی

- لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ (المائدہ:73)
- سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَۃٌ رَّابِعُھُمْ کَلْبُھُمْ (الکہف:22)
- وَیَقُوْلُوْنَ خَمْسَۃٌ سَادِسُھُمْ کَلْبُھُمْ رَجْمًا بِالْغَیْبِ (الکہف:22)

اَلْعَدَدُ الْكَسْرِیُّ

اشیاء کے تناسب کو ظاہر کرنے والے عدد "عدد کسری" یا "کسور" کہلاتے ہیں۔ عربی زبان میں آدھے (1/2) کے لیے نِصْفٌ استعمال ہوتا ہے اور باقی کے لیے "فُعْلٌ" یا فُعُلٌ" کا وزن استعمال کیا جاتا ہے۔

1/3	ثُلْثٌ یا ثُلُثٌ	تیسرا حصّہ
1/4	رُبْعٌ یا رُبُعٌ	چوتھا حصّہ
1/5	خُمْسٌ یا خُمُسٌ	پانچواں حصّہ
1/6	سُدْسٌ یا سُدُسٌ	چھٹا حصّہ
1/7	سُبْعٌ یا سُبُعٌ	ساتواں حصّہ
1/8	ثُمْنٌ یا ثُمُنٌ	آٹھواں حصّہ
1/9	تُسْعٌ یا تُسُعٌ	نواں حصّہ
1/10	عُشْرٌ یا عُشُرٌ	دسواں حصّہ

تمام کسور کی جمع اَفْعَالٌ کے وزن پر آتی ہے۔ مذکر مؤنث کے لیے یکساں ہوتے ہیں۔
مزید کسور درج ذیل ہیں۔

2/3	ثُلُثَانِ
3/4	ثَلٰثَةُ اَرْبَاعٍ
6/7	سِتَّةُ اَسْبَاعٍ
4/9	اَرْبَعَةُ اَتْسَاعٍ
7/10	سَبْعَةُ اَعْشَارٍ
4/11	اَرْبَعَةٌ مِنْ اَحَدَ عَشَرَ
11/20	اَحَدَ عَشَرَ مِنْ عِشْرِیْنَ یا اَحَدَ عَشَرَ عَلٰی عِشْرِیْنَ

- دو دو، تین تین وغیرہ بنانے کے لیے مَفْعَلُ اور فُعَالُ کا وزن آتا ہے۔ جیسے:

جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ (سوار دو دو، تین تین، چار چار ہو کر آئے)

یوں بھی کہہ سکتے ہیں:

جَاءَتِ الْفُرْسَانُ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ ثَلَاثَةً ثَلَاثَةً أَرْبَعَةً أَرْبَعَةً

- ایک ایک کے لیے فُرَادَی یا فُرَادًا یا فُرَادٰی بولا جاتا ہے۔
- پہلی بار، دوسری بار وغیرہ کے لیے لفظ مَرَّةً (بار) کو موصوف اور عددِ وصفی کو صفت بنا کر لایا جاتا ہے۔ جیسے

مَرَّةً أُوْلٰی ، مَرَّةً ثَانِيَةً

عدد وصفی کو منصوب پڑھنے سے بھی یہ مطلب نکلتا ہے، اَوَّلًا ، ثَانِيًا وغیرہ

مَرَّةً أُوْلٰی کو اَوَّلَ مَرَّةٍ اور مَرَّةً ثَانِيَةً کو مَرَّةً أُخْرٰی اور تَارَةً أُخْرٰی بھی کہتے ہیں۔

ایک بار کے لیے	مَرَّةً
دو بار کے لیے	مَرَّتَيْنِ
تین بار کے لیے	ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
کئی بار یا بار بار کے لیے	مِرَارًا

- فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (النساء:3)
- فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ (النساء:11)
- اِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاۗءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ (النساء:12)
- قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (الانعام:14)
- قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا (سبا:46)

اسمائے ظروف

ظروف، ظرف کی جمع ہے جسکا لغوی معنی "برتن" ہے۔ اصطلاح میں ظرف اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی فعل یا خبر کے واقع ہونے کے وقت یا جگہ پر دلالت کرتا ہے۔ اسمائے ظروف معرب بھی ہوتے ہیں اور مبنی بھی۔ ظروف میں مبنی کم اور معرب زیادہ ہیں۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ ظرف زماں 2۔ ظرف مکاں

اقسام ظروف باعتبار معرب و مبنی:

معرب و مبنی اعتبار سے ظروف کی درج ذیل قسمیں ہیں:

1۔ وہ اسمائے ظروف جو ہر حال میں معرب ہوتے ہیں۔ مثلاً:

دَهْر، حِيْن، وَقْت، سَاعَة، دَقِيْقَة، يَوْم، لَيْل، بُكْرَة، اَصِيْل، شَهْر، غَد وغیرہ

2۔ وہ اسمائے ظروف جو ہر حال میں مبنی ہوتے ہیں۔ مثلاً:

اِذْ، اِذَا، مَتٰى، اَيَّانَ، اَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، حَيْثُ، اَلْاٰنَ وغیرہ

3۔ وہ اسمائے ظرف جو کبھی معرب اور کبھی مبنی ہوتے ہیں۔ مثلاً:

قَبْلُ، بَعْدُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، فَوْقُ، تَحْتُ وغیرہ

معرب ظروف

ظرف زمان:

ثَانِيَة	(سیکنڈ)	دَقِيْقَة	(منٹ)
سَاعَة	(گھنٹہ)	يَوْم	(دن)
أُسْبُوْع	(ہفتہ)	سَنَة۔ عَام	(سال)
قَرْن	(صدی)	دَهْر	(زمانہ)
بُكْرَة	(صبح سویرے)	أَصِيْل	(شام)
صَبَاح	(صبح)	مَسَاء	(شام)
لَيْل	(رات)	نَهَار	(دن)
أَبَد	(ہمیشہ)	حِيْن	(وقت)

✦ ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جر داخل نہ ہوتو وہ ہمیشہ منصوب ہوگا اور مضاف نہ ہو آخر میں تنوین آئے گی۔

أُذْكُرُوا اللهَ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا

ظرف مکان:

فَوْق	(اوپر)	تَحْت	(نیچے)	أَمَام	(سامنے)
خَلْف	(پیچھے)	قَبْل	(پہلے)	بَعْد	(بعد میں)
قُدَّام	(آگے)	وَرَاء	(پیچھے/آگے/سوا)	بَيْن	(درمیان)
عِنْد	(پاس)				

نوٹ: مندرجہ بالا ظروف مکاں عام طور پر مضاف ہو کر آتے ہیں۔ بعض صورتوں میں مبنی بھی استعمال ہوتے ہیں جنکی تفصیل بعد میں ذکر کی جائے گی۔

شَرْق - غَرْب - جَنُوْب - شَمَال (جہات اربعہ)

يَمِيْن (دائیں طرف) شِمَال (بائیں طرف) يَسَار (بائیں طرف) بھی ظروف مکاں ہیں۔

☆ ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جارہ بھی لگائے جاتے ہیں۔

- يَمِيْن اور شِمَال کے ساتھ اکثر " عَنْ " لگایا جاتا ہے۔

عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ

- باقی کے ساتھ عموماً "مِنْ" لگتا ہے

تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

- جہات کے ساتھ زیادہ تر "فِيْ" لگتا ہے۔

اَلْبَحْرُ فِيْ غَرْبِ الْهِنْدِ

☆ وہ ظرف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں عموماً "فِيْ" کے بعد حالت جر میں آتے ہیں مثلاً دَارٌ - بَيْتٌ - مَسْجِدٌ - مَدْرَسَةٌ - مَكَّةُ

لیکن اگر دَخَلَ - نَزَلَ اور سَكَنَ کے بعد آئیں تو بغیر فِيْ کے حالت نصب میں بولے جاتے ہیں۔

- دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ
- يَاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

مبنی ظروف

مبنی ظروف میں سے بعض مبنی بر ضمہ، بعض مبنی بر فتحہ، بعض مبنی بر کسرہ اور بعض مبنی بر سکون ہوتے ہیں۔ مبنی بر ضمہ کا مطلب ہے آخر میں پیش حرکت کا آنا۔ اسی طرح باقی بھی سمجھے جاسکتے ہیں۔

مبنی ظروف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

إِذْ: مبنی بر سکون ہے۔ "جب" معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ عموماً جملہ فعلیّہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے اگرچہ مستقبل پر داخل ہو۔ جیسے:

✦ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ

اور یاد کرو جب ابراھیم اور اسماعیل اس گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے

جملہ اسمیہ کی طرف بھی مضاف ہوتا ہے۔

إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ جب وہ دونوں غار میں تھے

قرآن مجید میں جہاں جہاں إِذْ کا استعمال آیت کے آغاز میں کیا گیا وہاں أُذْكُرْ یا أُذْكُرُوا محذوف سمجھا جاتا ہے اور إِذْ سے ایک نئے واقعہ کا ذکر ہوتا ہے۔

إِذْ مضاف الیہ بھی واقع ہوتا ہے اور عام طور پر بَعْد، حِيْن، يَوْم، قَبْل، سَاعَة کے لیے مضاف الیہ بنتا ہے۔

إِذَا: إِذَا ظرفیہ عموماً جملہ فعلیہ (فعل ماضی) پر داخل ہوتا ہے اور اسے مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ اس میں شرط کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ اپنے مابعد شرط والے جملے کے لیے مضاف بنتا ہے، مضاف اور مضاف الیہ مل کر جزا سے متعلق ہوتے ہیں۔ کبھی ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ

یہاں تک کہ ذوالقرنین نے جب دونوں پہاڑوں کے درمیان خلا کو پاٹ دیا۔

کبھی صرف ظرفیت کا مفہوم دیتا ہے اور شرط کے معنی اس میں شامل نہیں ہوتے۔ ایسا عام طور پر قسم کے بعد ہوتا ہے۔ جیسے:

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى — رات کی قسم جب دن کو چھپالے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى — تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے

مَتٰى: اسم استفہام ہے۔ مابعد والے فعل کے لیے ظرف بنتا ہے اور ماضی و مستقبل دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

مَتٰى جِئْتَ — تو کب آیا

مَتٰى تُسَافِرُ — تو کب سفر کرے گا

اگر اس کے بعد اسم ہو تو یہ خبر محذوف کا قائم مقام بنتا ہے۔ جیسے:

يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ — اور وہ کہتے ہیں (جس عذاب کا) یہ وعدہ (ہے وہ آئے گا) کب؟

مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ — اللہ کی مدد کب آئے گی؟

شرط کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

مَتٰى تَصُمْ اَصُمْ — جب تو روزہ رکھے گا میں بھی روزہ رکھوں گا

اَيَّانَ: یہ بھی استفہام کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مَتٰى اور اس میں فرق یہ ہے کہ یہ زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہے اور اس کا استعمال اہم ترین امور میں کیا جاتا ہے۔ جیسے:

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ — وہ پوچھتے ہیں جزاء وسزا کا دن کب آئے گا؟

وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ — اور وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے؟

مَتٰى کی طرح یہ بھی شرط کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

اَيَّانَ تُطِعِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكَ مَخْرَجًا

جب تو اللہ کی اطاعت کرے گا، وہ تیرے لیے راستے کھول دے گا۔

مُذْ، مُنْذُ: مُذْ مبنی بر سکون اور مُنْذُ مبنی بر ضمہ ہے۔ مدت کے لیے آتے ہیں اور ان سے پہلے فعل ماضی منفی ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا رَاَيْتُهٗ مُذْ / مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ — میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا

ان کے بعد جملہ فعلیہ یا اسمیہ ہو تو اس کے لیے مضاف بنتے ہیں، پھر مرکب اضافی منصوب محلاً ماقبل کے لیے ظرف ہوتا ہے۔

بَيْنَا، بَيْنَمَا: اصل میں بَيْنَ تھا، آخر میں الف زیادہ کرنے سے بَيْنَا اور مَا زیادہ کرنے سے بَيْنَمَا بنا۔ دونوں

ظرف زمان ہیں اور عام طور پر جملہ اسمیہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ کبھی جملہ فعلیہ کی طرف بھی مضاف ہوتے ہیں۔

بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ

ہم ایک روز اللہ کے رسول کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہمارے روبرو ایک شخص ظاہر ہوا

قَطُّ: مبنی بر ضمہ ہوتا ہے۔"ہرگز" معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ کلام کرنے سے پہلے جتنا زمانہ گزرا ہو، اس کے استغراق پر دلالت کرتا ہے اور نفی اور استفہام کے ساتھ تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا ضَرَبْتُهٗ قَطُّ — میں نے اسے ہرگز/کبھی نہیں مارا

لَا اَضْرِبُهٗ قَطُّ کہنا درست نہیں کیونکہ قَطُّ مستقبل کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔

عَوْضُ: یہ مبنی بر ضمہ ہوتا ہے (ہرگز) مستقبل منفی کی تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

لَا اَضْرِبُهٗ عَوْضُ — میں اسے ہرگز/کبھی نہیں ماروں گا

مَا شَرِبْتُ الْخَمْرَ قَطُّ وَلَا اَشْرَبُهَا عَوْضُ — نہ تو میں نے کبھی شراب پی اور نہ کبھی پیوں گا۔

اَمْسِ: مبنی بر کسرہ ہوتا ہے۔ گزرا ہوا کل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے:

جَاءَنِيْ زَيْدٌ اَمْسِ — کل میرے پاس زید آیا تھا

اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ

جس طرح تم نے کل ایک شخص کو مرڈالا تھا اسی طرح چاہتے ہو کہ مجھے بھی مارڈالو

اَلْاٰنَ: اس کے معنی ہیں "اب"۔ زمانہ حال کے لیے ظرف زمان ہے۔ جیسے:

قَالُوا الْاٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ — کہنے لگے اب تم نے سب باتیں درست بتادیں

آٰلْاٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ — اب (ایمان لاتا ہے) حالانکہ تو پہلے نافرمانی کرتا رہا

اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ — اب سچی بات ظاہر ہوگئی ہے

لَمَّا: حِيْنَ اور اِذْ کے معنی میں ماضی کے لیے ظرف زمان کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور شرط کے معنی بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ یہ اپنے بعد والے جملے کے لیے مضاف بنتا ہے اور مضاف، مضاف الیہ مل کر جزا کے لیے ظرف واقع ہوتے ہیں۔ جیسے:

وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً

اور نوح کی قوم نے جب پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے انھیں غرق کر ڈالا اور لوگوں کے لیے ایک نشانی بنا دیا

شرط اور جزا دونوں ماضی کے صیغے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی مضارع کا صیغہ ہو تو اسے ماضی کی تاویل میں کیا جاتا ہے۔ جیسے:

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ

يُجَادِلُنَا، جَادَلَنَا کے معنی میں ہے۔

مَعَ: (ساتھ، پاس)۔ عام طور پر مضاف بنتا ہے اور ظرف زمان اور مکان دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اگر مضاف الیہ زمانہ ہو تو ظرف زمان ہے۔ اگر مکان ہو تو ظرف مکان بنتا ہے۔ جیسے:

جِئْتُكَ مَعَ الْعَصْرِ

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

تَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ

قَبْلُ، بَعْدُ: (پہلے، بعد) دونوں ظرف مبہم اور ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اگر ان کی اضافت مکان کی طرف ہو تو ظرف مکان کہلائیں گے اور اگر اضافت زمانے کی طرف ہو تو ظرف زمان۔ یہ دونوں کبھی معرب اور کبھی مبنی ہوتے ہیں۔ اگر مضاف نہ ہوں تو معرب ہوں گے۔ اگر مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور ہو تو بھی معرب ہوں گے۔ جیسے:

ذَهَبْنَا قَبْلًا

ذَهَبْنَا قَبْلَ الْعِشَاءِ

ذَهَبْنَا مِنْ قَبْلِ الْعِشَاءِ

اگر مضاف ہوں لیکن مضاف الیہ محذوف ہو اور اس کا لفظ نیّت میں ہو تو بھی معرب ہوں گے۔ جیسے

ذَهَبْنَا قَبْلَ

ذَهَبْنَا مِنْ قَبْلِ

اگر مضاف ہوں لیکن مضاف الیہ مذکور نہ ہو لیکن اس کا معنی نیّت میں ہو تو مبنی بر ضمہ ہوں گے۔ جیسے:

ذَهَبْنَا قَبْلُ

ذَهَبْنَا مِنْ قَبْلُ

اَوَّلُ: ظرف زمان اور قبل کے معنی میں ہے اور اس کا حکم بھی قَبْلُ والا ہے۔

حَيْثُ: (جس جگہ، جہاں)۔ مبنی بر ضمہ ہے۔ اکثر جملہ فعلیہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے:

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ

ہم ان کو آہستہ آہستہ ایسے طریق سے پکڑیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی

بہت کم جملہ اسمیہ کی طرف بھی مضاف ہوتا ہے۔ جیسے:

اِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ   بیٹھ جہاں زید بیٹھا ہے

جب اس کے بعد مَا آجائے تو شرط کے معنی دیتا ہے۔ اس وقت یہ دو فعلوں پر داخل ہوتا ہے اور دونوں کو اخف کرتا ہے۔

هُنَا: قریبی جگہ کے لیے بطور اسم اشارہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

هُنَا مَسْجِدٌ جَمِيْلٌ   یہاں ایک خوبصورت مسجد ہے

کبھی اس کے شروع میں تنبیہ کے لیے "هَا" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ   ہم یہیں بیٹھیں رہیں گے

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ   پس آج اس کا بھی یہاں کوئی دوستدار نہیں

اس کے آخر میں دور کی طرف اشارے کے لیے (ل) اور کبھی کاف خطاب بھی آتا ہے۔ بعض اوقات زمانے پر بھی دلالت کرتا ہے۔ جیسے:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ   اس وقت زکریا نے اپنے ربّ سے دعا کی

ثَمَّ: حکم اور معنی میں هُنَا کی طرح ہے کہ مکان بعید کے لیے بطور اسم اشارہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ   تو جدھر تم رخ کرو ادھر اللہ کی ذات ہے

کبھی اس کے آخر میں تائے مربوطہ (گول تاء) آتی ہے۔

اَیۡنَ: (کہاں) بطور استفہام استعمال ہوتا ہے اور اس کے ذریعے اس مکان کے بارے میں پوچھا جاتا ہے جس میں پوچھی گئی چیز کا حلول ہو۔ جیسے:

اَیۡنَ مُحَمَّدٌ؟ یعنی فِیۡ اَیِّ مَکَانٍ هُوَ؟

اَیۡنَ تَذۡهَبُ؟ یعنی فِیۡ أَیِّ مَکَانٍ تَذۡهَبُ؟

اگر اس سے پہلے "مِنۡ" جارّہ ہو تو پھر سوال اس مکان کے بارے میں ہوتا ہے جس سے وہ چیز وجود میں آئی۔ جیسے:

مِنۡ اَیۡنَ لَكَ هٰذَا

اگر اس سے پہلے "اِلٰی" ہو تو سوال اس مکان کے بارے میں ہوتا ہے جس میں اس چیز کی انتہا ہو۔ جیسے:

اِلٰی اَیۡنَ تُسَافِرُ هٰذَا الصَّیۡفَ؟

اس کا استعمال بطور شرط بھی ہوتا ہے۔ جیسے:

اَیۡنَ تَجۡلِسۡ اَجۡلِسۡ جہاں تو بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا۔

اَنّٰی: ظرف مکان ہے اور استفہام کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

یٰمَرۡیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا اے مریم! یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟

کبھی شرط کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

اَنّٰی تَجۡلِسۡ أَجۡلِسۡ تو جہاں بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا۔

عِنۡدَ، لَدٰی، لَدُنۡ: (تینوں کسی چیز کی موجودگی کا معنی دیتے ہیں۔ جیسے:

اَلۡمَالُ عِنۡدَكَ/لَدَیۡكَ/لَدُنۡكَ مال تیرے پاس ہے

ان کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ لَدٰی اور لَدُنۡ میں چیز کا پاس موجود ہونا شرط ہے جبکہ عِنۡدَ میں نہیں۔ عموماً مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں۔

حِیۡنَ: (جب) ظرف زمان مبہم ہے۔ مفرد اور جملے دونوں کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے:

اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الۡاَنۡفُسَ حِیۡنَ مَوۡتِهَا مفرد کی طرف مضاف

سَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ حِیۡنَ تَقُوۡمُ جملے کی طرف مضاف

حروف

''حروف'' لفظ ''حرف'' کی جمع ہے اور ہم جانتے ہیں کہ حرف ''كَلِمَة'' کی ایک قسم ہے، کلمہ کی دو اقسام اسم اور فعل کو ہم نے تفصیل سے پڑھا جبکہ حرف کا استعمال ہم نے ضرورت پڑنے پر پڑھا جیسے اسم کے مجرور ہونے کی ایک وجہ حروف جارّہ کا اسم سے پہلے آنا تھا، لہٰذا ہم نے حروف جارّہ پڑھے، پھر جملہ اسمیہ میں تاکید پیدا کرنے والے، جملہ اسمیہ کو منفی بنانے والے اور جملہ اسمیہ کو سوالیہ بنانے والے حروف کے بارے میں پڑھا اسی طرح جملہ فعلیہ کے ساتھ استعمال ہونے والے مختلف حروف بھی ہمارے مطالعے میں آئے۔

کتاب کے اس حصے میں ہم عربی گرامر میں استعمال ہونے والے حروف کے بارے میں باقاعدہ پڑھیں گے۔

گرامر کی بڑی کتابوں (ہدایۃ النحو اور کافیہ وغیرہ) میں حروف کی ۱۷ اقسام ذکر کی جاتی ہیں، ان میں سے جو اقسام ہم نے پڑھ لی ہیں انکا سرسری جائزہ لے کر باقی اقسام کو ان شاء اللہ تفصیل سے پڑھیں گے۔

اَقْسَامُ الْحُرُوْفِ

(حروف کی اقسام)

1۔ حروف الجرّ

2۔ الحروف المشبھة بالفعل

3۔ حروف العطف

4۔ حروف التّنبیه

5۔ حروف النّداء

6۔ حروف الایجاب

7۔ حروف الزّیادہ

8۔ حرفا التّفسیر

9۔ حروف المصدر

10۔ حروف التّحضیض

11۔ حرف التّوقّع

12۔ حرفا الاستفهام

13۔ حروف الشّرط

14۔ حرف الرّدع

15۔ تاءُ التّانیث السّاکنه

16۔ التّنوین

17۔ نونا التّاکید (تاکید کے دو نون)

حروف جر

عربی زبان میں استعمال ہونے والے 17 حروف جو اسم سے پہلے آ کر اسم کو مجرور کر دیتے ہیں۔
ان حروف کے بارے میں تفصیل سے ہم سبق مرکب جاری (صفحہ 84) میں پڑھ چکے ہیں، چند حروف کے بارے میں مزید معلومات طلبہ کی دلچسپی کے لیے ذیل میں دی جا رہی ہیں۔

(ب) گرامر والوں کے نزدیک یہ حرف مندرجہ ذیل مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

1۔ اِلصاق کے لیے:

الصاق کے معنی ہیں "ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ جوڑنا یا ملانا" جیسے

مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں زید کے پاس سے گزرا

یعنی میرا گزرنا ایسی جگہ کے ساتھ مل گیا جس کے قریب زید تھا۔

2۔ استعانت کے لیے:

استعانت کے معنی ہیں "مدد حاصل کرنا" جیسے:

كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ میں نے قلم کی مدد سے لکھا

3۔ تعلیل کے لیے:

تعلیل کے معنی ہیں "وجہ بیان کرنا" جیسے:

اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ (البقرۃ-54)

(یقیناً تم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر بسبب بچھڑے کو پکڑنے کے)

یعنی بچھڑے کو پکڑنے کی وجہ سے

4 مصاحبت کے لیے:

مصاحبت کے معنی ہیں "کسی چیز کے ساتھ ہونا ملے ہونا، اکٹھے ہونا" جیسے:

خَرَجَ زَيْدٌ بِعَشِيْرَتِهٖ

زید اپنے قبیلے کے ساتھ نکلا

5۔ مقابلے کے لیے:

یعنی بدلے میں جیسے:

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَٰلَةَ بِالْهُدَىٰ (البقرۃ-16)

(یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو خرید لیا ہدایت کے بدلے میں)

6۔ تعدیہ کے لیے:

تعدیہ کے معنی ہیں "متعدی بنانا" جیسے:

ذَهَبَ زَيْدٌ	زید گیا
ذَهَبَ زَيْدٌ بِحَامِدٍ	زید حامد کو لے گیا
ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ	اللہ ان کی روشنی لے گیا

7۔ ظرفیت کے لیے:

یعنی حرف جر "فِیْ" کے معنی میں جیسے:

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ (الملک-1)

(بہت بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے)

(ل) حرف جر (ل) درج ذیل مقاصد کے لیے آتا ہے:

1۔ اِختصاص کے لیے:

اختصاص کے معنی ہیں "ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ خاص کرنا" جیسے:

اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ	جھول گھوڑے کے ساتھ خاص ہے۔

گھوڑے کی زین کے نیچے گھوڑے کو زخمی ہونے سے بچانے کے لیے جو زائد کپڑے ڈالے جاتے ہیں اُسے "جھول" کہتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	تمام تعریفیں اللہ کے ساتھ خاص ہیں
اَلْمَالُ لِزَيْدٍ	مال زید کا ہے یعنی اس کی ملکیت ہے

2۔ تعلیل کے لیے:

یعنی وجہ بتانے کے لیے جیسے:

ضَرَبْتُهٗ لِلتَّادِيْبِ میں نے اس کو ادب سکھانے کے لیے مارا

3۔ حرف جر ''عَنْ'' کے معنی میں:

یعنی کبھی یہ ''عَنْ'' (کے بارے میں) کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ (الاحقاف-11)

(اور کافر مومنوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر یہ (دین) کچھ بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے)

ہم جانتے ہیں کہ فعل ''قَالَ'' لام کے صلہ (preposition) کے ساتھ استعمال ہوتا ہے یعنی جس سے بات کہی جارہی ہو یعنی مخاطب، وہ لام کے ساتھ آتا ہے جیسے:

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً

اور (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں (اپنا) نائب بنانے والا ہوں۔)

لیکن مذکورہ آیت میں کافروں نے ایمان والوں سے نہیں کہا بلکہ ایمان والوں کے بارے میں کہا تو یہاں ''ل'' ''عَنْ'' کے معنی میں ہے لیکن دوسری رائے یہ ہے کہ کافر ایمان والوں سے ہی کہہ رہے ہیں۔ مزید تفصیل کسی اچھی تفسیر میں دیکھی جاسکتی ہے۔

4- قسم کے لیے:

یعنی حرف جر ''و'' کے معنی میں جیسے:

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (الحجر-72)

(اے محمد ﷺ) تمہاری جان کی قسم وہ اپنی مستی میں مدہوش تھے۔

(مِنْ) حرف جر ''مِنْ'' حسب ذیل معانی کے لیے آتا ہے۔

1۔ ابتداء کے لیے:

یعنی مسافت کی ابتداء بیان کرنے کے لیے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے مقابلے میں انتہاء کا لانا صحیح ہو جیسے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (بنی اسرائیل-1)

(وہ ''ذات'' پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام یعنی ''خانہ کعبہ'' سے مسجد اقصیٰ ''یعنی بیت المقدس'') تک لے گئی

2۔ تبیین کے لیے:

یعنی بیان کے لیے۔کوئی مبہم چیز ہو اس کے بیان یعنی واضح کرنے کے لیے مِنْ لے آتے ہیں، اس کو (من بیانیہ) کہتے ہیں اور یہ بہت کثرت سے استعمال ہوتا ہے، اس کو پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی جگہ لفظ اَلَّذِیْ رکھنا صحیح ہو جیسے:

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ (الحج-30)

(پس بتوں کی ناپاکی سے بچو)

اَلرِّجْس کے معنی ''گندگی'' کے ہیں۔اس گندگی کو بیان کیا گیا من بیانیہ سے یعنی اَلَّذِیْ ھُوَ الْاَوْثَانُ یعنی وہ گندگی بت ہیں۔

3۔ تبعیض کے لیے:

یعنی بعض کو ذکر کرنے کے لیے جیسے:

اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاھِمِ

میں نے درہموں میں سے لیے

یعنی میں نے بعض درہم لیے، اگر سارے لیے ہوتے تو مِنْ کی ضرورت نہ ہوتی اور یوں کہا جاتا

اَخَذْتُ الدَّرَاھِمَ

من تبعیضیہ کو پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی جگہ لفظ بَعْض رکھنا صحیح ہو جیسے:

اَخَذْتُ بَعْضَ الدَّرَاھِمِ

4 ظرفیت کے لیے:

یعنی حرف جر ''فِیْ'' کے معنی میں جیسے:

اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ (الجمعة-9)

(جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے)

5 عوض کے لیے:
یعنی" کی بجائے" کے معنی میں جیسے:
اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ (التوبة-38)
کیا تم آخرت (کی نعمتوں) کو چھوڑ کر دینا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو۔
6 عِنْدَ کے معنی میں جیسے:
لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا (آل عمران-10)
(ان کے مال اوران کی اولاد ہرگز ان کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے اللہ کے ہاں) یعنی عِنْدَ اللّٰهِ
(عَنْ) حرف جر "عَنْ" درج ذیل معانی کے لیے آتا ہے
1 تجاوز کے لیے:
یعنی ایک چیز دوسری سے دور ہو جائے جیسے:
رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ اِلَى الصَّيْدِ
میں نے تیر کو شکار کی طرف کمان سے پھینکا
یعنی تیر کمان سے تجاوز کر گیا
اسی طرح
اَخَذْتُ عَنْكَ الْعِلْمَ
میں نے تجھ سے علم حاصل کیا
یعنی علم آپ سے تجاوز کر کے مجھ تک آیا۔
2 "عَلٰى" کے معنی میں:
وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ (محمد-38)
اور جو بخل کرتا ہے اپنے آپ سے بخل کرتا ہے۔
3 تعلیل کے معنی میں:
وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ (هود-53)
ہم تمہارے کہنے کی وجہ سے اپنے معبودوں کو ہرگز چھوڑنے والے نہیں ہیں۔

(و) قسم کے لیے جیسے:

وَاللّٰهِ اللہ کی قسم وَالرَّحْمٰنِ الرحمٰن کی قسم

قسم کے لیے اصل حرف "ب" ہے جیسے بِاللّٰهِ

- کبھی (ب) کی جگہ (و) استعمال ہوتا ہے اور کبھی (و) کی جگہ (ت) استعمال ہوتا ہے۔

اصل یعنی (ب) میں سب سے زیادہ وسعت ہے، (و) میں اس سے کم اور (ت) میں سب سے کم۔

- (ب) اسم ظاہر پر بھی داخل ہو سکتی ہے اور اسم ضمیر پر بھی جیسے:

بِاللّٰهِ، بِالرَّحْمٰنِ، بِكَ

- (ب) کے ساتھ اُقْسِمُ فعل کو لانا بھی جائز اور حذف کرنا بھی جائز ہے۔

اُقْسِمُ بِاللّٰهِ، بِاللّٰهِ

- (و) صرف اسم ظاہر پر داخل ہوگا اسم ضمیر پر نہیں جیسے:

وَاللّٰهِ

- (و) کے ساتھ اُقْسِمُ فعل کو ذکر کرنا جائز نہیں ہے۔
- (ت) صرف لفظ "اَللّٰه" کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

قسم کے لیے جواب قسم کا ہونا بھی ضروری ہے، جس بات پر آپ قسم اٹھا رہے ہیں اسے جواب قسم کہا جاتا ہے۔ جواب قسم ایک جملہ ہوتا ہے اور اسے گرامر کی اصطلاح میں مُقْسَمُ عَلَيْهِ کہتے ہیں۔

- جواب قسم اگر مثبت کلام ہو، چاہے جملہ اسمیہ ہو یا جملہ فعلیہ تو اس پر لام کو داخل کرنا واجب ہے جیسے:
  - وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِمٌ
  - وَاللّٰهِ لَاَنْصُرَنَّ زَيْدًا
- جملہ اسمیہ میں لام کے ساتھ "اِنَّ" بھی لایا جا سکتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ "اِنَّ" ہمیشہ شروع میں آتا ہے۔ جیسے:

وَاللّٰهِ اِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ

- اگر جواب قسم منفی جملہ ہو تو اس پر مَا یا لَا کا داخل کرنا واجب ہے جیسے:
  - وَاللّٰهِ مَا زَيْدٌ بِقَائِمٍ

- وَاللّٰہِ لَا یَقُوْمُ زَیْدٌ
- کبھی حرف نفی کو حذف کرلیا جاتا ہے، جب التباس کا اندیشہ نہ ہو جیسے:

تَاللّٰہِ تَفْتَؤُا تَذْکُرُ یُوْسُفَ (یوسف-85)

(واللہ آپ یوسف علیہ السلام کو اسی طرح یاد ہی کرتے رہیں گے)

تَفْتَؤُ = لَا تَفْتَؤُ

ہم افعال ناقصہ میں مَا فَتِیَٔ اور لَا تَفْتَؤُ پڑھ چکے ہیں جن کے معنی ''ہمیشہ'' کے ہیں یعنی کسی کام کو مسلسل کرنا۔

- کبھی جواب قسم کو مقدّم بھی کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

زَیْدٌ قَائِمٌ وَاللّٰہِ

اس صورت میں جواب قسم کو جواب قسم نہیں بلکہ ''دالّ بر جواب قسم'' کہتے ہیں یعنی یہ جواب قسم پر دلالت کر رہا ہے، جواب قسم کی طرف رہنمائی کر رہا ہے اور ایسی صورت میں اصل جواب قسم کو محذوف مانا جائے گا۔

زَیْدٌ قَائِمٌ وَاللّٰہِ (لَزَیْدٌ قَائِمٌ)

زَیْدٌ قَائِمٌ کو جواب قسم اس لیے بھی نہیں کہہ سکتے کہ مثبت جملہ اسمیہ پر لام کا لانا واجب ہوتا ہے۔

- جواب قسم کو قسم کے درمیان میں آنے کی صورت میں بھی حذف کر دیتے ہیں جیسے:

زَیْدٌ وَاللّٰہِ قَائِمٌ

گویا جواب قسم کو حذف کرنے کی صورت کچھ یوں ہوئی کہ:

''کلام میں کوئی ایسا جملہ پہلے آجائے جو جواب قسم پر دلالت کرتا ہو یا آگے کوئی ایسا جملہ ہو)۔ آگے جملہ آنے کی مثال درج ذیل ہے:

لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ

جواب قسم ''لَتُبْعَثُنَّ'' (تم ضرور بالضرور اٹھائے جاؤ گے) محذوف ہے کیونکہ آگے درج ذیل جملہ آرہا ہے جو جواب قسم پر دلالت کر رہا ہے۔

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ

حَتّٰی: اس کے استعمال کی چار صورتیں ہیں۔

(1) بطور حرف جر جو اِلٰی کے معنی میں ہو۔ یہ صرف اسم ظاہر پر آتا ہے، ضمیر پر نہیں آتا اور اگر اجزاء والا لفظ ہو تو آخری جزء پر داخل ہوگا۔

جیسے:

اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَأْسِهَا

اس میں حَتّٰى بَطْنِهَا کہنا درست نہیں ہے۔ اسی طرح حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ اور كَتَبْتُ اِلٰى زَيْدٍ میں كَتَبْتُ حَتّٰى زَيْدٍ کہنا درست نہیں ہے کیونکہ حَتّٰى میں آہستہ آہستہ انتہا پر پہنچنا ہوتا ہے۔

(2) بطور حرف عطف۔ اس کی شرط یہ ہے کہ:

(1) معطوف ظاہر ہو

(2) معطوف، معطوف علیہ کا جزء ہو یا جزء کی طرح ہو یا بعض ہو

(3) معطوف علیہ جملہ نہ ہو

قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّى الْمُشَاةُ

مَاتَ النَّاسُ حَتَّى الْاَنْبِيَاءُ

اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَأْسَهَا

اَعْجَبَتْنِي الْجَارِيَةُ حَتّٰى كَلَامُهَا

اگر معطوف علیہ جارّ مجرور ہے تو حرف جر لانا ہوگا۔ جیسے:

مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ حَتّٰى بِزَيْدٍ

(3) جب حَتّٰى جارّہ اور عاطفہ نہ ہو تو ابتدائیہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد جملہ مستانفہ ہوتا ہے۔ کبھی فعلیہ، کبھی اسمیہ اور کبھی شرطیہ۔ جیسے:

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ

حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ (آل عمران:152)

(4) مضارع پر اِلٰی یا کَیْ کا معنی دیتا ہے۔ جیسے:

وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا (البقرۃ:218)

حروف مشبہ بالفعل

حروف مشبہ بالفعل کے بارے میں اس کتاب کے صفحہ 179 سے 182 تک تفصیل سے لکھا جا چکا ہے۔ ان حروف میں سے دو حروف اِنَّ اور اَنَّ کے بارے میں مزید معلومات درج ذیل ہیں:

اِنَّ جملے کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا بلکہ اس کو مزید پختہ کرتا ہے جبکہ اَنَّ جملے کو مصدر موؤل بنا دیتا ہے یعنی اپنے اسم اور خبر سے مل کر مفرد کے حکم میں ہو جاتا ہے۔

اِنَّ کے مقامات

(1) ابتدائے کلام میں ہو۔ جیسے:

اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (القدر-1)

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (یونس-62)

(2) قول کے بعد۔ جیسے:

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ (البقرة-69)

(3) اسم موصول کے بعد۔ جیسے:

وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ (القصص-76)

(4) جب اس کی خبر میں لام ہو۔ جیسے:

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ (المنافقون:1)

(5) ایسے اسماء کے بعد جو جملے کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ مثلاً حَيْثُ، اِذْ وغیرہ۔ جیسے:

جَلَسْتُ حَيْثُ اِنَّ زَيْدًا جَالِسٌ

جِئْتُ اِذْ اِنَّ زَيْدًا جَالِسٌ

(6) جواب قسم کے شروع میں کیونکہ جواب قسم جملہ ہوتا ہے۔ جیسے:

یٰسٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ (یس:3-1)

(7) جب جملہ صفت واقع ہو اور اس کے شروع میں آئے۔ جیسے:

مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اِنَّهٗ کَرِیْمٌ

(8) جب جملہ حال واقع ہو۔ جیسے:

کَمَآ اَخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْۢ بَیْتِکَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکٰرِهُوْنَ (الانفال:5)

(9) جب جملہ خبر واقع ہو۔ جیسے:

زَیْدٌ اِنَّهٗ جَالِسٌ

مبتدا جامد ہے، نہ ذات ہے نہ مصدر۔ اگر مبتدا مصدر ہو تو اس کی خبر کے ساتھ اَنَّ ہوگا۔ جیسے:

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَ رَسُوْلُهٗ (التوبۃ:3)

اَنَّ کے مقامات

(1) جب فاعل واقع ہو۔ جیسے:

بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ یعنی بَلَغَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ

اَوَلَمْ یَکْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ (العنکبوت-51)

(2) جب مفعول واقع ہو۔ جیسے:

کَرِهْتُ اَنَّکَ قَائِمٌ یعنی کَرِهْتُ قِیَامَکَ

وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّکُمْ اَشْرَکْتُمْ بِاللّٰهِ (الانعام-81)

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ (البقرۃ۔48،122)

مصدر مؤول (اَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ) مفعول بہ (نِعْمَتِیَ) پر معطوف ہے

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا (الجن۔1)

اس میں مصدر مؤول نائب فاعل ہے۔

(3) جب مبتدا واقع ہو۔ جیسے:

عِنْدِیْ اَنَّكَ قَائِمٌ یعنی عِنْدِیْ قِیَامُكَ

اس میں اگر (اَنَّ) کو مقدم کردیں تو (اِنَّ) ہو جائے گا اور اس وقت یہ مبتدا نہ رہے گا۔ عبارت یوں ہوگی

اِنَّكَ قَائِمٌ عِنْدِیْ

نیز عِنْدِیْ اَنَّكَ قَائِمٌ کا مفہوم یہ ہے کہ متکلم کے علم میں ہے کہ مخاطب کھڑا ہے جبکہ عِنْدِیْ کو مؤخر کرنے کی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ مخاطب، متکلم کے پاس کھڑا ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَی الْاَرْضَ خَاشِعَةً (فصلت۔39)

(4) مضاف الیہ واقع ہو۔ جیسے:

عَجِبْتُ مِنْ طُوْلِ اَنَّ بَكْرًا قَائِمٌ یعنی عَجِبْتُ مِنْ طُوْلِ قِیَامِ بَكْرٍ

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ (الذاریات-23)

یہاں پر (مَا) زائدہ ہے اور مصدر مؤول (اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ) مضاف (مِثْلَ) کا مضاف الیہ ہے۔

(5) جب مجرور ہو یعنی حرف جر کے بعد واقع ہو۔ جیسے:

عَجِبْتُ مِنْ اَنَّ بَكْرًا قَائِمٌ

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ (البقرۃ-176)

(6) لَوْ کے بعد۔ جیسے:

لَوْ اَنَّكَ عِنْدَنَا لَاَكْرَمْتُكَ

یاد رہے کہ مصدر مؤول اس کا فاعل بنتا ہے۔ جیسے:

لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (الزمر-57)

تقدیر کلام یوں ہے

لَوْ ثَبَتَ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ

(7) لَوْلَا کے بعد۔ جیسے:

لَوْلَا اَنَّهٗ حَاضِرٌ لَغَابَ زَیْدٌ

لَوۡلَا کے بعد مبتدا ہوتا ہے اور اس کی خبر محذوف ہوتی ہے۔

لَوۡلَا اَنَّهٗ حَاضِرٌ لَغَابَ زَيۡدٌ کی تقدیر یوں ہوگی

لَوۡلَا حُضُوۡرُهٗ مَوۡجُوۡدٌ لَغَابَ زَيۡدٌ یعنی اَنَّهٗ حَاضِرٌ مصدر مؤوّل حُضُوۡرُهٗ کے قائم مقام ہوکر لَوۡلَا کا مبتدا بن گیا ہے اور خبر اس کی محذوف مَوۡجُوۡدٌ نکال لی۔

اسی طرح

لَوۡلَاۤ اَنۡ تَدٰرَكَهٗ نِعۡمَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالۡعَرَآءِ وَهُوَ مَذۡمُوۡمٌ (القلم-49)

فَلَوۡلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الۡمُسَبِّحِيۡنَ ۝ لَلَبِثَ فِىۡ بَطۡنِهٖۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ (الصّافات-143-144)

لَوۡلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (حضرت عمر فاروق کا قول)

اِنَّ اور اَنَّ دونوں کے آنے کے مقامات

(1) معطوف علیہ مفرد یا جملہ دونوں کا احتمال رکھے۔ جیسے:

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوۡعَ فِيۡهَا وَلَا تَعۡرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظۡمَؤُا فِيۡهَا وَلَا تَضۡحٰى

(سورۃ طٰہٰ-118-119)

اگر جملہ کو جملہ پر معطوف کریں تو اِنَّكَ لَا تَظۡمَؤُا ہوگا

اگر اس کا معطوف علیہ مصدر مؤوّل اَلَّا تَجُوۡعَ فِيۡهَا ہو تو اَنَّ پڑھا جائے گا۔

ہماری (حفص کی) قراءت میں دوسرا اَنَّ ہے اور پہلا اِنَّ کیونکہ شروع کلام میں واقع ہے۔

(2) فا جزائیہ کے بعد۔ جیسے:

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا غَنِمۡتُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوۡلِ وَلِذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ (الانفال-41)

مَنۡ عَمِلَ مِنۡكُمۡ سُوۡٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَصۡلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (الانعام-54)

(3) اِذَا مفاجاتیہ کے بعد۔

(4) تعلیل کے وقت۔ جیسے:

اِنَّا كُنَّا مِنۡ قَبۡلُ نَدۡعُوۡهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡبَرُّ الرَّحِيۡمُ (الطّور-27)

إِنَّ پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ علت بیان کرنے کے لیے جملہ مستانفہ (نیا جملہ) لایا جاتا ہے۔ جیسے:

فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ ۚ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا (النساء-103)

اور اگر أَنَّ پڑھیں تو لام تعلیل مقدر ہوگا یعنی لِأَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کیونکہ إِنَّ سے پہلے اکثر حرف جر مقدر ہوتا ہے یاد رہے کہ ہماری (حفص کی) قراءت میں إِنَّ ہی ہے۔

(5) فعل قسم کے بعد جب بغیر لام تاکید کے ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں۔ جیسے:

حَلَفْتُ إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ

حَلَفْتُ أَنَّ زَيْدًا قَائِمٌ

پہلی صورت میں حَلَفْتُ فعل بافاعل جملہ ہو کر قسم ہے اور مابعد جملہ اسمیہ جواب قسم ہے۔ دوسری صورت میں حَلَفْتُ فعل بافاعل ہے اور مصدر مؤوّل سے پہلے عَلٰی محذوف ہے اور جارّ مجرور ماقبل سے متعلق ہے۔

حرف قسم کے بعد صرف إِنَّ ہوگا۔ جیسے:

وَاللّٰهِ إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ

اسی طرح اگر فعل قسم کے بعد جملے میں لام تاکید ہو تو بھی إِنَّ ہوگا۔ جیسے:

حَلَفْتُ إِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ

إِنَّ کے اسم پر عطف کر کے رفع اور نصب دونوں طرح سے پڑھنا جائز ہے۔ محلّ کے اعتبار سے رفع پڑھیں گے یعنی اصل میں مبتدا ہے، اور باعتبار موجودہ حالت کے یعنی إِنَّ کا اسم ہے تو نصب پڑھیں گے۔ عطف کے درست ہونے کی شرط یہ ہے کہ خبر ذکر ہو۔ اگر خبر ذکر نہ ہو تو إِنَّ کی خبر یا مبتدا کی خبر محذوف نکال کر عطف ڈالتے ہیں۔ جیسے:

إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ وَعَمْرٌو أَوْ عَمْرًا

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ (الاحزاب-56)

أَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ (التوبۃ-3)

- لام تاکید إِنَّ کے ساتھ آسکتا ہے أَنَّ کے ساتھ نہیں۔
- لام تاکید إِنَّ کے اسم وخبر دونوں پر آسکتا ہے۔ جو بھی بعد میں ہوگا اس پر آئے گا۔ جیسے:

وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ (العنکبوت-69)

إِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ (الانبیاء-106)

شرائط

(1) اِنَّ کے بعد لام تاکید متصل نہیں آسکتا بلکہ منفصل آئے گا۔ جیسے:

وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ (الصّافات۔165)

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ (یوسف۔90)

(2) مثبت کی تاکید کے لیے آتا ہے، منفی کی تاکید کے لیے لام نہیں آتا۔

اِنَّ کے بعد لام تاکید کے مقامات

(1) ضمیر فصل پر۔ جیسے:

وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ (الصّافات۔165)

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ (یوسف۔90)

(2) اِنَّ کے اسم پر جب خبر مقدّم ہو۔ جیسے:

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ (النّور۔144)

(3) اِنَّ کی خبر پر بشرطیکہ ماضی نہ ہو اور منفی بھی نہ ہو۔ جیسے:

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ (النّمل۔74)

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم۔4)

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (الفجر۔14)

خبر ماضی ہو تو نہ آئے گا اور نہ ہی فعل منفی پر۔ جیسے:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (آل عمران۔33)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (یونس۔44)

خبر مقدم پر بھی نہیں آئے گا۔ جیسے:

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا (مزمل۔12)

اِنْ مُخَفَّفَة

اِنَّ مشدّدہ کو کبھی تخفیف کرکے ایک نون گرادیا جاتا ہے تو اِنْ مخفّفہ بن جاتا ہے۔

اِنَّ مشدّدہ صرف اسماء پر داخل ہوتا ہے لیکن اِنْ مخففہ اسماء اور افعال دونوں پر آسکتا ہے۔ اِنْ مخفّفہ کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد لام تاکید لایا جاتا ہے۔

اِنْ مخفّفہ کے لیے ضمیر محذوف نہیں نکالی جاتی۔

اِنْ مخفّفہ کا اسم عموماً ذکر ہوتا ہے۔

اِنْ مخفّفہ عموماً عمل نہیں کرتا۔ جیسے:

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ (یس-32)

اِنْ غیر عاملہ کے بعد لام تاکید لانا ضروری ہے۔ اس وقت اِنْ عموماً افعال ناقصہ، افعال مقاربہ اور افعال قلوب پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے:

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ (یوسف-4) (افعال ناقصہ کی مثال)

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ

لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ (القلم-51) (افعال مقاربہ کی مثال)

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ (الشعراء-186) (افعال قلوب کی مثال)

اَنْ مُخَفَّفَة

اَنْ مخفّفه اَنَّ مثقّلہ سے ایک نون حذف کر کے بنایا جاتا ہے۔ یہ بالکل عمل نہیں کرتا مگر صرف ضمیر شان میں۔

جب اَنْ مخفّفه کی خبر جملہ اسمیہ یا فعلیہ منفیہ یا دعائیہ نہ ہو تو سَ، سَوْفَ، لَوْ، لَنْ وغیرہ شروع میں لانا ضروری ہیں۔ جیسے:

عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى (المزمل-20)

فعل مضارع اَنْ کے بعد مرفوع (نارمل) ہوتا ہے کیونکہ اَنْ مخفّفه صرف ضمیر شان کو نصب دیتا ہے اس لیے اگر اس کے بعد فعل آئے تب بھی فعل مرفوع (نارمل) ہی ہوتا ہے۔

لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ (الجنّ-28)

اَنْ مخفّفه کے بعد جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ پر داخل ہونے کی مثالیں:

وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (یونس-10)

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ (البلد-5)

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ (البلد-7)

حروف عطف

حروف العطف کے بارے میں کتاب کے صفحہ نمبر 330 اور 331 پر تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔

حروف تنبیہ

حروف تنبیہ تین ہیں۔

اَلَا، اَمَا اور **ھَا**

ان کا مقصد مخاطب کو چوکنا اور ہوشیار کرنا ہوتا ہے تا کہ اس سے کلام کی کوئی چیز اوجھل نہ ہوجائے یعنی کلام کو پورے طور پر سننے کے لیے وہ تیار ہوجائے۔

اَلَا اور **اَمَا** جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں پر داخل ہوتے ہیں۔ جیسے:

اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَاءُ (جملہ اسمیہ کی مثال)

اَلَا لَا نَضْرِبُ

اَمَا لَا تَفْعَلُ (جملہ فعلیہ کی مثال)

ھَا صرف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے:

ھَا زَیْدٌ قَائِمٌ

اور مفرد جو اسمائے اشارہ ہوں ان پر بھی داخل ہوتا ہے۔ جیسے:

ھٰذَا (ذَا پر)

ھَاتَانِ (تَانِ پر)

ھٰذِہٖ (ذِہٖ)

اَلَا کے چند معانی:

(1) **اَلَا** برائے تنبیہ۔ جیسے:

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

(2) **اَلَا** برائے استفہام۔ جیسے:

اَلَا طَالِبَ فِی الْفَصْلِ (کیا درسگاہ میں کوئی طالبعلم نہیں)

(3) **اَلَا** برائے عرض۔ جیسے:

اَلَا تَاْکُلُوْنَ (کیا تو کھاتا نہیں)

ھَا بھی کبھی اسم فعل "**خُذْ**" کے معنی میں ہوتا ہے۔

حروفِ نداء

حروف نداء کے بارے میں تفصیل کتاب کے صفحہ نمبر 103 پر درج ہے۔

حروف ایجاب

حروف ایجاب چھ ہیں۔

نَعَمْ، بَلٰی، اَجَلْ، جَیْرِ، اِنَّ اور اِیْ

حروف ایجاب کا دوسرا نام حروف تصدیق بھی ہے۔

نَعَمْ: سابق کلام کی پختگی اور تصدیق کے لیے لایا جاتا ہے، خواہ سابق کلام مثبت ہو یا منفی۔ جیسے:

اَجَاءَ زَیْدٌ

تو جواب میں نَعَمْ کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ٹھیک یعنی جَاءَ زَیْدٌ۔ اسی طرح اگر ہو

اَمَا جَاءَ زَیْدٌ

تو جواب میں نَعَمْ کہنے کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ ٹھیک کہتے ہیں مَا جَاءَ زَیْدٌ

بَلٰی: ایسے کلام کے ساتھ خاص ہے جس کی نفی بطور استفہام کی گئی ہو۔ یعنی کلام منفی ہو اور اس میں حرف استفہام داخل ہو۔ جیسے:

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ

تو جواب دیا بَلٰی اردو میں اس کا ترجمہ ''کیوں نہیں'' کیا جاتا ہے۔

مفسرین نے اس موقع پر کہا کہ جواب میں بَلٰی کے بجائے اگر نَعَمْ کہہ دیتے تو کافر ہو جاتے کیونکہ نَعَمْ تو کلام منفی کی تائید و تصدیق کرتا ہے، اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں نَعَمْ کہنے کا مطلب یہ ہوتا کہ ''بالکل تو ہمارا رب نہیں ہے۔''

إِيْ: استفہام کے بعد جواب پر بولا جاتا ہے اس کے لیے قسم ضروری ہے۔

قرآن پاک میں بھی اس کا استعمال ہوا ہے۔ارشاد باری ہے

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۭ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ (یونس : ۵۳)

(اور آپ سے پوچھتے ہیں کیا یہ حق ہے؟ آپ کہہ دیجئے ہاں قسم میرے رب کی بے شک یہ حق ہے۔)

اَجَلْ: یہ بھی حروف ایجاب میں سے ہے اور نَعَمْ کے معنیٰ میں آتا ہے۔

اِنَّ: یہ بھی حروف ایجاب میں سے ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔اور نَعَمْ کے معنیٰ میں آتا ہے۔

حروف زیادہ

حروف زیادہ کے کلام میں لانے کا مقصد تاکید ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ کلام میں پختگی پیدا ہوتی ہے اور بعض اوقات اشعار کے اوزان برابر کرنے کے لیے بھی حروف زیادہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ حروف معنیٰ کے اعتبار سے ہرگز فالتو نہیں ہوتے۔ ان کو زائد اس لیے کہہ دیتے ہیں کہ دوسرے حروف کی طرح انھیں ترکیب میں جوڑا نہیں جاتا۔

حروف زیادہ سات ہیں۔

اِنْ، اَنْ، مَا، لَا، مِنْ، بِ اور لَ

اِنْ: مَا نافیہ کے ساتھ زائد ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا نہیں ہے)

مَا مصدریہ کے ساتھ۔ جیسے:

اِنْتَظِرْ مَا اِنْ یَجْلِسُ الْاَمِیْرُ

(امیر کے بیٹھنے تک تو انتظار کر)

لَمَّا کے ساتھ۔ جیسے:

لَمَّا اِنْ جَلَسْتَ جَلَسْتُ

اَنْ: لَمَّا کے ساتھ زائد ہوتا ہے۔ جیسے:

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ (یوسف:96)

لَوْ اور قسم متقدم کے درمیان بھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے:

وَاللّٰهِ اَنْ لَوْ قُمْتَ قُمْتُ

مَا: شرط اِذَا، مَتٰى، اَیُّ، اَنّٰى، اَیْنَ اور اِنْ کے ساتھ زائد ہوتا ہے۔ جیسے:

حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَیْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝
(الفصلت:20)

اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى (البقرة:38)

(اِمَّا اصل میں اِنْ مَا ہے)

حروف جر کے بعد۔ جیسے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ (آل عمران:159)

قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ (المؤمنون:40)

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا (نوح:25)

عَمَّا اصل میں عَنْ مَا اور مِمَّا اصل میں مِنْ مَا تھا۔

لَا: بہت جگہوں میں زائد ہوتا ہے۔ جیسے:

واؤ کے ساتھ نفی کے بعد۔ جیسے:

مَا جَاءَنِىْ زَيْدٌ وَلَا عَمْرٌو

اَنْ مصدریہ کے بعد۔ جیسے:

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ (الاعراف:12)

فعل قسم سے پہلے۔ جیسے:

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ (البلد:1)

مِنْ: اسکے زائد ہونے کی تین شرطیں ہیں۔

(1) کلام غیر موجب ہو۔ یعنی نفی، نہی یا استفہام کے بعد ہو۔

(2) مِنْ کا مابعد نکرہ ہو۔

(3) مِنْ کا مابعد فاعل یا مبتدا یا مفعول بہ بن رہا ہو جیسے:

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ (فاطر:3)

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (الحجر:11)

مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (البقرة:102)

پہلی مثال میں مِنْ کا مابعد مبتدا، دوسری میں فاعل اور تیسری میں مفعول بن رہا ہے۔

ب: حرف جر بِ دو صورتوں میں درج ذیل مقامات میں زائد ہوتی ہے:

(1) قیاسًا: نفی یا استفہام کی خبر میں۔ جیسے:

وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (البقرۃ:8)

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ (الغاشیہ:22)

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (الزمر:36)

اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى (القیامہ:40)

وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ (فاطر:22)

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ (النّمل:81)

(2) سماعًا: مرفوع میں۔ جیسے:

بِحَسْبِكَ زَيْدٌ یعنی حَسْبُكَ زيدٌ

وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا (النساء:6)

عام طور پر كَفٰى کے فاعل پر زائد ہوتی ہے اور ضمیر کے ساتھ بھی زائد آجاتی ہے۔ جیسے:

كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ (الاحقاف:8)

كَفٰى جب لازم ہو تو اس کے فاعل پر باء آئے گی۔ اس کے بعد اسم منصوب حال ہوگا اور اگر یہ متعدی بیک مفعول یا متعدی بدو مفعول ہو تو اس پر باء نہ آئے گی۔ جیسے:

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ (البقرۃ:137)

اسم اللہ فاعل ہے، اس پر باء نہیں آئی کیونکہ یہ متعدّی بدو مفعول ہے۔

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ (الحجر:95)

وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ (الاحزاب:25)

ان سب مثالوں اس لیے باء نہیں آئی کہ یہ متعدی ہے۔

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ (العنکبوت:51)

اس میں كَفٰى متعدی بیک مفعول ہے اس لیے اس کے فاعل پر باء زائدہ نہیں آئی۔ واللہ اعلم

سماعًا: منصوب میں۔ جیسے:

اَلْقَىٰ بِيَدِهٖ يعنى اَلْقَىٰ يَدَهٗ

لَ: حرف جر لام کبھی عمل کو قوی کرنے کے لیے آتا ہے۔ یعنی فعل متعدی سے اسم فاعل آتا ہو لیکن اسم فاعل کا عمل کمزور ہو۔ اس کو لام کی وجہ سے قوت مل جاتی ہے اور اسے لام تقویہ کہا جاتا ہے۔ جیسے:

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ (البروج:16)

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ (البقرة:41)

اسی طرح کبھی عامل کے مؤخر ہونے کی وجہ سے عمل کمزور ہوتا ہے تو لام کو لا کر عمل قوی کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ (یوسف:43)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ (المؤمنون:4)

لام تقویہ کی شرط یہ ہے کہ فعل اور اسم فاعل دونوں پر لام نہ لگتا ہو، اگر فعل اور اس کے اسم فاعل دونوں پر لام آتا ہے تو یہ تقویہ کا لام نہ ہوگا۔ جیسے:

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ (الشّعراء:111)

وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ (یوسف:17)

ان دونوں کے لام کو لام تقویہ نہ کہا جائے گا۔

حرفِ تفسیر

حروف تفسیر اَنْ اور اَیْ ہیں۔ جیسے:

وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ   اَیْ   اَهْلَ الْقَرْيَةِ

یہاں اَلْقَرْيَةَ کی تفسیر اَیْ لا کر اَهْلَ الْقَرْيَةِ کی گئی ہے۔

اَنْ کے ذریعے اس فعل کی تفسیر کی جاتی ہے جو قول کے معنی میں ہو جیسے:

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ (الصّافات:104)

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ (یس:60)

وَ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآىِٕفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ (البقرۃ:125)

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ (المائدۃ:111)

حروف مصدر

حروف مصدر تین ہیں: مَا، اَنْ اور اَنَّ

بعض نحوی لَوْ اور کَیْ کو بھی مصدریہ شمار کرتے ہیں۔ لَوْ عام طور پر (وَدَّ - یَوَدُّ) کے بعد اَنْ کا معنی دیتا ہے

جبکہ کَیْ سے پہلا لام آجائے یا مانا جائے تو مصدریہ ہوگا۔ جیسے:

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ (القلم:9)

لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ (الاحزاب:50)

مَا اور اَنْ جملہ فعلیہ کے لیے ہیں اور اَنَّ جملہ اسمیہ کے لیے۔ جیسے:

وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (التوبة:25)

بِمَا رَحُبَتْ یہاں بِرُحْبِهَا کے معنی میں ہے۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا (النمل:56)

اَنْ قَالُوْۤا یہاں قَوْلُهُمْ کے معنی میں ہے۔

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى (طه:118)

عَلِمْتُ اَنَّكَ قَائِمٌ یعنی عَلِمْتُ قِيَامَكَ

اَنَّ اپنے مابعد سے مل کر مصدر کے حکم میں ہوتا ہے۔

مَا مصدریہ عام طور پر فعل ماضی کے شروع میں آتا ہے اور اس کے بعد اس کی طرف کوئی ضمیر راجع نہیں ہوتی۔

اگر مَا کے بعد اس کی ضمیر ہو تو وہ مَا موصولہ یا موصوفہ ہوگا خواہ ضمیر بارز ہو یا مستتر، مذکور یا محذوف۔

اور کبھی کبھی فعل مضارع پر بھی مَا مصدریہ آجاتی ہے۔ جیسے:

يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ (البقرة:146)

یعنی يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَعْرِفَتِهِمْ اَبْنَاءَهُمْ

بعض نحویوں کے نزدیک مَا مصدریہ کے بعد جملہ اسمیہ بھی آسکتا ہے۔ جب مَا کے دونوں جانب ایک جیسے فعل

ہوں تو عموماً مَا مصدریہ ہوتا ہے۔ جیسے:

اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ (البقرۃ:13)

یعنی اٰمِنُوْا اِیْمَانًا ثَابِتًا کَاِیْمَانِ النَّاسِ

اَنْ مصدریہ:

اَنْ مصدریہ عام طور پر فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔اس کے بعد مضارع مثبت اور منفی (لَا کے ساتھ) بھی آجاتا ہے۔جیسے:

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ (الاعراف:12)

وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (البقرۃ:246)

اَنْ مصدریہ منفی بہ لَمْ، لَنْ وغیرہ سے پہلے نہیں آتا۔ان حروف سے پہلے آنے والا اَنْ، اَنْ مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْمُثَقَّلَةِ (اَنَّ کی تخفیف والا ہوگا)

مَا، لَوْ اور کَیْ مصدریہ کی مزید مثالیں:

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ (البقرۃ:10)

وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ (آل عمران:118)

عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ (التوبہ:128)

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا (السجدۃ:14)

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ (ص:26)

لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا (القصص:25)

یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ (البقرۃ:96)

یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِىِٕذٍ (المعارج:11)

لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌ (الاحزاب:50)

لِكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ (الحدید:23)

حروف تحضیض

تحضیض کے معنی ہیں ''کسی کو فعل پر ابھارنا''۔ حروف تحضیض چار ہیں۔

هَلَّا، اَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا

جب یہ چار حروف فعل مضارع پر داخل ہوں تو ابھارنے کے معنی دیتے ہیں۔ جیسے کسی کو ترغیب دینے کے لیے کہا جائے

هَلَّا تَاْكُلُ تو کیوں نہیں کھاتا؟

هَلَّا تُصَلِّ تو نماز کیوں نہیں پڑھتا؟

اگر یہ حروف ماضی پر داخل ہو تو گزشتہ فعل کے نہ کرنے پر ملامت اور ڈانٹ ڈپٹ مقصود ہوتی ہے۔ جیسے

هَلَّا صَلَّيْتَ تو نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟

ان کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ کلام کے شروع میں واقع ہوتے ہیں اور ان کے بعد فعل ہوتا ہے۔ اگر ان کے بعد اسم آجائے تو بھی فعل محذوف مانا جاتا ہے۔ جیسے:

هَلَّا زَيْدًا ضَرَبْتَهُ یعنی هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا ضَرَبْتَهُ

حروف تحضیض سارے کے سارے مرکب ہیں جن کا پہلا جزء حرف شرط یا استفہام یا حرف مصدر ہے اور دوسرا حرف نفی ہے۔

هَلَّا	=	هَلْ + لَا	(هَلْ حرف استفہام + لَا نفی)
اَلَّا	=	اَنْ + لَا	(اَنْ حرف مصدر + لَا نفی)
لَوْلَا	=	لَوْ + مَا	(لَوْ حرف شرط + مَا نفی)

حرف توقع

قَدْ کو حرف توقع کہتے ہیں اور یہ ماضی پر داخل ہوتا ہے تاکہ ماضی کو حال کے قریب کرے اس لیے اس کا نام حرف تقریب بھی لکھا گیا ہے۔ جیسے:

قَدْ رَكِبَ الْأَمِيْرُ

یعنی اس وقت سے کچھ پہلے امیر سوار ہوا

قَدْ کے معانی اور استعمال:

(1) قَدْ کبھی تاکید کے لیے آتا ہے، مثلاً سوال کرنے والے کے جواب میں جو کہے:

هَلْ قَامَ زَيْدٌ

تو جواب میں کہا جائے:

قَدْ قَامَ زَيْدٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)

سوال کرنے کے ذہن میں عموماً شک ہوتا ہے اس لیے جواب میں تاکید کی ضرورت ہوتی ہے، لہٰذا جملہ فعلیہ کے شروع میں قَدْ بڑھایا جاتا ہے۔

(2) کبھی آئندہ یقینی بات یا چیز کے لیے جو عنقریب واقع ہونے والی ہو، قَدْ اور ماضی لایا جاتا ہے۔ جیسے:

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

(3) جب مضارع پر داخل ہو تو تقلیل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے:

اِنَّ الْكَذُوْبَ قَدْ يَصْدُقُ

(کبھی کبھار بہت جھوٹا بھی سچ بول لیتا ہے)

(4) کبھی مضارع پر داخل ہو کر تاکید کے معنی دیتا ہے۔ جیسے:

وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ (الصّف:5)

حالانکہ تم خوب جانتے ہو کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں تمہاری طرف

عام طور پر جب مضارع میں تاکید کے معنی ہوں تو "خوب"، "واقعی" وغیرہ الفاظ سے ترجمہ کرتے ہیں جیسے مذکورہ مثال میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

اسی طرح

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ (الاحزاب:18)

(تحقیق اللہ جانتا ہے رکاوٹ ڈالنے والوں کو تم میں سے)

یعنی "اللہ خوب جانتا ہے" یا "واقعی اللہ جانتا ہے"۔

(5) قَدْ اور فعل کے درمیان قسم لا کر فاصلہ لانا جائز ہوتا ہے۔ جیسے:

قَدْ وَاللّٰهِ اَحْسَنْتَ

(اللہ کی قسم واقعی تو نے اچھا کیا)

(6) جب ماضی کو "حال" بنایا جائے تو اس کے شروع میں قَدْ کا ہونا ضروری ہے۔

حروف استفہام

هَلْ اور أ دونوں حروف استفہام ہیں۔ دونوں کے استعمال کے مواقع اور وضع الگ الگ ہیں۔

هَلْ کے خصائص:

(1) تصدیق کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے:

هَلْ قَامَ زَيْدٌ

(2) ایجاب ہو، منفی نہ ہو۔ نفی کے لیے ہمزہ آئے گا۔

هَلْ كَتَبَ مَحْمُوْدٌ

اَلَمْ يَكْتُبْ مَحْمُوْدٌ

(3) جب فعل مضارع پر داخل ہو تو اس کو مستقبل کے لیے خاص کر دیتا ہے البتہ ماضی کو ماضی ہی رہنے دیتا ہے۔ جیسے:

هَلْ تُسَافِرُ؟

هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا (الاعراف:44)

هَلْ تَذْهَبُ الْاٰنَ کہنا جائز نہیں کیونکہ فعل مضارع پر هَلْ آنے کی وجہ سے مستقبل کے ساتھ خاص ہے۔

(4) هَلْ جملہ شرطیہ پر داخل نہیں ہوتا اس لیے کہ اس میں ایجاب اور نفی دونوں کا احتمال ہے جبکہ ہمزہ جملہ شرطیّہ پر بھی داخل ہو سکتا ہے کیونکہ یہ استفہام میں اصل ہے اور اس میں بڑی وسعت ہے۔ جیسے:

اَفَاۡىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ (الانبیاء:34)

(5) هَلْ اس جملہ پر بھی داخل نہیں ہوتا جس پر حرف تاکید اِنَّ داخل ہو، بخلاف ہمزہ کے۔ جیسے

ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ (یوسف:90)

(6) جس اسم کے بعد فعل ہو، اس پر هَلْ نہ آئے گا بلکہ ہمزہ آئے گا۔ جیسے:

اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ (القمر:24)

یعنی

اَزَيْدٌ كَتَبَ	درست ہے
هَلْ زَيْدٌ كَتَبَ	غلط ہے

حروف شرط

حروف شرط اِنْ، لَوْ اور اَمَّا ہیں۔

یہ کلام کی ابتداء میں آتے ہیں اور دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں چاہے دونوں جملے اسمیہ ہوں یا فعلیہ یا الگ الگ۔

حروف شرط اور اسمائے شرط میں ایک بڑا فرق یہ ہے کہ حروف شرط کو اگر جملے سے ہٹا دیا جائے تو جملہ پورا کا پورا باقی رہتا ہے جبکہ اسمائے شرط کو جملے سے ہٹانے سے جملہ پورے کا پورا باقی نہیں رہتا یعنی پورے جملے کے معنی باقی نہیں رہتے۔

دوسرے حروف شرط میں صرف شرط کے معنی پائے جاتے ہیں جبکہ اسمائے شرط میں شرط کے ساتھ ساتھ ذات یا زمان و مکاں کے معانی پائے جاتے ہیں۔ جیسے:

مَنْ يَجْتَهِدْ يَنْجَحْ	جو محنت کریگا کامیاب ہوگا	شرط+ذات
مَا تَاْكُلْ اٰكُلْ	جو (چیز) تو کھائے گا میں کھاؤں گا	شرط+ذات
مَتٰى تَذْهَبْ اَذْهَبْ	جب تو جائے گا میں جاؤں گا	شرط+زماں
اَيْنَ تَذْهَبْ اَذْهَبْ	جہاں تو جائے گا میں جاؤں گا	شرط+مکاں

حروف شرط کی تفصیل درج ذیل ہے:

اِنْ مستقبل کے لیے ہوتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔ جیسے:

اِنْ زُرْتَنِيْ اَكْرَمْتُ

(اگر تو مجھے ملنے آئے گا تو میں تیرا اکرام کروں گا)

ماضی کے لیے بہت کم ہے۔ جیسے:

اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ (المائدۃ:116)

لَوْ ماضی کے لیے ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو۔ جیسے:

لَوْ تَزُوْرُنِيْ اَكْرَمْتُكَ

ہاں هَلْ قَامَ زَيْدٌ اور هَلْ زَيْدٌ قَائِمٌ کہہ سکتے ہیں۔

(7) حرف عطف سے پہلے هَلْ نہیں آتا بلکہ ہمزہ آئے گا۔البتہ حرف عطف کے بعد هَلْ ہوگا نہ کہ ہمزہ۔ جیسے:

اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ (الانبیاء:34)

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (المائدۃ:91)

(8) اَمْ مُتَّصِلَة سے پہلے هَلْ نہیں آسکتا بلکہ ہمزہ آئے گا۔جیسے:

اَزَيْدٌ فِي الدَّارِ اَمْ عَمْرٌو

(9) هل سے نفی مراد ہوسکتی ہے ہمزہ سے نہیں۔ جیسے:

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (الرّحمٰن:60)

البتہ ہمزہ استفہامیہ انکاری کے لیے آئے تو وہ اور بات ہے۔جیسے:

اَفَاَصْفٰكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ (بنی اسرائیل:40)

(10) اَمْ مُنْقَطِعَة، هَلْ کے بعد آسکتا ہے ہمزہ کے بعد نہیں۔ جیسے:

هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ
اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ (الرعد:16)

(11) هَلْ، قَدْ کے معنی میں آسکتا ہے۔جیسے:

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا (الدّهر:1)

(12) هَلْ کی خبر میں باءِ زائدہ ہوسکتا ہے جبکہ ہمزہ کی خبر میں نہیں۔جیسے:

هَلْ زَيْدٌ بِقَائِمٍ

(اگر تو مجھے ملنے آتا تو میں تیرا اکرام کرتا)

لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓی اَعْيُنِهِمْ (یس:66)

(اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیں)

اِنْ اور لَوْ دونوں ہمیشہ فعل پر داخل ہوتے ہیں۔ فعل خواہ لفظوں میں ہو جیسا کہ اوپر بیان کردہ مثالوں میں گزرا یا فعل کو محذوف سمجھا جائے گا اگر لفظوں میں نہ ہو۔ جیسے:

اِنْ اَنْتَ زَائِرِیْ فَاَنَا اُكْرِمُكَ

اصل عبارت یوں ہے

اِنْ كُنْتَ زَائِرِیْ فَاَنَا اَكْرَمْتُكَ

اِنْ ان کاموں میں استعمال ہوتا ہے جنکے وجود اور عدم میں شک ہو۔ یعنی یہ امور مشکوکہ میں استعمال ہوتا ہے، لہٰذا یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ:

اٰتِيْكَ اِنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

(میں تیرے پاس آوں گا اگر سورج طلوع ہوگا)

بلکہ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ (جب سورج طلوع ہوگا) کہا جائے گا۔

لَوْ جملہ ثانیہ کی نفی کی وجہ سے جملہ اولٰی کی نفی پر دلالت کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے:

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (الانبیاء:22)

(اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی معبود ہوتے تو زمین و آسمان ضرور تباہ ہو جاتے)

یہاں دوسرا جملہ (فساد کا ہونا) منفی ہے پہلے جملے (کئی معبود کا ہونا) کے منفی ہونے کی وجہ سے یعنی زمین و آسمان فاسد نہیں ہوئے کیونکہ ان میں کئی معبود نہیں ہیں۔

محققین کے نزدیک لَوْ صرف جواب شرط کی نفی کرتا ہے اس لیے اگر دونوں عقلاً یا عرفاً لازم و ملزوم ہوں تو دونوں کی نفی ہوگی ورنہ قدر مشترک کی اور کبھی جزاء کو پختہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جیسے:

وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ (الانعام:28)

(اگر یہ دنیا میں لوٹائے بھی جائیں تو جن کاموں سے انکو منع کیا گیا تھا وہی پھر کرنے لگیں)

وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ (فاطر:14)

(اور اگر وہ سن بھی لیں تو تمھاری بات کو قبول نہ کر سکیں)

لَوْ درج ذیل معانی کے لیے بھی آجاتا ہے:

(1) مستقبل کے لیے۔ جیسے:

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ (البقرۃ:221)

(2) ناممکن چیز کے لیے ورنہ عام طور پر ممکن کے لیے آتا ہے۔ جیسے:

وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ (یوسف:17)

(3) تمنا کے لیے بطور حرف تمنّی۔ جیسے:

لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ (البقرۃ:167)

(4) عرض کے لیے۔ جیسے:

لَوْ تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبُ خَيْرًا

لَوْ شرطیہ کے جواب میں عام طور پر لام تاکید آتا ہے لیکن کبھی نہیں بھی آتا۔ جیسے:

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا (الواقعہ:65)

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا (الواقعہ:70)

اَمَّا: اس میں تین معنی پائے جاتے ہیں۔

1) شرط 2) تاکید 3) تفصیل

1) شرط:

اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد فاء جزائیہ آتا ہے۔ جیسے:

اَمَّا زَيْدٌ فَمُنْطَلِقٌ

یہ فاء زائدہ اس لیے نہیں کہ معنی دیتا ہے اور عاطفہ اس لیے نہیں کہ خبر مبتدا پر معطوف نہیں ہوتی۔

2) تاکید:

اس کی دلیل یہ ہے کہ زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ اور اَمَّا زَيْدٌ فَمُنْطَلِقٌ کے معنی تاکید کا فرق واضح ہے۔ پہلے جملے میں صرف مُنْطَلِقٌ کو ثابت کیا گیا ہے جبکہ دوسرے جملے سے یہ سمجھ آتا ہے کہ مبتدا کا وجود ہی خبر کے ثبوت کے لیے کافی ہے۔

3) تفصیل:

اَمَّا میں تفصیل کے معنی عموماً پائے جاتے ہیں، کبھی کبھار نہیں بھی ہوتے جیسے اوپر دی گئی مثال اَمَّا زَیْدٌ فَمُنْطَلِقٌ میں تفصیل کے معنی نہیں ہیں۔

اَمَّا شرطیہ میں تین باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1) اَمَّا کے جواب پر فاء کا داخل کرنا

2) پہلا جملہ دوسرے جملے کے لیے سبب ہو

3) جس فعل پر اَمَّا داخل ہو تو اس کا محذوف ہونا، باوجود اس کے کہ شرط کے لیے فعل کا ہونا ضروری ہے تاکہ اس بات پر تنبیہ ہو جائے کہ مقصود اَمَّا کے ساتھ اس اسم پر حکم لگانا ہے جو اس کے بعد واقع ہے۔ جیسے:

اَمَّا زَیْدٌ فَمُنْطَلِقٌ

اصل عبارت یوں ہے:

مَهْمَا یَکُنْ مِنْ شَیْءٍ فَزَیْدٌ مُنْطَلِقٌ

پس فعل شرط اور اسکے متعلق جارّ مجرور کو حذف کر دیا گیا اور اَمَّا کو مَهْمَا کی جگہ ٹھہرا دیا گیا تو اَمَّا فَزَیْدٌ مُنْطَلِقٌ ہو گیا پھر چونکہ حرف شرط کا دخول فاء جزائیہ پر مناسب نہ تھا اس لیے نحویوں نے فاء جزائیہ کو جزء ثانی (مُنْطَلِقٌ) کی طرف نقل کر دیا اور فعل محذوف کے عوض میں اَمَّا اور فاء جزائیہ کے درمیان جزء اوّل رکھ دیا لہٰذا اَمَّا زَیْدٌ فَمُنْطَلِقٌ بن گیا۔

جب اَمَّا کے بعد قَالَ وغیرہ ہو تو فاء کو بھی اس کے ساتھ ہی کبھی حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے:

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۚ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ (آل عمران:106)

یہاں اَكَفَرْتُمْ سے قبل حذف ہے۔ تقدیر یوں ہے:

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ (فَیُقَالُ لَهُمْ) اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ

اَمَّا کے بعد اور فاء سے پہلے (یعنی اَمَّا اور فاء کے درمیان آنے والی اشیاء)

(1) مبتدا۔ جیسے:

اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِیْنَ (الکھف:71)

(2) خبر۔ جیسے:

أَمَّا فِي الدَّارِ فَزَيْدٌ اور یہ قلیل ہے

(3) شرط۔ جیسے:

وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّآلِّينَ ﴿٩٢﴾

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ (الواقعہ:92-94)

(4) ایسا اسم منصوب جس کا عامل فاء کے بعد ہو۔ جیسے:

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَأَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ (الضحیٰ:9-10)

(5) مفعول بہ جس کے بعد اشتغال ہو۔ جیسے:

وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ (الفصلت:17)

(6) ظرف یا جار مجرور۔ جیسے:

أَمَّا الْيَوْمَ فَإِنِّي ذَاهِبٌ

أَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ:11)

حرف ردع

حرف ردع كَلَّا ہے۔ یہ لفظ دوسرے کو زجر کرنے اور جس بات کا تکلّم کرتا ہے اس سے روکنے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

یہ خبر کے بعد بھی آتا ہے۔ جیسے:

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ
فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۞ كَلَّا (الفجر:16)

(یعنی ہرگز وہ ایسا نہ کہے کیونکہ معاملہ اس طرح نہیں ہے)

کبھی امر کے بعد بھی آتا ہے۔ جیسے آپ کو کہا گیا

اِضْرِبْ زَيْدًا (زید کو مار)

آپ نے جواب میں کہا

كَلَّا (یعنی اس کام کو میں ہرگز نہیں کروں گا)

کبھی حَقًّا کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے:

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۞ (التکاثر:3)

(حق بات ہے کہ عنقریب تم جان لوگے)

بعض نحویوں کے نزدیک صرف ڈانٹنے کے لیے ہوتا ہے لیکن اس طرح بہت سی آیات کے سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ كَلَّا کے درج ذیل تین معنی ہیں:

(۱) حرف ردع (ڈانٹنے کے لیے)

(2) بمعنی حَقًّا۔ یہ اِنَّ کی طرح تاکید کردیتا ہے۔

(۳) حرف تنبیہ یا استفتاحیہ۔ اَلَا کی طرح۔ اس لیے کہ بہت سے مقامات ایسے آتے ہیں کہ كَلَّا نہ زجر کا معنی دیتا ہے اور نہ ہی حَقًّا کا۔ وہاں تنبیہ کا معنی بن جاتا ہے۔

كَلَّا حرف ردع، كَلَّا بمعنی حَقًّا اور كَلَّا استفتاحیہ کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی سابقہ کلام پر ڈانٹنا مقصد ہو یعنی اس سے پہلے قابل اعتراض بات مذکور ہو تو یہ كَلَّا حرف ردع ہوگا۔ كَلَّا بمعنی حَقًّا تب ہوگا جب کسی مضمون کو پختہ کرنا ہو اور جب نیا کلام ہو تو كَلَّا استفتاحیہ ہوگا۔

تَاءُ التَّانِيْثِ السَّاكِنَةِ

فعل ماضی کے واحد مؤنث غائب کے صیغے کے آخری میں آنے والی تاء کو تائے تانیث ساکنہ کہا جاتا ہے، جب اس تاء کے بعد حرف ساکن آجائے تو اس تاء کو کسرہ (یعنی زیر) دے دیا جاتا ہے جیسے:

ذَهَبَتْ

ذَهَبَتِ الْبَنَاتُ

جب تائے تانیث ساکنہ کے ساتھ مثنّٰی کا الف لگتا ہے تو اس تاء کو فتحہ (یعنی زبر) دیا جاتا ہے۔

ذَهَبَتْ سے ذَهَبَتَا

تنوین

تنوین وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کے آخر میں حرکت کے تابع ہو اور فعل کی تاکید کے لیے نہ ہو یعنی یہ نون، نون تاکید (نون خفیفہ) نہ ہو۔ تنوین نَوَّنَ - يُنَوِّنُ کا مصدر ہے۔ نَوَّنَ - يُنَوِّنُ کا معنی ہوتا ہے "تنوین دینا"

تنوین کی اقسام

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں۔

(1) تنوین تمکن:

یہ اسمیت کی علامت ہوتی ہے۔ منصرف اور غیر منصرف کے درمیان فرق کرتی ہے کیونکہ تنوین غیر منصرف پر داخل نہیں ہوتی اسی لیے اس کا دوسرا نام تنوین صرف بھی ہے جیسے زَيْدٌ ، رَجُلٌ وغیرہ۔

(2) تنوین تنکیر:

جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے:

اُفٍ (مجھے تکلیف ہو رہی ہے) صَهٍ (چپ رہ کچھ چپ رہنا کسی وقت میں) جبکہ صَهْ کے معنی ہیں (چپ رہ چپ رہنا اس وقت)۔

ہم جانتے ہیں کہ رَجُلٌ نکرہ ہے اور اَلرَّجُلُ معرفہ۔ بعض لوگ رَجُلٌ میں تنوین تنکیر کہتے ہیں جبکہ ایک رائے یہ ہے کہ یہ تنوین صرف تنوین تنکیر نہیں۔ اس لیے کہ رَجُلٌ اگر اسم علم ہو تو بھی رَجُلٌ ہی پڑھیں گے۔ مراد یہ ہے کہ اَلرَّجُلُ کے بالمقابل یہ تنوین، تنوین تنکیر ہے نہ کہ اسم علم کے مقابلے میں۔

(3) تنوین عوض:

وہ تنوین ہے جو حرف آخر پر مضاف الیہ مفرد یا مضاف الیہ جملہ کے عوض لائی جاتی ہے۔ جیسے:

كُلٌّ ، بَعْضٌ ، يَوْمَئِذٍ ، حِيْنَئِذٍ وغیرہ۔

جَوَارٍ (حالت رفعی و جری) میں بھی تنوین، تنوین عوض ہے۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ (البقرة:251)

بِبَعْضٍ اصل میں بِبَعْضِهِمْ ہے۔ هُمْ ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اسے حذف کر کے بِبَعْضٍ پر تنوین آ گئی۔

اسی طرح

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ (البقرۃ:285)

كُلٌّ اصل میں كُلُّهُمْ ہے۔ هُمْ ضمیر کو حذف کر کے عوض میں تنوین لائی گئی ہے۔

اسی طرح

وَ انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ (الحاقّہ:16)

يَوْمَئِذٍ اصل میں يَوْمَ اِذْ تَنْشَقُّ تھا۔ جملہ تَنْشَقُّ کو حذف کر کے اِذْ پر تنوین لائی گئی۔

اسی طرح جَارِيَةٌ کی جمع جَوَارِىُ آتی ہے۔ قاعدہ لگانے کے بعد جَوَارِىْ ہو گیا۔ حالت رفع اور حالت جر میں یاء کو حذف کر کے اس کے عوض میں تنوین لے آتے ہیں تو جَوَارٍ ہو جاتا ہے۔ جیسے:

جَاءَتْ جَوَارٍ، مَرَرْتُ بِجَوَارٍ

البتہ حالت نصب میں یاء برقرار رہے گی

رَاَيْتُ جَوَارِيَ ہوگا۔

(4) تنوین مقابلہ:

یہ وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم میں آتی ہے۔ یہ جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں ہوتی ہے، اس لیے اسے تنوین مقابلہ کہتے ہیں۔

(5) تنوین ترنم:

یہ تنوین اسم اور فعل دونوں پر آسکتی ہے جبکہ پہلی چار قسمیں صرف اسم کے ساتھ خاص ہیں۔ یہ وہ تنوین ہے جو شعروں میں یا مصرعوں کے آخر میں آتی ہے۔ یہ تنوین مصرعوں کے آخر میں تحسین شعر خوانی کے لیے لائی جاتی ہے۔

بسا اوقات کتابوں میں لکھا ہوتا ہے کہ اس لفظ میں تنوین تعظیم کے لیے ہے اور اس میں تنوین تحقیر کے لیے ہے چونکہ معرف باللام کے بالمقابل نکرہ پر تنوین ہوتی ہے، اس لیے جو مقاصد نکرہ کے ہیں، ان کو تنوین کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، اس لیے مناسب ہے کہ پہلے نکرہ کے مقاصد ذکر کیے جائیں تاکہ تنوین تعظیم و تحقیر کا پتہ چل سکے۔

نکرہ کے مقاصد یا فوائد حسب ذیل ہیں:

(1) افراد یعنی واحد ہونا۔ جیسے:

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى (القصص:20)

(اور شہر کے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا)

یعنی رَجُلٌ وَاحِدٌ

(2) نوع کے لیے۔ جیسے:

وَعَلٰٓى اَبۡصَارِهِمۡ غِشَاوَةٌ (البقرۃ:7)

(اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے یعنی گمراہی کا پردہ)

(3) تعظیم کے لیے۔ جیسے:

فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ (البقرۃ:279)

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِىۡ خُسۡرٍ (العصر:2)

(بے شک انسان بہت بڑے خسارے میں ہے)

(4) تحقیر کے لیے۔ جیسے:

وَلَيۡسَ لَهٗ عَنۡ طَالِبِ الۡعُرۡفِ حَاجِبٌ

(اور احسان مانگنے کے لیے اس کے پاس کوئی ادنیٰ رکاوٹ بھی نہیں)

اس جملے میں حَاجِبٌ نکرہ تحقیر کے لیے ہے، اسی مناسبت سے اس کی تنوین کو تنوین تحقیر کہتے ہیں۔ اسی طرح:

اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحۡنُ بِمُسۡتَيۡقِنِيۡنَ (الجاثیہ:32)

پر تنوین تحقیر کی ہے۔

(5) تکثیر کے لیے۔ جیسے:

اِنَّ لَهٗ لَاِبِلًا (بیشک اسکے بے شمار اونٹ ہیں)

اِبِلًا نکرہ تکثیر کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح:

فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ

جَآءُوۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ (آل عمران:184)

یہاں رُسُلٌ نکرہ تکثیر کے لیے ہے۔ تعظیم کے لیے بھی ہوسکتا ہے۔ تکثیر کے لیے ہو تو 'بہت سے رسول'، تعظیم کے لیے ہو تو 'بڑے بڑے رسول' ترجمہ ہوگا۔

تاکید کے دونون

نون تاکید وہ نون ہے جو مضارع یا امر کی تاکید کے لیے وضع کیا گیا ہو، جس میں طلب والا معنی پایا جائے۔ یہ نون تاکید لفظ قَدْ کے مقابلے میں ہے جو ماضی کی تاکید کے لیے آتا ہے۔

نون تاکید دو قسم کا ہے۔ نون خفیفہ اور نون ثقیلہ جنکے بارے میں ہم اس کتاب کے صفحہ نمبر (141-145) میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔

نون تاکید اسم اور ماضی کے ساتھ مطلقاً نہیں آتا۔ مضارع، امر، نہی، استفہام، نفی، تمنی اور عرض کے ساتھ جوازاً آتا ہے۔ جیسے:

لَيَضْرِبَنْ	لَيَضْرِبَنَّ	مضارع کی مثال
اِضْرِبَنْ	اِضْرِبَنَّ	امر کی مثال
لَا تَضْرِبَنْ	لَا تَضْرِبَنَّ	نہی کی مثال
لَيْتَكَ تَضْرِبَنْ	لَيْتَ تَضْرِبَنَّ	تمنی کی مثال
اَلَا تَنْزِلَنْ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا		عرض کی مثال
هَلْ تَضْرِبَنْ	هَلْ تَضْرِبَنَّ	استفہام کی مثال
وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً (الانفال:25)		نفی کی مثال

نون تاکید سے پہلے حرف پر جمع مذکر (خواہ غائب ہو یا حاضر) میں ضمہ آتا ہے تاکہ یہ ضمہ واو محذوف پر دلالت کرے۔

صیغہ واحد مؤنث حاضر میں نون تاکید سے قبل کسرہ آتا ہے جو یاء محذوفہ پر دلالت کرتا ہے۔

واحد مذکر غائب و حاضر، واحد مؤنث غائب اور متکلم کے صیغوں میں نون تاکید سے قبل فتحہ آتا ہے۔

مثنی اور جمع مونث (غائب یا حاضر) میں نون تاکید سے قبل الف آتا ہے۔ جمع مونث میں الف کو نون تاکید سے قبل لایا جاتا ہے تاکہ تین نون جمع نہ ہو جائیں (ایک نون ضمیر کا اور دو نون تاکید کے)

یاد رہے کہ نون خفیفہ۔ مثنی اور جمع مونث کے ساتھ نہیں آتا۔

ذخیرہ الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَسْجِد	مسجد	خَلِيْفَة	جانشین	غَائِب	جو موجود نہ ہو
جِدَار	دیوار	مُؤْمِن	ایمان والا	جَاهِل	بے علم۔جذباتی
دَار	گھر	مُسْلِم	مسلمان	ظَالِم	بد۔برا
عَيْن	آنکھ	صَادِق	سچا	قَبِيْح	بدصورت
غُرْفَة	کمرہ	قَائِم	کھڑا ہوا	قَادِم	آنے والا
كَوْكَب	ستارہ	جَدِيْد	نیا	قَصِيْر	چھوٹے قد والا
كُرْسِي	کرسی	حَاضِر	موجود	صَغِيْر	چھوٹا
سَيَّارَة	گاڑی	عَالِم	علم والا	مُغْلَق	بند
شُبَّاك	کھڑکی	صَالِح	نیک	بَعِيْد	دور
رَأْس	سر	جَمِيْل	خوبصورت	خَبِيْث	ناپاک۔برا
رَجُل	مرد	ذَاهِب	جانے والا	يَد	ہاتھ
وَلَد	لڑکا	طَوِيْل	لمبا	عَيْن	آنکھ
مُعَلِّم	استاد	كَبِيْر	بڑا	أُذُن	کان
عَلَّامَة	بہت بڑا عالم	مَفْتُوْح	کھلا ہوا	عَظِيْم	بڑا
مَدْرَسَة	اسکول	قَرِيْب	نزدیک	بِنْت	لڑکی۔بیٹی
سَاعَة	گھڑی	طَيِّب	پاک	حَبِيْب	دوست۔پیارا
بَيْت	گھر	عَرِيْس	دولہا	خَفِيْف	ہلکا
أَنْف	ناک	مَلِك	بادشاہ	ثَقِيْل	بھاری

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قَمَر	چاند	أُسْتَاذ	استاد	عَابِد	عبادت کرنے والا
مِرْوَحَة	پنکھا	طَبِيْب	معالج۔ڈاکٹر	خُسْر	نقصان۔خسارہ
كُرَّاسَة	کاپی	مُهَنْدِس	انجینئر	ظَالِم	ظلم کرنے والا
مِفْتَاح	چابی	كَافِر	انکار کرنے والا۔کافر	خَاشِع	جھکنے والا
بَاب	دروازہ	مُنَافِق	منافق	تَائِب	توبہ کرنے والا
نَافِذَة	کھڑکی	كَاذِب	جھوٹا	مُفْسِد	فسادی
لِسَان	زبان	قَدِيْم	پرانا	مُشْرِك	شرک کرنے والا
اِمْرَءَة	عورت	فَاسِق	گناہگار	شَدِيْد	سخت
جَالِس	بیٹھا ہوا	طَوِيْل	لمبا	مُؤْمِنَة	مؤمن عورت
صَابِر	صبر کرنے والا	غَلِيْظ	گاڑھا	سَمَاء	آسمان
حَافِظ	حفظ کرنے والا	شَرِيْف	شریف	اَرْض	زمین
صَائِم	روزے دار	وَجْه	چہرہ	شَمْس	سورج
مُصْلِح	اصلاح کرنے والا	غَرِيْب	غریب۔اجنبی	مُتَوَكِّل	توکل کرنے والا
مُوَحِّد	اللہ کو ایک ماننے والا	شَرِيْك	شامل	اَوْلَاد	لڑکے
قَلَم	قلم	نَبِيّ	نبی	قُلُوْب	جمع۔دل
ذِكْر	ذکر۔یاد	غَنِيّ	مالدار۔بے پرواہ	اَقْلَام	جمع۔قلم
شِعْر	شعر	قَاعِدَة	اصول	مَزْرَعَة	کھیتی
مَال	مال و دولت	خُطُوَات	جمع خُطْوَة۔نقش قدم	قَوَّام	قوام
شَخْص	آدمی	غُرَف	جمع غُرْفَة۔کمرہ	خَائِفَة	ڈرنے والی
جَبَل	پہاڑ	حُجُرَات	جمع حُجْرَة۔کمرہ	اِخْوَان	جمع بھائی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
كَلْب	کتا	ذَنْب	گناہ	ضَاحِكَةٌ	ہنسنے والی
كَرِيم	باعزت	رَسُوْل	پہنچانے والا	ثَمِيْن	قیمتی
شَدِيْد	سخت	حِمَار	گدھا	نُوْر	روشنی
قَلْب	دل	فَاجِر	گناہگار	نَار	آگ
اَمْر	کام۔حکم۔معاملہ	قَارِي	پڑھنے والا	مَكْسُوْرٌ	ٹوٹا ہوا
بَاب	دروازہ	دَوَاء	دوائی	كَنُوْد	بہت ناشکرا
سَبَب	وجہ	جَوَاب	جواب	مُضْغَة	لوتھڑا
عَمَل	عمل	اَمِيْر	مالدار۔حاکم	لَبَن۔حَلِيْب	دودھ
وَزْن	وزن	شَهِيْد	شہید	مَشْغُوْلٌ	مصروف
اِسْم	نام	وَلِيّ	دوست	جَسَد	جسم
مَرَض	بیماری	صَدِيْق	دوست	شَاي	چائے
صَوْت	آواز	حُرُوْف	جمع۔حرف	سِجْن	جیل
طِفْل	بچہ	اَبْوَاب	جمع۔دروازے	دَائِم	ہمیشہ رہنے والا
عَبْد	بندہ	مَنْظَر	منظر	بَطْش	پکڑ
حَدّ	حد	مَيِّت	مردہ	فِتْنَة	آزمائش
مُجْتَهِد	محنتی	اِمْرَءَة	عورت	سَرِيْر	چارپائی۔پلنگ۔تخت
فَضْل	فضل	جَزَاء	بدلہ	غَفُوْر	بہت بخشنے والا
خَادِم	خدمت کرنے والا	وَالِد	والد	شَيْء	چیز
تَاجِر	تجارت کرنے والا	اَب	باپ	يَوْم	دن
سُؤَال	سوال	اُمّ	ماں	دَرَّاجَة	سائیکل

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُعَلِّمَات	استانیاں	عَجِیْب	عجیب	نَوْم	نیند
ذَکِیٌّ	ذہین	مُطْمَئِنّ	اطمینان والا	سِجْن	قید
مَفْتُوْح	کھلا	مُقَدَّس	پاک	مُخّ	مغز
بَارِد	ٹھنڈا	رِزْق	رزق	بَاکِیَۃٌ	رونے والی
حَارّ	گرم	اَمِیْن	امن والا	شَجَر	درخت
اَمَرَ (ن)	حکم دینا	وَعَظَ (ض)	نصیحت کرنا	طَلَبَ (ن)	طلب کرنا
وَلَدَ (ض)	جنم دینا	دَرَسَ (ن)	پڑھنا	اَکَلَ (ن)	کھانا
کَرِہَ (س)	ناپسند کرنا	قَرَءَ (ف)	پڑھنا	بَعَثَ (ف)	بھیجنا
نَکَحَ (ف)	نکاح کرنا	قَتَلَ (ن)	قتل کرنا	کَفَرَ (ن)	انکار کرنا
کَتَمَ (ن)	چھپانا	ذَبَحَ (ف)	ذبح کرنا	فَرِقَ (س)	ڈر جانا
جَھَرَ (ف)	اونچی آواز میں بولنا	وَعَدَ (ض)	وعدہ کرنا	طَلَعَ (ن)	طلوع ہونا
قَنِطَ (س)	مایوس ہونا	سَرَقَ (ض)	چوری کرنا	شَرَحَ (ف)	سینہ وغیرہ کا کھولنا
عَرَفَ (ض)	پہچاننا	سَئَلَ (ف)	سوال کرنا	فَهِمَ (س)	سمجھنا

کتاب میں دی گئی مشقوں
کے جوابات

صفحہ نمبر (23)

الفاظ	مذکر/مؤنث	الفاظ	مذکر/مؤنث
مَسْجِد	مذکر	مَدْرَسَة	غیر حقیقی مؤنث (علامتی)
جِدَار	مذکر	سَاعَة	غیر حقیقی مؤنث (علامتی)
دَار	غیر حقیقی مؤنث (سماعی)	بَيْت	مذکر
عَيْن	غیر حقیقی مؤنث (سماعی)	أَنْف	مذکر
غُرْفَة	غیر حقیقی مؤنث (علامتی)	قَمَر	مذکر
كَوْكَب	مذکر	مِرْوَحَة	غیر حقیقی مؤنث (علامتی)
كِتَاب	مذکر	كُرَّاسَة	غیر حقیقی مؤنث (علامتی)
كُرْسِيّ	مذکر	مِفْتَاح	مذکر
سَيَّارَة	غیر حقیقی مؤنث (علامتی)	بَاب	مذکر
شُبَّاك	مذکر	نَافِذَة	غیر حقیقی مؤنث (علامتی)
رَأْس	مذکر	لِسَان	مذکر
رَجُل	مذکر	إِمْرَءَة	حقیقی مؤنث
فَاطِمَة	حقیقی مؤنث	عُمَر	مذکر
أُسَامَة	مذکر	زَيْنَب	حقیقی مؤنث
عَلَّامَة	مذکر	خَلِيْفَة	مذکر

صفحہ نمبر(24)

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
رَجُل	اِمْرَءَة	عَرِيْس	عَرُوْس	وَلَد	بِنْت
مَلِك	مَلِكَة	مُعَلِّم	مُعَلِّمَة	اُسْتَاذ	اُسْتَاذَة
مُدَرِّس	مُدَرِّسَة	طَبِيْب	طَبِيْبَة	طَالِب	طَالِبَة
مُهَنْدِس	مُهَنْدِسَة	مُؤْمِن	مُؤْمِنَة	كَافِر	كَافِرَة
مُسْلِم	مُسْلِمَة	مُنَافِق	مُنَافِقَة	صَادِق	صَادِقَة
كَاذِب	كَاذِبَة	قَائِم	قَائِمَة	جَالِس	جَالِسَة
جَدِيْد	جَدِيْدَة	قَدِيْم	قَدِيْمَة	حَاضِر	حَاضِرَة
غَائِب	غَائِبَة	عَالِم	عَالِمَة	جَاهِل	جَاهِلَة
صَالِح	صَالِحَة	طَالِح	طَالِحَة	جَمِيْل	جَمِيْلَة
قَبِيْح	قَبِيْحَة	ذَاهِب	ذَاهِبَة	قَادِم	قَادِمَة
طَوِيْل	طَوِيْلَة	قَصِيْر	قَصِيْرَة	كَبِيْر	كَبِيْرَة
صَغِيْر	صَغِيْرَة	مَفْتُوْح	مَفْتُوْحَة	مُغْلَق	مُغْلَقَة
قَرِيْب	قَرِيْبَة	بَعِيْد	بَعِيْدَة	طَيِّب	طَيِّبَة
خَبِيْث	خَبِيْثَة				

صفحہ نمبر (26)

واحد	مثنّٰی	واحد	مثنّٰی	واحد	مثنّٰی
وَلَد	وَلَدَانِ	بِنْت	بِنْتَانِ	مُسْلِم	مُسْلِمَانِ
كَافِر	كَافِرَانِ	مُؤْمِن	مُؤْمِنَانِ	مُنَافِق	مُنَافِقَانِ
أُسْتَاذ	أُسْتَاذَانِ	أُسْتَاذَة	أُسْتَاذَتَانِ	طَالِب	طَالِبَانِ
طَالِبَة	طَالِبَتَانِ	كُرْسِيّ	كُرْسِيَّانِ	مَكْتَب	مَكْتَبَانِ
بَاب	بَابَانِ	نَافِذَة	نَافِذَتَانِ	عَيْن	عَيْنَانِ
أُذُن	أُذُنَانِ	يَد	يَدَانِ	رِجْل	رِجْلَانِ
مَسْجِد	مَسْجِدَانِ	مَدْرَسَة	مَدْرَسَتَانِ		

صفحہ نمبر (26)

مثنّٰی	واحد	مثنّٰی	واحد	مثنّٰی	واحد
كَلِمَتَانِ	كَلِمَة	خَفِيْفَتَانِ	خَفِيْفَة	حَبِيْبَتَانِ	حَبِيْبَة
ثَقِيْلَتَانِ	ثَقِيْلَة				

صفحہ نمبر (28)

واحد	جمع سالم	واحد	جمع سالم	واحد	جمع سالم
مُؤْمِن	مُؤْمِنُونَ	مُنَافِق	مُنَافِقُوْنَ	عَابِد	عَابِدُوْنَ
فَاسِق	فَاسِقُوْنَ	صَادِق	صَادِقُوْنَ	كَاذِب	كَاذِبُوْنَ
قَائِم	قَائِمُوْنَ	جَالِس	جَالِسُوْنَ	صَالِح	صَالِحُوْنَ
طَالِح	طَالِحُوْنَ	ظَالِم	ظَالِمُوْنَ	صَابِر	صَابِرُوْنَ
خَاشِع	خَاشِعُوْنَ	حَافِظ	حَافِظُوْنَ	تَائِب	تَائِبُوْنَ
صَائِم	صَائِمُوْنَ	مُفْسِد	مُفْسِدُوْنَ	مُصْلِح	مُصْلِحُوْنَ
مُشْرِك	مُشْرِكُوْنَ	مُوَحِّد	مُوَحِّدُوْنَ		

صفحہ نمبر (29)

واحد	جمع سالم مؤنث	واحد	جمع سالم مؤنث	واحد	جمع سالم مؤنث
مُؤْمِنَة	مُؤْمِنَات	مُنَافِقَة	مُنَافِقَات	مُشْرِكَة	مُشْرِكَات
كَافِرَة	كَافِرَات	عَابِدَة	عَابِدَات	خَالِدَة	خَالِدَات
فَاسِقَة	فَاسِقَات	فَاجِرَة	فَاجِرَات	قَانِتَة	قَانِتَات
صَائِمَة	صَائِمَات	اٰيَة	اٰيَات	بَيِّنَة	بَيِّنَات
كَلِمَة	كَلِمَات	خُطْبَة	خُطْبَات	حُجْرَة	حُجُرَات
طَالِبَة	طَالِبَات				

صفحہ نمبر (37)

اسماء	جنس	مرفوع	منصوب	مجرور
وَالِد	مذکر	وَالِدٌ	وَالِدًا	وَالِدٍ
وَالِدَة	مؤنث	وَالِدَةٌ	وَالِدَةً	وَالِدَةٍ
اَب	مذکر	اَبٌ	اَبًا	اَبٍ
اُمّ	مؤنث	اُمٌّ	اُمًّا	اُمٍّ
اَخ	مذکر	اَخٌ	اَخًا	اَخٍ
اُخْت	مؤنث	اُخْتٌ	اُخْتًا	اُخْتٍ
مُسْلِم	مذکر	مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ
مُسْلِمَة	مؤنث	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَةٍ
مُؤْمِن	مذکر	مُؤْمِنٌ	مُؤْمِنًا	مُؤْمِنٍ
مُؤْمِنَة	مؤنث	مُؤْمِنَةٌ	مُؤْمِنَةً	مُؤْمِنَةٍ
كِتَاب	مذکر	كِتَابٌ	كِتَابًا	كِتَابٍ
قَلَم	مذکر	قَلَمٌ	قَلَمًا	قَلَمٍ
كُرْسِيّ	مذکر	كُرْسِيٌّ	كُرْسِيًّا	كُرْسِيٍّ
مِرْوَحَة	مؤنث	مِرْوَحَةٌ	مِرْوَحَةً	مِرْوَحَةٍ
مَسْجِد	مذکر	مَسْجِدٌ	مَسْجِدًا	مَسْجِدٍ
مَدْرَسَة	مؤنث	مَدْرَسَةٌ	مَدْرَسَةً	مَدْرَسَةٍ
سَمَاء	مؤنث	سَمَاءٌ	سَمَاءً	سَمَاءٍ
اَرْض	مؤنث	اَرْضٌ	اَرْضًا	اَرْضٍ
شَمْس	مؤنث	شَمْسٌ	شَمْسًا	شَمْسٍ
عَيْن	مؤنث	عَيْنٌ	عَيْنًا	عَيْنٍ

صفحہ نمبر (40)

مرفوع	منصوب	مجرور	مرفوع	منصوب	مجرور
مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمَيْنِ	كَافِرَانِ	كَافِرَيْنِ	كَافِرَيْنِ
مُؤْمِنَانِ	مُؤْمِنَيْنِ	مُؤْمِنَيْنِ	مُنَافِقَانِ	مُنَافِقَيْنِ	مُنَافِقَيْنِ
كِتَابَانِ	كِتَابَيْنِ	كِتَابَيْنِ	قَلَمَانِ	قَلَمَيْنِ	قَلَمَيْنِ
كُرْسِيَّانِ	كُرْسِيَّيْنِ	كُرْسِيَّيْنِ	اِمْرَءَتَانِ	اِمْرَءَتَيْنِ	اِمْرَءَتَيْنِ
أُخْتَانِ	أُخْتَيْنِ	أُخْتَيْنِ	عَابِدَتَانِ	عَابِدَتَيْنِ	عَابِدَتَيْنِ
عَيْنَانِ	عَيْنَيْنِ	عَيْنَيْنِ	شَفَتَانِ	شَفَتَيْنِ	شَفَتَيْنِ
رِجْلَانِ	رِجْلَيْنِ	رِجْلَيْنِ	يَدَانِ	يَدَيْنِ	يَدَيْنِ
أُذُنَانِ	أُذُنَيْنِ	أُذُنَيْنِ			

صفحہ نمبر (42)

مرفوع	منصوب	مجرور	مرفوع	منصوب	مجرور
عَابِدُوْنَ	عَابِدِيْنَ	عَابِدِيْنَ	حَافِظُوْنَ	حَافِظِيْنَ	حَافِظِيْنَ
صَائِمُوْنَ	صَائِمِيْنَ	صَائِمِيْنَ	ذَاكِرُوْنَ	ذَاكِرِيْنَ	ذَاكِرِيْنَ
مُشْرِكُوْنَ	مُشْرِكِيْنَ	مُشْرِكِيْنَ	مُفْسِدُوْنَ	مُفْسِدِيْنَ	مُفْسِدِيْنَ
مُصْلِحُوْنَ	مُصْلِحِيْنَ	مُصْلِحِيْنَ	مُنَافِقُوْنَ	مُنَافِقِيْنَ	مُنَافِقِيْنَ
فَاسِقُوْنَ	فَاسِقِيْنَ	فَاسِقِيْنَ	مُنْذِرُوْنَ	مُنْذِرِيْنَ	مُنْذِرِيْنَ
مُتَوَكِّلُوْنَ	مُتَوَكِّلِيْنَ	مُتَوَكِّلِيْنَ			

صفحہ نمبر(44)

اسماء	مرفوع	منصوب	مجرور	اسماء	مرفوع	منصوب	مجرور
مُؤْمِنَات	مُؤْمِنَاتٌ	مُؤْمِنَاتٍ	مُؤْمِنَاتٍ	عَابِدَات	عَابِدَاتٌ	عَابِدَاتٍ	عَابِدَاتٍ
صَائِمَات	صَائِمَاتٌ	صَائِمَاتٍ	صَائِمَاتٍ	ذَاكِرَات	ذَاكِرَاتٌ	ذَاكِرَاتٍ	ذَاكِرَاتٍ
طَالِبَات	طَالِبَاتٌ	طَالِبَاتٍ	طَالِبَاتٍ	كَافِرَات	كَافِرَاتٌ	كَافِرَاتٍ	كَافِرَاتٍ
صَادِقَات	صَادِقَاتٌ	صَادِقَاتٍ	صَادِقَاتٍ	كَاذِبَات	كَاذِبَاتٌ	كَاذِبَاتٍ	كَاذِبَاتٍ
صَالِحَات	صَالِحَاتٌ	صَالِحَاتٍ	صَالِحَاتٍ	خَاشِعَات	خَاشِعَاتٌ	خَاشِعَاتٍ	خَاشِعَاتٍ
جَنَّات	جَنَّاتٌ	جَنَّاتٍ	جَنَّاتٍ	اٰيَات	اٰيَاتٌ	اٰيَاتٍ	اٰيَاتٍ
حُجُرَات	حُجُرَاتٌ	حُجُرَاتٍ	حُجُرَاتٍ	غُرُفَات	غُرُفَاتٌ	غُرُفَاتٍ	غُرُفَاتٍ
خُطُوَات	خُطُوَاتٌ	خُطُوَاتٍ	خُطُوَاتٍ				

صفحہ نمبر(46)

اسماء	مرفوع	منصوب	مجرور	اسماء	مرفوع	منصوب	مجرور
اَوْلَاد	اَوْلَادٌ	اَوْلَادًا	اَوْلَادٍ	كُتُب	كُتُبٌ	كُتُبًا	كُتُبٍ
رُسُل	رُسُلٌ	رُسُلًا	رُسُلٍ	قُلُوْب	قُلُوْبٌ	قُلُوْبًا	قُلُوْبٍ
وُجُوْه	وُجُوْهٌ	وُجُوْهًا	وُجُوْهٍ	اَقْلَام	اَقْلَامٌ	اَقْلَامًا	اَقْلَامٍ
اٰذَان	اٰذَانٌ	اٰذَانًا	اٰذَانٍ	اَعْيُن	اَعْيُنٌ	اَعْيُنًا	اَعْيُنٍ
عُيُوْن	عُيُوْنٌ	عُيُوْنًا	عُيُوْنٍ	اَلْسِنَة	اَلْسِنَةٌ	اَلْسِنَةً	اَلْسِنَةٍ
اَمْرَاض	اَمْرَاضٌ	اَمْرَاضًا	اَمْرَاضٍ	بُيُوْت	بُيُوْتٌ	بُيُوْتًا	بُيُوْتٍ
اَذْكَار	اَذْكَارٌ	اَذْكَارًا	اَذْكَارٍ	اَبْوَاب	اَبْوَابٌ	اَبْوَابًا	اَبْوَابٍ
حُرُوْف	حُرُوْفٌ	حُرُوْفًا	حُرُوْفٍ				

صفحہ نمبر(48)

اسماء	مرفوع	منصوب	مجرور	اسماء	مرفوع	منصوب	مجرور
وَلَدٌ	اَلْوَلَدُ	اَلْوَلَدَ	اَلْوَلَدِ	بِنْتٌ	اَلْبِنْتُ	اَلْبِنْتَ	اَلْبِنْتِ
كِتَابٌ	اَلْكِتَابُ	اَلْكِتَابَ	اَلْكِتَابِ	قَلَمٌ	اَلْقَلَمُ	اَلْقَلَمَ	اَلْقَلَمِ
كُتُبٌ	اَلْكُتُبُ	اَلْكُتُبَ	اَلْكُتُبِ	رُسُلٌ	اَلرُّسُلُ	اَلرُّسُلَ	اَلرُّسُلِ
مُسْلِمَاتٌ	اَلْمُسْلِمَاتُ	اَلْمُسْلِمَاتِ	اَلْمُسْلِمَاتِ	سَمٰوٰتٌ	اَلسَّمٰوٰتُ	اَلسَّمٰوٰتِ	اَلسَّمٰوٰتِ
اٰيَاتٌ	اَلْاٰيَاتُ	اَلْاٰيَاتِ	اَلْاٰيَاتِ	جَنَّاتٌ	اَلْجَنَّاتُ	اَلْجَنَّاتِ	اَلْجَنَّاتِ
بَنَاتٌ	اَلْبَنَاتُ	اَلْبَنَاتِ	اَلْبَنَاتِ	صَادِقَاتٌ	اَلصَّادِقَاتُ	اَلصَّادِقَاتِ	اَلصَّادِقَاتِ
قُلُوْبٌ	اَلْقُلُوْبُ	اَلْقُلُوْبَ	اَلْقُلُوْبِ	كُفَّارٌ	اَلْكُفَّارُ	اَلْكُفَّارَ	اَلْكُفَّارِ
طُلَّابٌ	اَلطُّلَّابُ	اَلطُّلَّابَ	اَلطُّلَّابِ				

صفحہ نمبر(50)

غیر منصرف اسماء	حالت رفع	حالت نصب	حالت جر	غیر منصرف اسماء	حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
اٰدَم	اٰدَمُ	اٰدَمَ	اٰدَمَ	اِسْحٰق	اِسْحٰقُ	اِسْحٰقَ	اِسْحٰقَ
يَعْقُوْب	يَعْقُوْبُ	يَعْقُوْبَ	يَعْقُوْبَ	عَائِشَة	عَائِشَةُ	عَائِشَةَ	عَائِشَةَ
مَرْيَم	مَرْيَمُ	مَرْيَمَ	مَرْيَمَ	طَلْحَة	طَلْحَةُ	طَلْحَةَ	طَلْحَةَ
عَدْنَان	عَدْنَانُ	عَدْنَانَ	عَدْنَانَ	مِصْر	مِصْرُ	مِصْرَ	مِصْرَ
هَارُوْت	هَارُوْتُ	هَارُوْتَ	هَارُوْتَ				

صفحہ نمبر (54)

ہاشم ایک ڈاکٹر ہے۔	هَاشِمٌ طَبِيْبٌ	عابد ایک انجینئر ہے۔	عَابِدٌ مُهَنْدِسٌ
ناصر ایک طالب علم ہے۔	نَاصِرٌ طَالِبٌ	مجاہد محنتی ہے۔	مُجَاهِدٌ مُجْتَهِدٌ
خالد لمبا ہے۔	خَالِدٌ طَوِيْلٌ	زاہد چھوٹے قد والا ہے۔	زَاهِدٌ قَصِيْرٌ
منصور خوبصورت ہے۔	مَنْصُوْرٌ جَمِيْلٌ	شاہد کھڑا ہوا ہے۔	شَاهِدٌ قَائِمٌ
مظہر بیٹھا ہوا ہے۔	مَظْهَرٌ جَالِسٌ	ساجد بیمار ہے	سَاجِدٌ مَرِيْضٌ

صفحہ نمبر (56)

ہاشم ایک ڈاکٹر ہے۔	هَاشِمٌ طَبِيْبٌ	فاطمہ ایک ڈاکٹر ہے۔	فَاطِمَةُ طَبِيْبَةٌ
زینب ایک انجینئر ہے	زَيْنَبُ مُهَنْدِسَةٌ	خالدہ ایک طالبہ ہے	خَالِدَةُ طَالِبَةٌ
عائشہ محنتی ہے	عَائِشَةُ مُجْتَهِدَةٌ	زاہدہ لمبی ہے	زَاهِدَةُ طَوِيْلَةٌ
لائبہ چھوٹے قد والی ہے	لَائِبَةُ قَصِيْرَةٌ	زمین خوبصورت ہے	نَرْمِيْنُ جَمِيْلَةٌ
شاہدہ کھڑی ہوئی ہے۔	شَاهِدَةُ قَائِمَةٌ	اُمامہ بیٹھی ہوئی ہے	أُمَامَةُ جَالِسَةٌ
مریم بیمار ہے	مَرْيَمُ مَرِيْضَةٌ		

صفحہ نمبر (57)

ہاشم اور عابد ڈاکٹر ہیں	هَاشِمٌ وَعَابِدٌ طَبِيْبَانِ	ناصر اور مجاہد محنتی ہے	نَاصِرٌ وَمُجَاهِدٌ مُجْتَهِدَانِ
خالد اور زید طالب علم ہیں	خَالِدٌ وَزَيْدٌ طَالِبَانِ	منصور اور شاہد کھڑے ہیں	مَنْصُوْرٌ وَشَاهِدٌ قَائِمَانِ
مظہر اور ساجد بیٹھے ہوئے ہیں	مَظْهَرٌ وَسَاجِدٌ جَالِسَانِ		

صفحہ نمبر (57)

مریم اور زینب نیک ہیں۔	مَرْيَمُ وَزَيْنَبُ صَالِحَتَانِ
فاطمہ اور عائشہ سچی ہیں۔	فَاطِمَةُ وَعَائِشَةُ صَادِقَتَانِ
حفصہ اور رقیہ استانیاں ہیں۔	حَفْصَةُ وَرُقَيَّةُ أُسْتَاذَتَانِ
عابدہ اور شاہدہ طالبات ہیں۔	عَابِدَةُ وَشَاهِدَةُ طَالِبَتَانِ
ناصرہ اور صائمہ محنتی ہیں۔	نَاصِرَةُ وَصَائِمَةُ مُجْتَهِدَتَانِ

صفحہ نمبر (58)

زید، حامد اور محمود نیک ہیں۔	زَيْدٌ وَحَامِدٌ وَمَحْمُوْدٌ صَالِحُوْنَ
کاشف، اسد اور عمرو انجینئر ہیں۔	كَاشِفٌ وَأَسَدٌ وَعَمْرٌو مُهَنْدِسُوْنَ
ساجد، عابد اور خالد طالب علم ہیں۔	سَاجِدٌ وَعَابِدٌ وَخَالِدٌ طُلَّابٌ
ساجدہ، عابدہ اور خالدہ طالبات ہیں۔	سَاجِدَةٌ وَعَابِدَةٌ وَخَالِدَةٌ طَالِبَاتٌ
مریم، زینب اور سعد ڈاکٹر ہیں۔	مَرْيَمُ وَزَيْنَبُ وَسَعْدٌ أَطِبَّاءُ
فاطمہ، عائشہ اور رقیہ نیک ہیں۔	فَاطِمَةُ وَعَائِشَةُ وَرُقَيَّةُ صَالِحَاتٌ

صفحہ نمبر (59)

آدمی سچا ہے۔	اَلرَّجُلُ صَادِقٌ	عورت سچی ہے۔	اَلْاِمْرَءَةُ صَادِقَةٌ
طالب علم محنتی ہے۔	اَلطَّالِبُ مُجْتَهِدٌ	طالبہ ذہین ہے۔	اَلطَّالِبَةُ ذَكِيَّةٌ
دروازہ کھلا ہوا ہے۔	اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ	کھڑکی بند ہے۔	اَلنَّافِذَةُ مُغْلَقَةٌ
پانی ٹھنڈا ہے۔	اَلْمَاءُ بَارِدٌ	چائے گرم ہے۔	اَلشَّايُ حَارٌّ
دودھ مفید ہے۔	اَلْحَلِيْبُ مُفِيْدٌ	علم نفع دینے والا ہے۔	اَلْعِلْمُ نَافِعٌ
موسم گرم ہے۔	اَلْجَوُّ حَارٌّ	گاڑی قیمتی ہے۔	اَلسَّيَّارَةُ ثَمِيْنَةٌ
گھڑی خوبصورت ہے۔	اَلسَّاعَةُ جَمِيْلَةٌ	کرسی نئی ہے۔	اَلْكُرْسِيُّ جَدِيْدٌ
دیوار پرانی ہے۔	اَلْجِدَارُ قَدِيْمٌ		

صفحہ نمبر (60)

اَلطَّالِبُ جَالِسٌ	اَلطَّالِبَانِ جَالِسَانِ	اَلطُّلَّابُ جَالِسُوْنَ
اَلْمُؤْمِنُ صَادِقٌ	اَلْمُؤْمِنَانِ صَادِقَانِ	اَلْمُؤْمِنُوْنَ صَادِقُوْنَ
اَلْمُنَافِقُ كَاذِبٌ	اَلْمُنَافِقَانِ كَاذِبَانِ	اَلْمُنَافِقُوْنَ كَاذِبُوْنَ
اَلرَّجُلُ مُسْلِمٌ	اَلرَّجُلَانِ مُسْلِمَانِ	اَلرِّجَالُ مُسْلِمُوْنَ
اَلْوَلَدُ حَاضِرٌ	اَلْوَلَدَانِ حَاضِرَانِ	اَلْاَوْلَادُ حَاضِرُوْنَ

اَلطَّالِبَةُ قَائِمَةٌ	اَلطَّالِبَتَانِ قَائِمَتَانِ	اَلطَّالِبَاتُ قَائِمَاتٌ
اَلْمُنَافِقَةُ خَائِفَةٌ	اَلْمُنَافِقَتَانِ خَائِفَتَانِ	اَلْمُنَافِقَاتُ خَائِفَاتٌ
اَلْمَرْءَةُ ضَاحِكَةٌ	اَلْمَرْءَتَانِ ضَاحِكَتَانِ	اَلنِّسَاءُ ضَاحِكَاتٌ
اَلْبِنْتُ بَاكِيَةٌ	اَلْبِنْتَانِ بَاكِيَتَانِ	اَلْبَنَاتُ بَاكِيَاتٌ

صفحہ نمبر (60)

اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ	اَلْبَابَانِ مَفْتُوْحَانِ	اَلْاَبْوَابُ مَفْتُوْحَةٌ
اَلْكِتَابُ جَدِيْدٌ	اَلْكِتَابَانِ جَدِيْدَانِ	اَلْكُتُبُ جَدِيْدَةٌ
اَلْكُرْسِيُّ مَكْسُوْرٌ	اَلْكُرْسِيَّانِ مَكْسُوْرَانِ	اَلْكَرَاسِيُّ مَكْسُوْرَةٌ
اَلْغُرْفَةُ نَظِيْفَةٌ	اَلْغُرْفَتَانِ نَظِيْفَتَانِ	اَلْغُرَفُ نَظِيْفَةٌ
اَلسَّيَّارَةُ جَمِيْلَةٌ	اَلسَّيَّارَتَانِ جَمِيْلَتَانِ	اَلسَّيَّارَاتُ جَمِيْلَةٌ
اَلسَّاعَةُ كَبِيْرَةٌ	اَلسَّاعَتَانِ كَبِيْرَتَانِ	اَلسَّاعَاتُ كَبِيْرَةٌ

صفحہ نمبر (62)

یہ طالب علم ہے	هٰذَا طَالِبٌ	وہ طالبہ ہے	تِلْكَ طَالِبَةٌ
یہ دو کتابیں ہیں	هٰذَانِ كِتَابَانِ	وہ دو پرندے ہیں	ذَانِكَ طَائِرَانِ
وہ اساتذہ ہیں	أُولٰٓئِكَ اَسَاتِذَةٌ	یہ دو کرسیاں ہیں	هٰذَانِ كُرْسِيَّانِ
وہ دو میزیں ہیں	ذَانِكَ مَكْتَبَانِ	یہ مسجد ہے	هٰذَا مَسْجِدٌ
وہ مدرسہ ہے	تِلْكَ مَدْرَسَةٌ	یہ ڈاکٹر ہیں	هٰؤُلَاءِ طَبِيْبُوْنَ
وہ لیڈی ڈاکٹر ہیں	أُولٰٓئِكَ طَبِيْبَاتٌ		

صفحہ نمبر(63)

هٰذَا مُسْلِمٌ	هٰذَانِ مُسْلِمَانِ	هٰٓؤُلَاۤءِ مُسْلِمُوْنَ
هٰذِهٖ مُسْلِمَةٌ	هَاتَانِ مُسْلِمَتَانِ	هٰٓؤُلَاۤءِ مُسْلِمَاتٌ
ذٰلِكَ مُهَنْدِسٌ	ذَانِكَ مُهَنْدِسَانِ	اُولٰٓئِكَ مُهَنْدِسُوْنَ
تِلْكَ مُهَنْدِسَةٌ	تَانِكَ مُهَنْدِسَتَانِ	اُولٰٓئِكَ مُهَنْدِسَاتٌ
هٰذَا كِتَابٌ	هٰذَانِ كِتَابَانِ	هٰذِهٖ كُتُبٌ
هٰذَا قَلَمٌ	هٰذَانِ قَلَمَانِ	هٰذِهٖ اَقْلَامٌ
هٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ	هَاتَانِ كُرَّاسَتَانِ	هٰذِهٖ كُرَّاسَاتٌ
ذٰلِكَ بَابٌ	ذَانِكَ بَابَانِ	تِلْكَ اَبْوَابٌ
تِلْكَ سَاعَةٌ	تَانِكَ سَاعَتَانِ	تِلْكَ سَاعَاتٌ
هٰذَا حِمَارٌ	هٰذَانِ حِمَارَانِ	هٰذِهٖ حُمُرٌ
هٰذِهٖ نَاقَةٌ	هَاتَانِ نَاقَتَانِ	هٰذِهٖ نُوْقٌ
ذٰلِكَ جَبَلٌ	ذَانِكَ جَبَلَانِ	تِلْكَ جِبَالٌ
تِلْكَ سَيَّارَةٌ	تَانِكَ سَيَّارَتَانِ	تِلْكَ سَيَّارَاتٌ
هٰذَا سَرِيْرٌ	هٰذَانِ سَرِيْرَانِ	هٰذِهٖ سُرُرٌ
هٰذِهٖ دَرَّاجَةٌ	هَاتَانِ دَرَّاجَتَانِ	هٰذِهٖ دَرَّاجَاتٌ

صفحہ نمبر (66)

هُوَ مُسْلِمٌ	هُمَا مُسْلِمَانِ	هُمْ مُسْلِمُوْنَ
هِيَ مُسْلِمَةٌ	هُمَا مُسْلِمَتَانِ	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ
اَنْتَ مُسْلِمٌ	اَنْتُمَا مُسْلِمَانِ	اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ
اَنْتِ مُسْلِمَةٌ	اَنْتُمَا مُسْلِمَتَانِ	اَنْتُنَّ مُسْلِمَاتٌ
اَنَا مُسْلِمٌ	نَحْنُ مُسْلِمَانِ	نَحْنُ مُسْلِمُوْنَ
اَنَا مُسْلِمَةٌ	نَحْنُ مُسْلِمَتَانِ	نَحْنُ مُسْلِمَاتٌ

صَادِقٌ

هُوَ صَادِقٌ	هُمَا صَادِقَانِ	هُمْ صَادِقُوْنَ
هِيَ صَادِقَةٌ	هُمَا صَادِقَتَانِ	هُنَّ صَادِقَاتٌ
اَنْتَ صَادِقٌ	اَنْتُمَا صَادِقَانِ	اَنْتُمْ صَادِقُوْنَ
اَنْتِ صَادِقَةٌ	اَنْتُمَا صَادِقَتَانِ	اَنْتُنَّ صَادِقَاتٌ
اَنَا صَادِقٌ	نَحْنُ صَادِقَانِ	نَحْنُ صَادِقُوْنَ
اَنَا صَادِقَةٌ	نَحْنُ صَادِقَتَانِ	نَحْنُ صَادِقَاتٌ

صَالِحٌ

هُوَ صَالِحٌ	هُمَا صَالِحَانِ	هُمْ صَالِحُوْنَ
هِيَ صَالِحَةٌ	هُمَا صَالِحَتَانِ	هُنَّ صَالِحَاتٌ
اَنْتَ صَالِحٌ	اَنْتُمَا صَالِحَانِ	اَنْتُمْ صَالِحُوْنَ
اَنْتِ صَالِحَةٌ	اَنْتُمَا صَالِحَتَانِ	اَنْتُنَّ صَالِحَاتٌ
اَنَا صَالِحٌ	نَحْنُ صَالِحَانِ	نَحْنُ صَالِحُوْنَ
اَنَا صَالِحَةٌ	نَحْنُ صَالِحَتَانِ	نَحْنُ صَالِحَاتٌ

قَائِمٌ

هُوَ قَائِمٌ	هُمَا قَائِمَانِ	هُمْ قَائِمُوْنَ
هِيَ قَائِمَةٌ	هُمَا قَائِمَتَانِ	هُنَّ قَائِمَاتٌ
اَنْتَ قَائِمٌ	اَنْتُمَا قَائِمَانِ	اَنْتُمْ قَائِمُوْنَ
اَنْتِ قَائِمَةٌ	اَنْتُمَا قَائِمَتَانِ	اَنْتُنَّ قَائِمَاتٌ
اَنَا قَائِمٌ	نَحْنُ قَائِمَانِ	نَحْنُ قَائِمُوْنَ
اَنَا قَائِمَةٌ	نَحْنُ قَائِمَتَانِ	نَحْنُ قَائِمَاتٌ

جَالِسٌ

هُوَ جَالِسٌ	هُمَا جَالِسَانِ	هُمْ جَالِسُوْنَ
هِيَ جَالِسَةٌ	هُمَا جَالِسَتَانِ	هُنَّ جَالِسَاتٌ
اَنْتَ جَالِسٌ	اَنْتُمَا جَالِسَانِ	اَنْتُمْ جَالِسُوْنَ
اَنْتِ جَالِسَةٌ	اَنْتُمَا جَالِسَتَانِ	اَنْتُنَّ جَالِسَاتٌ
اَنَا جَالِسٌ	نَحْنُ جَالِسَانِ	نَحْنُ جَالِسُوْنَ
اَنَا جَالِسَةٌ	نَحْنُ جَالِسَتَانِ	نَحْنُ جَالِسَاتٌ

بَاكِسْتَانِيٌّ

هُوَ بَاكِسْتَانِيٌّ	هُمَا بَاكِسْتَانِيَّانِ	هُمْ بَاكِسْتَانِيُّوْنَ
هِيَ بَاكِسْتَانِيَّةٌ	هُمَا بَاكِسْتَانِيَّتَانِ	هُنَّ بَاكِسْتَانِيَّاتٌ
اَنْتَ بَاكِسْتَانِيٌّ	اَنْتُمَا بَاكِسْتَانِيَّانِ	اَنْتُمْ بَاكِسْتَانِيُّوْنَ
اَنْتِ بَاكِسْتَانِيَّةٌ	اَنْتُمَا بَاكِسْتَانِيَّتَانِ	اَنْتُنَّ بَاكِسْتَانِيَّاتٌ
اَنَا بَاكِسْتَانِيٌّ	نَحْنُ بَاكِسْتَانِيَّانِ	نَحْنُ بَاكِسْتَانِيُّوْنَ
اَنَا بَاكِسْتَانِيَّةٌ	نَحْنُ بَاكِسْتَانِيَّتَانِ	نَحْنُ بَاكِسْتَانِيَّاتٌ

صفحہ نمبر (67)

اَلْمُسْلِمُ صَادِقٌ	هُوَ صَادِقٌ	اَلْمُسْلِمَانِ صَادِقَانِ	هُمَا صَادِقَانِ
اَلْمُسْلِمُوْنَ صَادِقُوْنَ	هُمْ صَادِقُوْنَ	اَلطَّالِبَةُ مُجْتَهِدَةٌ	هِيَ مُجْتَهِدَةٌ
اَلطَّالِبَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ	هُمَا مُجْتَهِدَتَانِ	اَلطَّالِبَاتُ مُجْتَهِدَاتٌ	هُنَّ مُجْتَهِدَاتٌ
اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ	هُوَ مَفْتُوْحٌ	اَلْبَابَانِ مَفْتُوْحَانِ	هُمَا مَفْتُوْحَانِ
اَلْاَبْوَابُ مَفْتُوْحَةٌ	هِيَ مَفْتُوْحَةٌ	اَلنَّافِذَةُ مَفْتُوْحَةٌ	هِيَ مَفْتُوْحَةٌ
اَلنَّافِذَتَانِ مَفْتُوْحَتَانِ	هُمَا مَفْتُوْحَتَانِ	اَلنَّوَافِذُ مَفْتُوْحَةٌ	هِيَ مَفْتُوْحَةٌ
اَلْكُتُبُ مُفِيْدَةٌ	هِيَ مُفِيْدَةٌ	اَلسُّرُرُ جَدِيْدَةٌ	هِيَ جَدِيْدَةٌ

صفحہ نمبر (70)

نیک آدمی	اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ	اچھا لڑکا	اَلْوَلَدُ الْحَسَنُ
حکمت والا قرآن	اَلْقُرْآنُ الْحَكِيْمُ	سیدھا راستہ	اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ
(ایک) عادل حکمران	إِمَامٌ عَادِلٌ	(ایک) طویل جنگ	حَرْبٌ طَوِيْلَةٌ
دو نیک استاد	اَلْاُسْتَاذَانِ الصَّالِحَانِ	دو محنتی استانیاں	اَلْاُسْتَاذَتَانِ الْمُجْتَهِدَتَانِ
دو نئی گاڑیاں	اَلسَّيَّارَتَانِ الْجَدِيْدَتَانِ	دو پرانی کتابیں	اَلْكِتَابَانِ الْقَدِيْمَانِ
نیک عورتیں	اَلنِّسَاءُ الصَّالِحَاتُ	لمبے آدمی	اَلرِّجَالُ الطَّوِيْلُوْنَ / الطِّوَالُ
(ایک) زرد گائے	بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ	(ایک) نیلا رومال	مِنْدِيْلٌ أَزْرَقُ
کھلی کھڑکیاں (نَوَافِذُ)	اَلنَّوَافِذُ الْمَفْتُوْحَةُ	بند دروازے (مُغْلَق)	اَلْاَبْوَابُ الْمُغْلَقَةُ
خوبصورت گھڑیاں	اَلسَّاعَاتُ الْجَمِيْلَةُ	ایسا علم جو نفع دینے والا ہو	عِلْمٌ نَافِعٌ
ایسا عمل جو مقبول ہو	عَمَلٌ مُتَقَبَّلٌ	ایسا رزق جو پاک ہو	رِزْقٌ طَيِّبٌ

صفحہ نمبر (70)

يَوْمٌ عَظِيْمٌ	اَلرَّجُلَانِ الصَّالِحَانِ
شَيْءٌ عَجِيْبٌ	اِمْرَءَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ
قَلْبٌ مُطْمَئِنٌّ	نِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ
اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	اَبْوَابٌ مَفْتُوحَةٌ
اَلْاَرْضُ الْمُقَدَّسَةُ	اٰيَتٌ بَيِّنَةٌ

صفحہ نمبر (72)

یہ آدمی	هٰذَا الرَّجُلُ	وہ لڑکا	ذٰلِكَ الْوَلَدُ
یہ دو معلم	هٰذَانِ الْمُعَلِّمَانِ	وہ دو معلمات	تَانِكَ الْمُعَلِّمَتَانِ
یہ لڑکے	هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ	وہ عورتیں	اُولٰٓئِكَ النِّسَاءُ
یہ کتاب	هٰذَا الْكِتَابُ	وہ کھڑکیاں	تِلْكَ النَّوَافِذُ
یہ کتابیں	هٰذِهِ الْكُتُبُ	یہ شہر	هٰذَا الْبَلَدُ
وہ نیک لڑکا	ذٰلِكَ الْوَلَدُ الصَّالِحُ	وہ اونچے پہاڑ	تِلْكَ الْجِبَالُ الشَّامِخَةُ
یہ امن والا شہر	هٰذَا الْبَلَدُ الْاَمِيْنُ	یہ دنیاوی زندگی	هٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

صفحہ نمبر (72)

هٰذَا	اَلْجِدَارُ	هٰٓؤُلَآءِ	اَلْمُسْلِمُوْنَ
هٰذَا	اَلْكَلْبُ	هٰذِهٖ	اَلْاَبْوَابُ
هٰذِهٖ	اَلسَّيَّارَةُ	هٰٓؤُلَآءِ	اَلْبَنَاتُ
هَاتَانِ	اَلْغُرْفَتَانِ	هٰذِهٖ	اَلسُّرُرُ
هٰذَانِ	اَلدَّرْسَانِ	هٰذَا	اَلْبَلَدُ الْاَمِيْنُ

صفحہ نمبر (72)

ذٰلِكَ	اَلطَّالِبُ	تِلْكَ	اَلْبِنْتُ
اُولٰٓئِكَ	اَلطُّلَّابُ	تَانِكَ	اَلسَّيَّارَتَانِ
تِلْكَ	اَلنُّجُوْمُ	اُولٰٓئِكَ	اَلْمُدَرِّسَاتُ
ذٰلِكَ	اَلْمَسْجِدُ	تِلْكَ	اَلدَّارُ
تِلْكَ	اَلْمَدْرَسَةُ	تِلْكَ	اَلْبُيُوْتُ

صفحہ نمبر (75)

اللہ کا گھر	بَيْتُ اللّٰهِ	اللہ کی کتاب	كِتَابُ اللّٰهِ
اللہ کا بندہ	عَبْدُ اللّٰهِ	اللہ کی مدد	نَصْرُ اللّٰهِ
نماز کا قائم کرنے والا	مُقِيْمُ الصَّلٰوةِ	جمعہ کا دن	يَوْمُ الْجُمُعَةِ
غیب کا جاننے والا	عَالِمُ الْغَيْبِ	مومن کی معراج	مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ
مومن کی جیل	سِجْنُ الْمُؤْمِنِ	کافر کی جنت	جَنَّةُ الْكَافِرِ
کسی راستے کا پار کرنے والا	عَابِرُ سَبِيْلٍ	لڑکے کی دو کتابیں	كِتَابَا الْوَلَدِ
زید کے دو گھر	بَيْتَا زَيْدٍ	مسلمانوں کا گھر	بَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ
تمام جہانوں کا رب	رَبُّ الْعَالَمِيْنَ	تمام انسانوں کا بادشاہ	مَلِكُ النَّاسِ

اللہ کی نشانیاں	شَعَآئِرُ اللّٰهِ	اللہ کا رسول	رَسُوْلُ اللّٰهِ
اللہ کی نعمت	نِعْمَةُ اللّٰهِ	فجر کی نماز	صَلٰوةُ الْفَجْرِ
دین کا ستون	عِمَادُ الدِّيْنِ	دنیا کی محبت	حُبُّ الدُّنْيَا
دو لڑکوں کی کتاب	كِتَابُ الْوَلَدَيْنِ	مدینے کے مسلمان	مُسْلِمُو الْمَدِيْنَةِ
مسجد کے دروازے	اَبْوَابُ الْمَسْجِدِ	کمرے کی کھڑکیاں	نَوَافِذُ الْغُرْفَةِ

صفحہ نمبر (80)

اُس کا رسول	رَسُوْلُهٗ	اُس کا بندہ	عَبْدُهٗ
اس کا مال	مَالُهٗ	ان دونوں کا گھر	بَيْتُهُمَا
اس کے دونوں ہاتھ	يَدَاهُ	اُن سب کے اعمال	اَعْمَالُهُمْ
تمہارا دین	دِيْنُكَ	تمہارا حال	حَالُكَ
تم دونوں کا رب	رَبُّكُمَا	تمہاری اولاد	اَوْلَادُكُمْ
ہمارے اعمال	اَعْمَالُنَا	میری قمیض	قَمِيْصِيْ
میرا جینا مَحْيَا	مَحْيَايَ	میرا مرنا مَمَاتٌ	مَمَاتِيْ
میرا رب	رَبِّيْ	میری گاڑی	سَيَّارَتِيْ
ہمارا گھر	بَيْتُنَا	ہمارا رب	رَبُّنَا
تم سب (مؤنث) کے گھر	بُيُوْتُكُنَّ	تم سب کی مائیں	اُمَّهَاتُكُمْ

صفحہ نمبر (81)

بَيْتُ زَيْدٍ	بَيْتُهٗ	بَابُ الْمَسْجِدِ	بَابُهٗ
كِتَابُ حَامِدٍ وَمَحْمُوْدٍ	كِتَابُهُمَا	بَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ	بَيْتُهُمْ
اٰيٰتُ اللّٰهِ	اٰيٰتُهٗ	اَبْوَابُ الْمَسَاجِدِ	اَبْوَابُهَا
بَيْتُ حَامِدٍ وَزَيْنَبَ وَمَرْيَمَ	بَيْتُهُمْ	خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	خَزَائِنُهُمَا
سَيَّارَةُ فَاطِمَةَ	سَيَّارَتُهَا	بَابُ الْمَدْرَسَةِ	بَابُهَا
قَلَمُ زَيْنَبَ وَمَرْيَمَ	قَلَمُهُمَا	مَدْرَسَةُ الْبَنَاتِ	مَدْرَسَتُهُنَّ
تِلَاوَةُ الْاٰيٰتِ	تِلَاوَتُهَا	مَفَاتِيْحُ الْاَبْوَابِ	مَفَاتِيْحُهَا
اَعْمَالُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ	اَعْمَالُهُمْ		

صفحہ نمبر (83)

اللہ کے رسول کی دعا	دُعَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ	اللہ کے فضل کی علامت	عَلَامَةُ فَضْلِ اللّٰهِ
موت کی یاد کی کثرت	كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ	بدلے کے دن کا مالک	مَالِكُ يَوْمِ الدِّيْنِ
اللہ کے رسول کی اطاعت	اِطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ	آدم کے بیٹے کے دونوں قدم	قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ
ابولہب کے دونوں ہاتھ	يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ	زید کے گھر کے کمرے کی چابی	مِفْتَاحُ غُرْفَةِ بَيْتِ زَيْدٍ
اللہ کے رسول کی بیٹی کی دعا	دُعَاءُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ	مدینہ کے مسلمانوں کے گھر	بُيُوْتُ مُسْلِمِي الْمَدِيْنَةِ

صفحہ نمبر (88)

		واحد	مثنّٰی	جمع
3rd Person	مذکر	عَنْهُ	عَنْهُمَا	عَنْهُمْ
	مؤنث	عَنْهَا	عَنْهُمَا	عَنْهُنَّ
2nd Person	مذکر	عَنْكَ	عَنْكُمَا	عَنْكُمْ
	مؤنث	عَنْكِ	عَنْكُمَا	عَنْكُنَّ
1st Person	مذکر مؤنث	عَنِّيْ	عَنَّا	

صفحہ نمبر (89)

		واحد	مثنّٰی	جمع
3rd Person	مذکر	عَلَيْهِ	عَلَيْهِمَا	عَلَيْهِمْ
	مؤنث	عَلَيْهَا	عَلَيْهِمَا	عَلَيْهِنَّ
2nd Person	مذکر	عَلَيْكَ	عَلَيْكُمَا	عَلَيْكُمْ
	مؤنث	عَلَيْكِ	عَلَيْكُمَا	عَلَيْكُنَّ
1st Person	مذکر مؤنث	عَلَيَّ	عَلَيْنَا	

صفحہ نمبر (91)

زید نیک لڑکا ہے	زَيْدٌ وَلَدٌ صَالِحٌ	محمد اللہ کے رسول ہیں	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
نماز دین کا ستون ہے	اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ	دنیا مومن کی قید اور کافر کی جنت ہے	اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ
اللہ تمام انسانوں کا رب ہے	اَللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ	اللہ بدلے کے دن کا مالک ہے	اَللّٰهُ مَالِكُ يَوْمِ الدِّيْنِ
یہ کتاب نئی ہے	هٰذَا الْكِتَابُ جَدِيْدٌ	یہ زید کے بیٹے ہیں	هٰؤُلَآءِ اَوْلَادُ زَيْدٍ
حامد کا بھائی سچا ہے	اَخُوْ حَامِدٍ صَادِقٌ	اللہ متقیوں کا ولی ہے	اَللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ
نماز مومن کی معراج ہے	اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ	دعا عبادت کا مغز ہے	اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ
دنیا آخرت کی کھیتی ہے	اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ	اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے	اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللہ تمام جہانوں کا مالک ہے	اَللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ	وہ پنکھا پرانا ہے	تِلْكَ الْمِرْوَحَةُ قَدِيْمَةٌ
یہ دونوں زید کے لڑکے ہیں	هٰذَانِ وَلَدَا زَيْدٍ		

صفحہ نمبر (92)

اَللّٰهُ رَبُّنَا۔ هُوَ خَالِقُنَا۔ نَحْنُ عِبَادُهٗ۔ نَحْنُ مُسْلِمُوْنَ۔ اَلْاِسْلَامُ دِيْنُنَا۔ مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا۔
هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ رضی اللہ عنہا بِنْتَاهُ۔ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہ حَمْوَاهُ۔ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ خَتَنَاهُ

صفحہ نمبر (94)

قرآن تمام انسانوں کے لیے ہدایت ہے۔	اَلْقُرْاٰنُ هِدَايَةٌ لِّلنَّاسِ
یہ کتاب متقیوں کے لیے ہدایت ہے۔	هٰذَا الْكِتَابُ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ
مرد عورتوں پر قوام ہیں۔	اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ
نماز نیند سے بہتر ہے۔	اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
محسن خیر سے قریب اور شر سے دور ہوتا ہے۔	اَلْمُحْسِنُ قَرِيْبٌ مِّنَ الْخَيْرِ وَبَعِيْدٌ مِّنَ الشَّرِّ

صفحہ نمبر (97)

اَللّٰهُ غَفُوْرٌ	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
اَلرَّجُلَانِ صَالِحَانِ	اِنَّ الرَّجُلَيْنِ صَالِحَانِ
اَلْمُعَلِّمُوْنَ مُجْتَهِدُوْنَ	اِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ مُجْتَهِدُوْنَ
اَلْبِنْتَانِ صَادِقَتَانِ	اِنَّ الْبِنْتَيْنِ صَادِقَتَانِ
اَلنِّسَآءُ مُؤْمِنَاتٌ	اِنَّ النِّسَاءَ مُؤْمِنَاتٌ
هُوَ صَادِقٌ	اِنَّهٗ صَادِقٌ
هُمْ كَاذِبُوْنَ	اِنَّهُمْ كَاذِبُوْنَ
هِيَ مُجْتَهِدَةٌ	اِنَّهَا مُجْتَهِدَةٌ
اَنْتَ اَمِيْنٌ	اِنَّكَ اَمِيْنٌ

اَنْتِ مِنَ الْخَاطِئِيْنَ	اِنَّكِ مِنَ الْخَاطِئِيْنَ
اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ	اِنَّكُمْ جَاهِلُوْنَ
اَنَا مُسْلِمٌ	اِنِّيْ مُسْلِمٌ
نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ	اِنَّنَا عِبَادُ اللّٰهِ
فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ	اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً
لِيْ جَارَانِ	اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ
صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ	اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ
خَيْرُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ	اِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ
لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةٌ	اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً

صفحہ نمبر (98)

علم نفع دینے والا ہے	اَلْعِلْمُ نَافِعٌ
یقیناً علم نفع دینے والا ہے	اِنَّ الْعِلْمَ نَافِعٌ
اللہ کی مدد قریب ہے	نَصْرُ اللّٰهِ قَرِيْبٌ
بیشک اللہ کی مدد قریب ہے	اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ
تیرے رب کی پکڑ سخت ہے	بَطْشُ رَبِّکَ شَدِيْدٌ
یقیناً تیرے رب کی پکڑ سخت ہے	اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ شَدِيْدٌ
یقیناً قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے	اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ
بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے	اِنَّ اللّٰهَ قَدِيْرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
یقیناً کافر جہنم کی آگ میں داخل ہونے والے ہیں	اِنَّ الْكُفَّارَ دَاخِلُوْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
واقعی وہ نیک ہے	اِنَّهٗ صَالِحٌ

بے شک تم ذہین ہو	اِنَّكَ ذَكِيٌّ
یقیناً ہم اللہ کے ہیں	اِنَّا لِلّٰهِ
یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں	اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ
یقیناً میں مسلمانوں میں سے ہوں	اِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
واقعی یہ دونوں جادوگر ہیں	اِنَّ هٰذٰنِ سَاحِرَانِ

صفحہ نمبر (99)

بَطْشُ رَبِّكَ شَدِيْدٌ	اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ
اَلْمُنَافِقُوْنَ كَاذِبُوْنَ	اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ
اَلْاِنْسَانُ فِيْ خُسْرٍ	اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ
اَلْاَبْرَارُ فِيْ نَعِيْمٍ	اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ
اَلْفُجَّارُ فِيْ جَحِيْمٍ	اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ
اَلْاِنْسَانُ لِرَبِّهٖ كَنُوْدٌ	اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ
رَبُّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَبِيْرٌ	اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَخَبِيْرٌ
اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ	اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ
اَنْكَرُ الْاَصْوَاتِ صَوْتُ الْحَمِيْرِ	اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ
رَبِّيْ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ	اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاءِ
هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ شَهِيْدٌ	اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ
هُوَ لِحُبِّ الْخَيْرِ شَدِيْدٌ	اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ
اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ	اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ
اَنْتَ رَسُوْلُهٗ	اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ
هٰذَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى	اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى
فِيْ ذٰلِكَ عِبْرَةٌ	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ	اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

صفحہ نمبر (101)

لڑکا محنتی نہیں ہے	مَا الْوَلَدُ مُجْتَهِدًا	لڑکا بالکل محنتی نہیں ہے	مَا الْوَلَدُ بِمُجْتَهِدٍ
وہ ہرگز مومن نہیں ہیں	مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ	دونوں لڑکیاں سچی نہیں ہیں	مَا الْبِنْتَانِ صَادِقَتَيْنِ
لڑکے نیک نہیں ہیں	مَا الْأَوْلَادُ صَالِحِيْنَ	وہ ان کی مائیں نہیں ہیں	مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ
تم ہرگز مجنون نہیں ہو	مَا أَنْتَ بِمَجْنُوْنٍ	عورتیں جھوٹی نہیں ہیں	مَا النِّسَاءُ كَاذِبَاتٍ
طالبات حاضر نہیں ہیں	مَا الطَّالِبَاتُ حَاضِرَاتٍ	یہ منافق نہیں ہیں	مَا هٰؤُلَاءِ مُنَافِقِيْنَ

صفحہ نمبر (105)

کیا زید نیک ہے؟	أَزَيْدٌ صَالِحٌ	ہاں وہ نیک ہے	نَعَمْ ! هُوَ صَالِحٌ
کیا دونوں لڑکیاں سچی ہیں؟	هَلِ الْبِنْتَانِ صَادِقَتَانِ	کیا استانیاں بیٹھی ہیں؟	هَلِ الْمُعَلِّمَاتُ جَالِسَاتٌ
کیا حامد زید کا بیٹا ہے؟	أَحَامِدٌ اِبْنُ زَيْدٍ		

صفحہ نمبر (110)

وہ لڑکا جو مسجد میں ہے زید کا بھائی ہے	اَلْوَلَدُ الَّذِيْ فِي الْمَسْجِدِ أَخُوْ زَيْدٍ
وہ لڑکی جو معلمہ کے سامنے ہے ذہین ہے	اَلْبِنْتُ الَّتِيْ أَمَامَ الْمُعَلِّمَةِ ذَكِيَّةٌ
وہ لوگ جو مسجد میں ہیں نیک ہیں	اَلنَّاسُ الَّذِيْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَالِحُوْنَ
وہ کتاب جو میز پر ہے زید کی ہے	اَلْكِتَابُ الَّذِيْ فَوْقَ الْمَكْتَبِ لِزَيْدٍ
وہ عورتیں جو گھر میں ہیں مومنات ہیں	اَلنِّسَاءُ اللَّاتِيْ فِي الْبَيْتِ مُؤْمِنَاتٌ

صفحہ نمبر (120)

زید گیا	ذَهَبَ زَيْدٌ	حامد نے مدد کی	نَصَرَ حَامِدٌ
کسی گواہی دینے والے نے گواہی دی	شَهِدَ شَاهِدٌ	مسلمانوں نے سجدہ کیا	سَجَدَ الْمُسْلِمُوْنَ
تم نے ظلم کیا	ظَلَمْتُمْ	طالبات کامیاب ہوئیں	نَجَحَتِ الطَّالِبَاتُ
تم دونوں نے صبر کیا	صَبَرْتُمَا	ہم نے شکر کیا	شَكَرْنَا
معلمات بیٹھ گئیں	جَلَسَتِ الْمُعَلِّمَاتُ	اللہ نے سنا	سَمِعَ اللّٰهُ

(کچھ) مرد آئے	قَدِمَ رِجَالٌ	وہ بیٹھے	جَلَسُوْا
ابراہیم بیمار ہوا	مَرِضَ اِبْرَاهِيْمُ	لڑکیوں نے پڑھا	قَرَءَتِ الْبَنَاتُ
دو مسلمانوں نے مدد کی	نَصَرَ الْمُسْلِمَانِ		

صفحہ نمبر (122)

اللہ نے زمین کو پیدا کیا	خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ	اللہ نے آسمانوں کو پیدا کیا	خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا	خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	حامد نے محمود کی مدد کی	نَصَرَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا
زید نے دو لڑکوں کو مارا	ضَرَبَ زَيْدُنِ الْوَلَدَيْنِ	میں نے قرآن پڑھا	قَرَءْتُ الْقُرْاٰنَ
مسلمانوں نے کافروں کو قتل کیا	قَتَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْكَافِرِيْنَ	ہم نے قرآن سنا	سَمِعْنَا الْقُرْاٰنَ
مسلمان نے گائے کو ذبح کیا	ذَبَحَ الْمُسْلِمُ الْبَقَرَةَ	زینب نے سبق یاد کیا	حَفِظَتْ زَيْنَبُ الدَّرْسَ
دو لڑکیوں نے لڑکے کو مارا	ضَرَبَتِ الْبِنْتَانِ الْوَلَدَ	اللہ نے مومنوں سے وعدہ کیا	وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
ابراہیم نے اُسامہ کی مدد کی	نَصَرَ اِبْرَاهِيْمُ اُسَامَةَ	داؤد نے جالوت کو قتل کیا	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ
دو چوروں نے مال چرایا	سَرَقَ السَّارِقَانِ الْمَالَ		

صفحہ نمبر (126)

عظیم اللہ نے سچ کہا	صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ
تیرے رب نے مدد کی	نَصَرَ رَبُّكَ
محمود کے دونوں لڑکے بیمار ہو گئے	مَرِضَ وَلَدَا مَحْمُوْدٍ
لوگوں نے خطیب کا کلام سُنا	سَمِعَ النَّاسُ كَلَامَ الْخَطِيْبِ
اللہ نے اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیا	فَتَحَ اللّٰهُ بَابَ رَحْمَتِهٖ
سکول کے چوکیدار نے سکول کا دروازہ کھولا	فَتَحَ بَوَّابُ الْمَدْرَسَةِ بَابَ الْمَدْرَسَةِ
اسکول کے لڑکے نے کالج کے لڑکے کی مدد کی	نَصَرَ وَلَدُ الْمَدْرَسَةِ وَلَدَ الْكُلِّيَّةِ
میرا دوست ہنسا	ضَحِكَ صَدِيْقِيْ

صفحہ نمبر (128)

میں نے اپنے دوست کی مدد کی	نَصَرْتُ صَدِيْقِي
اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا	رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا
اللہ نے ہماری مدد کی	نَصَرَنَا اللّٰهُ
تو نے اُس کو مارا	ضَرَبْتَهٗ
تم (سب مؤنث) نے اُس (مذکر) کی مدد کی	نَصَرْتُنَّهٗ
تم دونوں نے حامد کا قلم چرایا	سَرَقْتُمَا قَلَمَ حَامِدٍ
زید کے بھائی نے تم دونوں کو طلب کیا	طَلَبَكُمَا اَخُوْ زَيْدٍ
مسلمانوں نے گائے کو ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا	ذَبَحَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَقَرَةَ وَاَكَلُوْا لَحْمَهَا
دو چور گھر میں داخل ہوئے اور انہوں نے مال چرایا	دَخَلَ السَّارِقَانِ فِي الْبَيْتِ وَسَرَقَا الْمَالَ
موسیٰ اپنی قوم کی طرف لوٹے	رَجَعَ مُوْسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ
تیرے لڑکے نے مجھے مارا	ضَرَبَنِيْ وَلَدُكَ
حامد اور محمود مدرسہ میں آئے اور اپنا سبق یاد کیا	قَدِمَ حَامِدٌ وَمَحْمُوْدٌ فِي الْمَدْرَسَةِ وَحَفِظَا دَرْسَهُمَا
فاطمہ اور زینب گھر میں داخل ہوئیں اور انہوں نے کھانا کھایا	دَخَلَتْ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ فِي الْبَيْتِ وَاَكَلَتَا الطَّعَامَ
کچھ مرد آئے، وہ بیٹھے پھر چلے گے	قَدِمَ رِجَالٌ فَجَلَسُوْا ثُمَّ ذَهَبُوْا
تم (سب) نے چھوٹے لڑکے کو مارا	ضَرَبْتُمُ الْوَلَدَ الصَّغِيْرَ
اللہ نے موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا	بَعَثَ اللّٰهُ مُوْسٰى اِلٰى فِرْعَوْنَ
ابراہیم کے چھوٹے لڑکے نے زید کے بڑے لڑکے کو مارا	ضَرَبَ وَلَدُ اِبْرٰهِيْمَ الصَّغِيْرُ وَلَدَ زَيْدِ الْكَبِيْرَ

صفحہ نمبر (129)

لڑکوں نے اپنا سبق نہیں پڑھا	(قَرَءَ)	مَا قَرَءَ الْاَوْلَادُ دَرْسَهُمْ
زید نے تمہاری کتاب نہیں چرائی	(سَرَقَ)	مَا سَرَقَ زَيْدٌ كِتَابَكَ
میں نے سبق یاد نہیں کیا	(حَفِظَ)	مَا حَفِظْتُ الدَّرْسَ
زید مسجد سے نہیں لوٹا	(رَجَعَ)	مَا رَجَعَ زَيْدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ

یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا	(قَتَلَ)	مَا قَتَلَ الْيَهُوْدُ عِيْسٰى
انہوں نے اُس کو قتل نہیں کیا		مَا قَتَلُوْهُ
تم (سب) نے آج قرآن نہیں پڑھا		مَا قَرَءْتُمُ الْقُرْاٰنَ الْيَوْمَ
ان کی تجارت نفع بخش نہ ہوئی	(رَبِحَ)	مَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ
زینب نے فاطمہ کی مدد نہ کی	(نَصَرَ)	مَا نَصَرَتْ زَيْنَبُ فَاطِمَةَ
لڑکے نے پانی نہ پیا	(شَرِبَ)	مَا شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ

صفحہ نمبر (130)

کیا تم (سب مؤنث) نے آج قرآن پڑھا؟	هَلْ قَرَءْتُنَّ الْقُرْاٰنَ الْيَوْمَ
ہاں ہم نے آج قرآن پڑھا	نَعَمْ قَرَءْنَا الْقُرْاٰنَ الْيَوْمَ
کیا تو (مؤنث) نے اپنا کھانا کھالیا؟	هَلْ اَكَلْتِ طَعَامَكِ
ہاں میں نے اپنا کھانا کھایا	نَعَمْ اَكَلْتُ طَعَامِيْ
تو نے مجھے کیوں مارا؟	لِمَ ضَرَبْتَنِيْ
تیرا بھائی کہاں گیا؟	اَيْنَ ذَهَبَ اَخُوْكَ
تمہارے ابو لاہور سے کب آئے؟	مَتٰى رَجَعَ اَبُوْكَ مِنْ لَاهُوْرَ
اے فاطمہ! تجھے کس نے پیدا کیا؟	يَا فَاطِمَةُ مَنْ خَلَقَكِ
اے لوگو! آسمانوں اور زمیں کو کس نے پیدا کیا؟	يَا اَيُّهَا النَّاسُ ! مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
اے کافرو! تم نے اللہ کا کیونکر انکار کیا؟	يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لِمَ كَفَرْتُمْ بِاللّٰهِ

صفحہ نمبر (136)

ہم صبر کرتے ہیں	نَصْبِرُ	وہ ٹھنڈا پانی پیتے ہیں	يَشْرَبُوْنَ الْمَاءَ الْبَارِدَ
ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں	نَعْبُدُ اللّٰهَ	میں اللہ کا ذکر کرتا ہوں	اَذْكُرُ اللّٰهَ
اللہ گناہوں کو بخش دیتا ہے	يَغْفِرُ اللّٰهُ الذُّنُوْبَ	اللہ ہمیں رزق دیتا ہے	يَرْزُقُنَا اللّٰهُ
اللہ اسلام کیلئے ہمارا سینہ کھول دے گا	يَشْرَحُ اللّٰهُ صَدْرَنَا لِلْاِسْلَامِ	مسلمان گائے کو ذبح کریں گے	يَذْبَحُ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَقَرَةَ

صفحہ نمبر (143)

مادہ	باب	ماضی اور مضارع	مادہ	باب	ماضی اور مضارع
سجد	(ن)	سَجَدَ ۔ يَسْجُدُ	نظر	(ن)	نَظَرَ ۔ يَنْظُرُ
کتب	(ن)	كَتَبَ ۔ يَكْتُبُ	ضحک	(س)	ضَحِكَ ۔ يَضْحَكُ
خرج	(ن)	خَرَجَ ۔ يَخْرُجُ	دخل	(ن)	دَخَلَ ۔ يَدْخُلُ
رزق	(ن)	رَزَقَ ۔ يَرْزُقُ	رفع	(ف)	رَفَعَ ۔ يَرْفَعُ
علم	(س)	عَلِمَ ۔ يَعْلَمُ	فرح	(س)	فَرِحَ يَفْرَحُ
تبع	(س)	تَبِعَ ۔ يَتْبَعُ	حسب	(س)	حَسِبَ ۔ يَحْسَبُ
غفر	(ض)	غَفَرَ ۔ يَغْفِرُ	ذبح	(ف)	ذَبَحَ ۔ يَذْبَحُ
ملک	(ض)	مَلَكَ ۔ يَمْلِكُ	عبد	(ن)	عَبَدَ ۔ يَعْبُدُ
قطع	(ف)	قَطَعَ ۔ يَقْطَعُ	صدق	(ن)	صَدَقَ ۔ يَصْدُقُ
منع	(ف)	مَنَعَ ۔ يَمْنَعُ	ذھب	(ف)	ذَهَبَ ۔ يَذْهَبُ
صبر	(ض)	صَبَرَ ۔ يَصْبِرُ	حفظ	(س)	حَفِظَ ۔ يَحْفَظُ
قبل	(س)	قَبِلَ ۔ يَقْبَلُ	ذکر	(ن)	ذَكَرَ ۔ يَذْكُرُ
نزل	(ض)	نَزَلَ ۔ يَنْزِلُ	نعم	(ح)	نَعِمَ ۔ يَنْعِمُ
شفع	(ف)	شَفَعَ ۔ يَشْفَعُ	غفل	(ن)	غَفَلَ ۔ يَغْفُلُ
ضعف	(ک)	ضَعُفَ ۔ يَضْعُفُ	ترک	(ن)	تَرَكَ ۔ يَتْرُكُ
شھد	(س)	شَهِدَ ۔ يَشْهَدُ	جمل	(س)	جَمِلَ ۔ يَجْمَلُ

کسر	(ض)	كَسَرَ - يَكْسِرُ	رجع	(ض)	رَجَعَ - يَرْجِعُ
حمد	(س)	حَمِدَ - يَحْمَدُ	عمل	(س)	عَمِلَ - يَعْمَلُ
حکم	(ن)	حَكَمَ - يَحْكُمُ	طلب	(ن)	طَلَبَ - يَطْلُبُ
کبر	(ک)	كَبُرَ - يَكْبُرُ	رحم	(س)	رَحِمَ - يَرْحَمُ
رکب	(س)	رَكِبَ - يَرْكَبُ	نقص	(ن)	نَقَصَ - يَنْقُصُ

صفحہ نمبر (157)

1 اُعْبُدْ اُعْبُدَا اُعْبُدُوْا
اُعْبُدِیْ اُعْبُدَا اُعْبُدْنَ

2 اِجْعَلْ اِجْعَلَا اِجْعَلُوْا
اِجْعَلِیْ اِجْعَلَا اِجْعَلْنَ

3 اِجْلِسْ اِجْلِسَا اِجْلِسُوْا
اِجْلِسِیْ اِجْلِسَا اِجْلِسْنَ

4 اِضْرِبْ اِضْرِبَا اِضْرِبُوْا
اِضْرِبِیْ اِضْرِبَا اِضْرِبْنَ

5 اِشْرَحْ اِشْرَحَا اِشْرَحُوْا
اِشْرَحِیْ اِشْرَحَا اِشْرَحْنَ

6 اِذْهَبْ اِذْهَبَا اِذْهَبُوْا
اِذْهَبِیْ اِذْهَبَا اِذْهَبْنَ

7 اُحْلُلْ اُحْلُلَا اُحْلُلُوْا
اُحْلُلِیْ اُحْلُلَا اُحْلُلْنَ

8 اِرْجِعْ اِرْجِعَا اِرْجِعُوْا
اِرْجِعِیْ اِرْجِعَا اِرْجِعْنَ

9 اِشْرَبْ اِشْرَبَا اِشْرَبُوْا
اِشْرَبِیْ اِشْرَبَا اِشْرَبْنَ

10 اِسْمَعْ اِسْمَعَا اِسْمَعُوْا
اِسْمَعِیْ اِسْمَعَا اِسْمَعْنَ

صفحہ نمبر (161)

ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا	ضُرِبَ مَحْمُوْدٌ	خَلَقَ اللّٰهُ الْاِنْسَانَ	خُلِقَ الْاِنْسَانُ
نَصَرَ اِبْرَاهِيْمُ الْوَلَدَيْنِ	نُصِرَ الْوَلَدَانِ	قَتَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْكَافِرِيْنَ	قُتِلَ الْكَافِرُوْنَ
طَلَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ زَيْنَبَ	طُلِبَتْ زَيْنَبُ	نَصَرُوْا فَاطِمَةَ وَمَرْيَمَ	نُصِرَتْ فَاطِمَةُ وَمَرْيَمُ
اَمَرَ الْمُعَلِّمُ الْبَنَاتِ بِالصَّلٰوةِ	اُمِرَتِ الْبَنَاتُ بِالصَّلٰوةِ	بَعَثَ اللّٰهُ مُوْسٰى اِلٰى فِرْعَوْنَ	بُعِثَ مُوْسٰى اِلٰى فِرْعَوْنَ
كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الصِّيَامَ	كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ	قَرَءَ الْمُسْلِمُوْنَ الْقُرْآنَ	قُرِءَ الْقُرْآنُ

صفحہ نمبر (161)

اسے مارا گیا	ضُرِبَ	ان دونوں کو بلایا گیا	طُلِبَا
ان سب کی مدد کی گئی	نُصِرُوْا	ان (مؤنث) کی مدد کی گئی	نُصِرْنَ
مجھے حکم دیا گیا	اُمِرْتُ		

صفحہ نمبر (162)

اسے مارا جاتا ہے	يُضْرَبُ
انھیں رزق دیا جاتا ہے	يُرْزَقُوْنَ
تم (سب) لوٹائے جاؤ گے	تُرْجَعُوْنَ
آج مسجد کا دروازہ کھولا جائے گا	اَلْيَوْمَ يُفْتَحُ بَابُ الْمَسْجِدِ
اُس (مؤنث) سے کوئی سفارش قبول نہیں کی جائے گی	لَا تُقْبَلُ/يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ
وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں	يَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ
تم (سب) سے سوال نہیں کیا جائے گا	لَا تُسْئَلُوْنَ
اس پر رحم نہیں کیا جائے گا	لَا يُرْحَمُ
مجرم قیامت کے روز اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے	يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
یہ کتاب عنقریب پڑھ لی جائے گی	سَيُقْرَءُ هٰذَا الْكِتَابُ

صفحہ نمبر (165)

جَلَسَ الْوَلَدَانِ أَمَامَ الْمُعَلِّمِ	اَلْوَلَدَانِ جَلَسَا أَمَامَ الْمُعَلِّمِ
نَصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ إِخْوَانَهُمْ	اَلْمُسْلِمُوْنَ نَصَرُوْا إِخْوَانَهُمْ
شَرِبَ الْأَوْلَادُ اللَّبَنَ	اَلْأَوْلَادُ شَرِبُوا اللَّبَنَ
أَكَلَ الْمُسَافِرُوْنَ الطَّعَامَ	اَلْمُسَافِرُوْنَ أَكَلُوا الطَّعَامَ
كَتَبْتُ رِسَالَةً إِلٰى أَخِيْ	أَنَا كَتَبْتُ رِسَالَةً إِلٰى أَخِيْ
أَفَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيْمُ؟	أَأَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيْمُ؟
سَمِعَ النَّاسُ كَلَامَ الْخَطِيْبِ	اَلنَّاسُ سَمِعُوْا كَلَامَ الْخَطِيْبِ
دَخَلَ الْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ فِي الْمَسْجِدِ	اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ دَخَلَا فِي الْمَسْجِدِ
خَرَجَ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَحَامِدٌ مِنَ الْبَيْتِ	فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَحَامِدٌ خَرَجُوْا مِنَ الْبَيْتِ
رَجَعَتِ الْبَنَاتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ	اَلْبَنَاتُ رَجَعْنَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ
طَلَبَ الْمُدِيْرُ الطُّلَّابَ	اَلْمُدِيْرُ طَلَبَ الطُّلَّابَ
دَخَلَ السَّارِقَانِ فِي الْبَيْتِ	اَلسَّارِقَانِ دَخَلَا فِي الْبَيْتِ
خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ طِيْنٍ	اَلْإِنْسَانُ خُلِقَ مِنْ طِيْنٍ
نُصِرَ الْمُسْلِمُوْنَ	اَلْمُسْلِمُوْنَ نُصِرُوْا
طُلِبَ الطَّالِبُ	اَلطَّالِبُ طُلِبَ
دَخَلَ فِي الْبَيْتِ	هُوَ دَخَلَ فِي الْبَيْتِ
خَرَجُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ	هُمْ خَرَجُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ
ذَهَبَتْ إِلٰى أُمِّهَا	هِيَ ذَهَبَتْ إِلٰى أُمِّهَا
فَتَحْتُ الْبَابَ	أَنَا فَتَحْتُ الْبَابَ
شَرِبْنَا الْمَاءَ	نَحْنُ شَرِبْنَا الْمَاءَ

صفحہ(191)

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
خ ر ج	أَخْرَجَ	يُخْرِجُ	أَخْرِجْ	لَا تُخْرِجْ	إِخْرَاجًا	باہر نکالنا
خ ل ف	أَخْلَفَ	يُخْلِفُ	أَخْلِفْ	لَا تُخْلِفْ	إِخْلَافًا	خلاف کرنا
د ر ک	أَدْرَكَ	يُدْرِكُ	أَدْرِكْ	لَا تُدْرِكْ	إِدْرَاكًا	پالینا
ص ل ح	أَصْلَحَ	يُصْلِحُ	أَصْلِحْ	لَا تُصْلِحْ	إِصْلَاحًا	درست کرنا
ن ب ت	أَنْبَتَ	يُنْبِتُ	أَنْبِتْ	لَا تُنْبِتْ	إِنْبَاتًا	اگانا
ق ب ل	أَقْبَلَ	يُقْبِلُ	أَقْبِلْ	لَا تُقْبِلْ	إِقْبَالًا	آگے بڑھنا
ح ب ط	أَحْبَطَ	يُحْبِطُ	أَحْبِطْ	لَا تُحْبِطْ	إِحْبَاطًا	حبط کرنا
س ر ف	أَسْرَفَ	يُسْرِفُ	أَسْرِفْ	لَا تُسْرِفْ	إِسْرَافًا	اسراف کرنا
ع ر ض	أَعْرَضَ	يُعْرِضُ	أَعْرِضْ	لَا تُعْرِضْ	إِعْرَاضًا	اعراض کرنا
س ل م	أَسْلَمَ	يُسْلِمُ	أَسْلِمْ	لَا تُسْلِمْ	إِسْلَامًا	حکم ماننا اسلام لانا

صفحہ(194)

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
ج ہ ز	جَهَّزَ	يُجَهِّزُ	جَهِّزْ	لَا تُجَهِّزْ	تَجْهِيزًا	تیار کرنا
ذ ک ر	ذَكَّرَ	يُذَكِّرُ	ذَكِّرْ	لَا تُذَكِّرْ	تَذْكِيرًا	نصیحت کرنا
س ب ح	سَبَّحَ	يُسَبِّحُ	سَبِّحْ	لَا تُسَبِّحْ	تَسْبِيحًا	تسبیح پڑھنا
ب ل غ	بَلَّغَ	يُبَلِّغُ	بَلِّغْ	لَا تُبَلِّغْ	تَبْلِيغًا	تبلیغ کرنا
ب ذ ر	بَذَّرَ	يُبَذِّرُ	بَذِّرْ	لَا تُبَذِّرْ	تَبْذِيرًا	بیجا خرچ کرنا
ف ت ش	فَتَّشَ	يُفَتِّشُ	فَتِّشْ	لَا تُفَتِّشْ	تَفْتِيشًا	تفتیش کرنا
د ر س	دَرَّسَ	يُدَرِّسُ	دَرِّسْ	لَا تُدَرِّسْ	تَدْرِيسًا	پڑھانا
ق ت ل	قَتَّلَ	يُقَتِّلُ	قَتِّلْ	لَا تُقَتِّلْ	تَقْتِيلًا	قتل عام کرنا
ص ن ف	صَنَّفَ	يُصَنِّفُ	صَنِّفْ	لَا تُصَنِّفْ	تَصْنِيفًا	کتاب لکھنا
ح م د	حَمَّدَ	يُحَمِّدُ	حَمِّدْ	لَا تُحَمِّدْ	تَحْمِيدًا	حمد کرنا

صفحہ (198)

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
ح ف ظ	حَافَظَ	يُحَافِظُ	حَافِظْ	لَاتُحَافِظْ	مُحَافَظَةً	محافظت کرنا
خ ل ط	خَالَطَ	يُخَالِطُ	خَالِطْ	لَاتُخَالِطْ	مُخَالَطَةً	میل جول رکھنا
د ف ع	دَافَعَ	يُدَافِعُ	دَافِعْ	لَاتُدَافِعْ	مُدَافَعَةً	مدافعت کرنا
ش ھ د	شَاهَدَ	يُشَاهِدُ	شَاهِدْ	لَاتُشَاهِدْ	مُشَاهَدَةً	مشاہدہ کرنا
ع ش ر	عَاشَرَ	يُعَاشِرُ	عَاشِرْ	لَاتُعَاشِرْ	مُعَاشَرَةً	باہم زندگی بسر کرنا
ل ط ف	لَاطَفَ	يُلَاطِفُ	لَاطِفْ	لَاتُلَاطِفْ	مُلَاطَفَةً	نرمی کرنا
ح ر ب	حَارَبَ	يُحَارِبُ	حَارِبْ	لَاتُحَارِبْ	مُحَارَبَةً	جنگ کرنا
ع ق ب	عَاقَبَ	يُعَاقِبُ	عَاقِبْ	لَاتُعَاقِبْ	مُعَاقَبَةً	سرزنش کرنا
ح س ب	حَاسَبَ	يُحَاسِبُ	حَاسِبْ	لَاتُحَاسِبْ	مُحَاسَبَةً	حساب لینا
ک ت ب	كَاتَبَ	يُكَاتِبُ	كَاتِبْ	لَاتُكَاتِبْ	مُكَاتَبَةً	باہم خط و کتابت کرنا

صفحہ (201)

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
ح د ث	تَحَدَّثَ	يَتَحَدَّثُ	تَحَدَّثْ	لَاتَحَدَّثْ	تَحَدُّثًا	بات چیت کرنا
ع ج ب	تَعَجَّبَ	يَتَعَجَّبُ	تَعَجَّبْ	لَاتَعَجَّبْ	تَعَجُّبًا	تعجب کرنا
ف ک ر	تَفَكَّرَ	يَتَفَكَّرُ	تَفَكَّرْ	لَاتَفَكَّرْ	تَفَكُّرًا	سوچنا
ق د م	تَقَدَّمَ	يَتَقَدَّمُ	تَقَدَّمْ	لَاتَقَدَّمْ	تَقَدُّمًا	آگے بڑھنا
د خ ل	تَدَخَّلَ	يَتَدَخَّلُ	تَدَخَّلْ	لَاتَدَخَّلْ	تَدَخُّلًا	دخل اندازی کرنا
ق ب ل	تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلْ	لَاتَقَبَّلْ	تَقَبُّلًا	قبول کرنا
ع م ق	تَعَمَّقَ	يَتَعَمَّقُ	تَعَمَّقْ	لَاتَعَمَّقْ	تَعَمُّقًا	گہرائی تک پہنچنا
ج ن ب	تَجَنَّبَ	يَتَجَنَّبُ	تَجَنَّبْ	لَاتَجَنَّبْ	تَجَنُّبًا	اجتناب کرنا
ق ر ب	تَقَرَّبَ	يَتَقَرَّبُ	تَقَرَّبْ	لَاتَقَرَّبْ	تَقَرُّبًا	قرب حاصل کرنا
ذ ک ر	تَذَكَّرَ	يَتَذَكَّرُ	تَذَكَّرْ	لَاتَذَكَّرْ	تَذَكُّرًا	یاد کرنا

صفحہ(204)

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
خ ص م	تَخَاصَمَ	يَتَخَاصَمُ	تَخَاصَمْ	لَا تَتَخَاصَمْ	تَخَاصُمًا	باہم جھگڑا کرنا
ظ ہ ر	تَظَاهَرَ	يَتَظَاهَرُ	تَظَاهَرْ	لَا تَتَظَاهَرْ	تَظَاهُرًا	باہم پشت پناہی کرنا
د ر ك	تَدَارَكَ	يَتَدَارَكُ	تَدَارَكْ	لَا تَتَدَارَكْ	تَدَارُكًا	پیچھا کرکے پکڑنا
ع س ر	تَعَاسَرَ	يَتَعَاسَرُ	تَعَاسَرْ	لَا تَتَعَاسَرْ	تَعَاسُرًا	مشکل میں پڑنا
ر ج ع	تَرَاجَعَ	يَتَرَاجَعُ	تَرَاجَعْ	لَا تَتَرَاجَعْ	تَرَاجُعًا	باہم رجوع کرنا
ح ك م	تَحَاكَمَ	يَتَحَاكَمُ	تَحَاكَمْ	لَا تَتَحَاكَمْ	تَحَاكُمًا	مل کر فیصلہ کرنا
ق س م	تَقَاسَمَ	يَتَقَاسَمُ	تَقَاسَمْ	لَا تَتَقَاسَمْ	تَقَاسُمًا	باہم قسم کھانا
ق ب ل	تَقَابَلَ	يَتَقَابَلُ	تَقَابَلْ	لَا تَتَقَابَلْ	تَقَابُلًا	آمنے سامنے ہونا
ر ك ب	تَرَاكَبَ	يَتَرَاكَبُ	تَرَاكَبْ	لَا تَتَرَاكَبْ	تَرَاكُبًا	ڈھیروں پڑے ہونا
ج ن ف	تَجَانَفَ	يَتَجَانَفُ	تَجَانَفْ	لَا تَتَجَانَفْ	تَجَانُفًا	برائی کی طرف جھکنا

صفحہ(211)

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
خ ل ف	اِخْتَلَفَ	يَخْتَلِفُ	اِخْتَلِفْ	لَا تَخْتَلِفْ	اِخْتِلَافًا	اختلاف کرنا
خ ص م	اِخْتَصَمَ	يَخْتَصِمُ	اِخْتَصِمْ	لَا تَخْتَصِمْ	اِخْتِصَامًا	تکرار کرنا
ع ذ ر	اِعْتَذَرَ	يَعْتَذِرُ	اِعْتَذِرْ	لَا تَعْتَذِرْ	اِعْتِذَارًا	عذر پیش کرنا
ن ق م	اِنْتَقَمَ	يَنْتَقِمُ	اِنْتَقِمْ	لَا تَنْتَقِمْ	اِنْتِقَامًا	برائی کا بدلہ لینا
ل م س	اِلْتَمَسَ	يَلْتَمِسُ	اِلْتَمِسْ	لَا تَلْتَمِسْ	اِلْتِمَاسًا	تلاش کرنا
م ح ن	اِمْتَحَنَ	يَمْتَحِنُ	اِمْتَحِنْ	لَا تَمْتَحِنْ	اِمْتِحَانًا	آزمائش کرنا
ع ب ر	اِعْتَبَرَ	يَعْتَبِرُ	اِعْتَبِرْ	لَا تَعْتَبِرْ	اِعْتِبَارًا	عبرت حاصل کرنا
ن ش ر	اِنْتَشَرَ	يَنْتَشِرُ	اِنْتَشِرْ	لَا تَنْتَشِرْ	اِنْتِشَارًا	منتشر ہونا
ن ث ر	اِنْتَثَرَ	يَنْتَثِرُ	اِنْتَثِرْ	لَا تَنْتَثِرْ	اِنْتِثَارًا	بکھر جانا
س ب ق	اِسْتَبَقَ	يَسْتَبِقُ	اِسْتَبِقْ	لَا تَسْتَبِقْ	اِسْتِبَاقًا	سبقت لے جانے کی کوشش کرنا

صفحہ (214)

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
ص ر ف	اِنْصَرَفَ	يَنْصَرِفُ	اِنْصَرِفْ	لَا تَنْصَرِفْ	اِنْصِرَافًا	پھر جانا
س ل خ	اِنْسَلَخَ	يَنْسَلِخُ	اِنْسَلِخْ	لَا تَنْسَلِخْ	اِنْسِلَاخًا	نکل بھاگنا
ب ع ث	اِنْبَعَثَ	يَنْبَعِثُ	اِنْبَعِثْ	لَا تَنْبَعِثْ	اِنْبِعَاثًا	اٹھ کھڑا ہونا
ك د ر	اِنْكَدَرَ	يَنْكَدِرُ	اِنْكَدِرْ	لَا تَنْكَدِرْ	اِنْكِدَارًا	گدلا ہو جانا
ف ل ق	اِنْفَلَقَ	يَنْفَلِقُ	اِنْفَلِقْ	لَا تَنْفَلِقْ	اِنْفِلَاقًا	پھٹ جانا
ه م ر	اِنْهَمَرَ	يَنْهَمِرُ	اِنْهَمِرْ	لَا تَنْهَمِرْ	اِنْهِمَارًا	زور سے بارش ہونا
ف ص م	اِنْفَصَمَ	يَنْفَصِمُ	اِنْفَصِمْ	لَا تَنْفَصِمْ	اِنْفِصَامًا	ٹوٹ جانا
ط ل ق	اِنْطَلَقَ	يَنْطَلِقُ	اِنْطَلِقْ	لَا تَنْطَلِقْ	اِنْطِلَاقًا	روانہ ہونا
ق ع ر	اِنْقَعَرَ	يَنْقَعِرُ	اِنْقَعِرْ	لَا تَنْقَعِرْ	اِنْقِعَارًا	جڑ سے اکھڑ جانا
ب ج س	اِنْبَجَسَ	يَنْبَجِسُ	اِنْبَجِسْ	لَا تَنْبَجِسْ	اِنْبِجَاسًا	پھوٹ نکلنا

صفحہ (217)

مادہ	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر	فعل نہی	مصدر	معانی
م ت ع	اِسْتَمْتَعَ	يَسْتَمْتِعُ	اِسْتَمْتِعْ	لَا تَسْتَمْتِعْ	اِسْتِمْتَاعًا	فائدہ اٹھانا
ن ص ر	اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	اِسْتَنْصِرْ	لَا تَسْتَنْصِرْ	اِسْتِنْصَارًا	مدد طلب کرنا
ح ف ظ	اِسْتَحْفَظَ	يَسْتَحْفِظُ	اِسْتَحْفِظْ	لَا تَسْتَحْفِظْ	اِسْتِحْفَاظًا	کسی کی حفاظت میں دینا
ب ش ر	اِسْتَبْشَرَ	يَسْتَبْشِرُ	اِسْتَبْشِرْ	لَا تَسْتَبْشِرْ	اِسْتِبْشَارًا	خوشی منانا
د ر ج	اِسْتَدْرَجَ	يَسْتَدْرِجُ	اِسْتَدْرِجْ	لَا تَسْتَدْرِجْ	اِسْتِدْرَاجًا	آہستہ آہستہ پکڑنا
خ ل ف	اِسْتَخْلَفَ	يَسْتَخْلِفُ	اِسْتَخْلِفْ	لَا تَسْتَخْلِفْ	اِسْتِخْلَافًا	جانشین بنانا
ش ه د	اِسْتَشْهَدَ	يَسْتَشْهِدُ	اِسْتَشْهِدْ	لَا تَسْتَشْهِدْ	اِسْتِشْهَادًا	گواہی کے لیے بلانا
ق د م	اِسْتَقْدَمَ	يَسْتَقْدِمُ	اِسْتَقْدِمْ	لَا تَسْتَقْدِمْ	اِسْتِقْدَامًا	آگے چلنے کی خواہش کرنا
ع ص م	اِسْتَعْصَمَ	يَسْتَعْصِمُ	اِسْتَعْصِمْ	لَا تَسْتَعْصِمْ	اِسْتِعْصَامًا	اپنے آپ کو بچانا
م س ك	اِسْتَمْسَكَ	يَسْتَمْسِكُ	اِسْتَمْسِكْ	لَا تَسْتَمْسِكْ	اِسْتِمْسَاكًا	مضبوطی سے پکڑنا

صفحہ(293)

استاد کا نیک شاگرد	تِلْمِيْذُ الْأُسْتَاذِ الصَّالِحُ
محنتی استاد کا شاگرد	تِلْمِيْذُ الْأُسْتَاذِ الْمُجْتَهِدِ
اللہ کی عظیم نعمت	نِعْمَةُ اللّٰهِ الْعَظِيْمَةُ
عظیم اللہ کی نعمت	نِعْمَةُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ	نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ
نیک مومنوں کے دل	قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّالِحِيْنَ
محنتی استانی کا نیک شاگرد	تِلْمِيْذُ الْأُسْتَاذَةِ الْمُجْتَهِدَةِ الصَّالِحُ

صفحہ(295)

اُس سکول کا لڑکا	وَلَدُ تِلْكَ الْمَدْرَسَةِ
سکول کی یہ لڑکی	بِنْتُ الْمَدْرَسَةِ هٰذِهِ
اِس گھر کا رب	رَبُّ هٰذَا الْبَيْتِ
میری یہ قمیض (قَمِيْصٌ)	قَمِيْصِيْ هٰذَا
میرے استاد کی یہ گاڑی (سَيَّارَةٌ)	سَيَّارَةُ أُسْتَاذِيْ هٰذِهِ
تمہارا یہ بھائی	أَخُوْكَ هٰذَا
لڑکے کی وہ سائیکل (دَرَّاجَةٌ)	دَرَّاجَةُ الْوَلَدِ تِلْكَ
نیک معلمہ کا یہ لڑکا	وَلَدُ الْمُعَلِّمَةِ الصَّالِحَةِ هٰذَا
میرے بھائی کا وہ گھر	بَيْتُ أَخِيْ ذٰلِكَ
شہر کی یہ مساجد	مَسَاجِدُ الْبَلَدِ هٰذِهِ

صفحہ (144)

عربی میں ترجمہ کریں۔

1۔ يَا فَاطِمَةُ! هَلْ تَعْلَمِيْنَ مَنْ خَلَقَكِ؟

نَعَمْ! اَعْلَمُ خَلَقَنِيَ اللّٰهُ

2 يَا وَلَدُ! هَلْ تَعْلَمُ اَيْنَ ذَهَبَ زَيْدٌ؟

لَا اَعْلَمُ اَيْنَ ذَهَبَ

3 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَامِكُمْ وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمْ

وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ

4 هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

يَعْلَمُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ

5 هَلْ تَفْهَمُوْنَ الْعَرَبِيَّ

صفحہ (315)

أُولٰٓئِكَ مُفْلِحُوْنَ	أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
اَلْكَافِرُوْنَ ظَالِمُوْنَ	اَلْكَافِرُوْنَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ فَائِزُوْنَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُوْنَ
هٰذَا كِتَابُهٗ	هٰذَا هُوَ كِتَابُهٗ
اَلْاٰخِرَةُ دَارُ الْقَرَارِ	اَلْاٰخِرَةُ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ

صفحہ (315)

یقیناً اللہ ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے	اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے	اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
یقیناً وہ ہی سننے والا جاننے والا ہے	اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
یقیناً وہ ہی بے وقوف ہیں	اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ
یقیناً وہ ہی فساد کرنے والے ہیں	اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ
یقیناً میں ہی اللہ ہوں	اِنَّنِيْ اَنَا اللّٰهُ

ضروری یادداشت

فہرست مکتبہ لسان القرآن

موضوع		لیکچرز	اشیاء	قیمت
لسان القرآن کورس 2014		84 ویڈیو لیکچرز	32 جی بی یو ایس بی	
لسان القرآن کورس 2018	(پارٹ- 1)	44 ویڈیو لیکچرز	32 جی بی یو ایس بی	
لسان القرآن کورس 2018	(پارٹ-2)	33 ویڈیو لیکچرز	جی بی یو ایس بی	
دروس اللغتہ العربیۃ	(پارٹ- 1,2,3)	232 ویڈیو لیکچرز	32+32 جی بی یو ایس بی	
عربی کا معلم	(پارٹ- 1,2,3,4)	ویڈیو لیکچرز	32 جی بی یو ایس بی	
الطریقۃ العصریہ	(پارٹ- 1)	54 ویڈیو لیکچرز	32 جی بی یو ایس بی	
احادیث سعلہ		ویڈیو لیکچرز	32 جی بی یو ایس بی	
اعراب القرآن (سورۃ الملک+سورۃ الحدید+20 سورتیں)		46 ویڈیو لیکچرز	32 جی بی یو ایس بی	
سورۃ الفاتحہ تا سورۃ البقرۃ Para-1		ویڈیو لیکچرز	32 جی بی یو ایس بی	

فہرست کتب

کتاب کا نام		تعداد		قیمت
لسان القرآن (ترمیم و اضافہ کے ساتھ) دو رنگوں میں		1 عدد		
دروس اللغتہ العربیۃ	(ڈاکٹر عبدالرحیم)	3 عدد	(حصہ اوّل، دوئم، سوئم)	
الطریقۃ العصریہ	(عبدالرزاق اسکندر)	2 عدد	(حصہ اوّل، دوئم)	
عربی کا معلم	(مولوی عبدالستار خان)	4 عدد	(حصہ اوّل، دوئم، سوئم، چہارم)	
قرآنی ڈکشنری	(لطف الرحمٰن خان)	1 عدد		
مطالعہ قرآن حکیم	(لطف الرحمٰن خان)	7 عدد	سات جلدیں	
مصباح اللغات ڈکشنری		1 عدد		
المنجد ڈکشنری		1 عدد		
تعلیم القرآن لغت	(صابر قرنی ؒ)	1 عدد		
مطالعہ قرآن حکیم	(لطف الرحمٰن خان)	7 عدد	سات جلدیں	

آرڈر کے لئے رابطہ کریں۔ 0332-1630417